نہتے شہریوں کے قتل عام پر فلسطینی اتھارٹی کی مجرمانہ خاموشی بلاجواز، وسیع تحریک شروع کی جائے: حماس ص:02

ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.326 Sunday, 07 June, 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۳۲۶)، بروز اتوار، ۷ رجون، ۲۰۲۶ء، ۲۰ رذی الحجہ، ۷ ۱۴۴، ۸ صفحات

غزہ کی پٹی پر غاصب دشمن کی وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں نو فلسطینی شہریوں کی شہادت

غزہ: غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی درندہ صفت افواج کی مسلسل جاری سفاکیت اور جنگ بندی کے معاہدے کی سنگین ترین خلاف ورزیوں کے نتیجے میں آج ہفتے کی شام کم از کم 9 فلسطینی شہری جام شہادت نوش کر گئے اور متعدد دیگر شدید زخمی ہوئے ہیں۔ ایک مقامی نامہ نگار نے دلدوز تفصیلات بتاتے ہوئے رپورٹ کیا ہے کہ غاصب قابض اسرائیل کے ایک بزدل ڈرون طیارے نے غزہ شہر کے مغرب میں واقع حی الرمال کے علاقے الجوازات میں بے گھر اور مظلوم فلسطینیوں کے ایک کمزور خیمے کو میزائل کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں دو خواتین سمیت 7 بے گناہ شہری موقع پر ہی شہید ہو گئے اور 15 سے زائد افراد شدید زخمی ہو گئے۔

ذرائع کے مطابق ان ستم رسیدہ شہداء میں نعیم عبد العزیز السرساوی، محمد عطیہ ابو عفش، عبد اللہ ریاض قدوم، مریم عبداللہ قدوم، سوزان الحرازین (قدوم)

میرفت الحرازین (قدوم) اور فرحات زہیر فرحات حرارہ کے نام شامل ہیں۔ اس سفاکانہ واقعے کے ساتھ ہی ہفتے کی شام غزہ شہر کے جنوب مشرق میں واقع حی الزیتون کے علاقے "دول" میں قابض اسرائیل کی ایک اور وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں ایک اور فلسطینی نوجوان نے جام شہادت نوش کیا۔

اسی طرح آج فجر کے وقت غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع شہر خان یونس کے مختلف حصوں میں جاری غاصب دشمن کی فوجی کارروائیوں اور سنگین خلاف ورزیوں کے دوران ایک رہائشی مکان پر قابض اسرائیل کی بمباری کے نتیجے میں ایک اور فلسطینی شہری شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔

خان یونس شہر کے وسط میں واقع شارع الزینی پر فروانہ خاندان کے گھر پر گرائے جانے والے بارود کے نتیجے میں 25 سالہ نوجوان مہند عثمان فروانہ شہید ہو گئے جو کل ہی کے دن اپنی زندگی کی نئی شروعات کرتے ہوئے اپنی شادی کی تقریب منانے کی تیاریاں کر رہے تھے مگر غاصبوں نے ان کی خوشیاں خاک میں ملا دیں اور ان کے خاندان کے کئی دیگر افراد کو مختلف نوعیت کے زخم دیے۔

قابض اسرائیل کی سفاک افواج غزہ کی پٹی میں پناہ گزینوں کے خیموں اور ان کے عارضی ٹھکانوں پر مسلسل فضائی اور توپ خانے سے بمباری کر کے جنگ بندی کے معاہدے کو مسلسل تار تار کر رہی ہیں اور اس کے ساتھ ہی نام نہاد زرد لکیر (یلو لائن) کے اندر فلسطینیوں کے مکانات کو بارود سے اڑانے اور وسیع پیمانے پر تباہی مچانے کا عمل بھی جاری رکھا ہوا ہے جبکہ تجارتی سامان، انسانی امداد کی ترسیل اور شہریوں کے سفر پر سخت ترین پابندیاں تاحال برقرار ہیں۔ فلسطینی وزارتِ صحت کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ دس اکتوبر سنہ 2024ء سے شروع ہونے والی جنگ بندی کے بعد سے اب تک غاصب دشمن کی ان خونی خلاف ورزیوں کے سبب شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد بڑھ کر 958 ہو چکی ہے جبکہ 2984 افراد زخمی ہوئے ہیں اور ملبے تلے سے مزید 782 لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ اس کے علاوہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی اس بدترین اور وحشیانہ جارحیت کے آغاز سے اب تک شہداء کی مجموعی تعداد تقریباً 968,72 ہو چکی ہے اور 092,173 معصوم افراد شدید زخمی ہوئے ہیں جو غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی مسلسل جاری خونی نسل کشی اور انسانیت سوز مظالم کی ہولناک ترین قیمت کا واضح ثبوت ہے۔

ایران کے طاقتور ہونے کا مغرب کا دیرینہ ڈراؤنا خواب حقیقت بن گیا

ٹرمپ کو آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے ایک عارضی معاہدے کی ضرورت ہے: مشیر سپریم لیڈر

تہران: (ایجنسی) ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای کے مشیر برائے خارجہ امور ڈاکٹر علی اکبر ولایتی نے کہا ہے کہ وہ ڈراؤنا خواب جس کا مغربی حکمت عملیوں کو برسوں سے خوف تھا سچ ثابت ہو گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مشیر برائے خارجہ امور ڈاکٹر علی اکبر ولایتی نے سوشل میڈیا ایکس پر کہا کہ وہ خوفناک خواب جس کا مغرب کو ڈر تھا، اب سچ ہو رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران مضبوط ہو رہا ہے اور تزویراتی نقشہ دوبارہ تیار کیا جا رہا ہے۔ ٹرمپ کو آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے ایک عارضی معاہدے کی ضرورت ہے۔ یہ ایران پر دباؤ کے نظریے کا خاتمہ اور مزاحمت کے محور کی فتح ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تاہم جو لوگ خطے میں سمجھوتے کے خواب سے چمٹے ہوئے ہیں وہ اس سے بھی بڑی اسٹریٹیجک غلطی کر رہے ہیں۔ مزاحمتی محاذ کو کمزور کر کے نئے پاور فن تعمیر کو نہیں بنایا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ سفارتی فریبوں کے بھاری اخراجات ہیں۔ طاقت کے توازن کے اندر پائیدار امن کے پھول، بے بنیاد وعدوں کے سائے میں نہیں۔

ایرانی منجمد فنڈز کے حوالے سے پیشرفت

تہران: ایران کے منجمد فنڈز کے حوالے سے پیش رفت ہوئی ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق ایرانی منجمد فنڈز کے حجم اور اجراء کے وقت کے بارے میں اختلافات برقرار ہیں۔ عرب میڈیا کا کہنا ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ثالثوں کو آگاہ کیا ہے کہ 60 دن سے زیادہ کسی قسم کے مذاکرات نہیں ہوں گے، اب یہ ایران پر منحصر ہے کہ وہ تیزی سے جواب دے۔ واضح رہے کہ ایران نے کہا تھا کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ ایران کے منجمد اثاثے بحال کر کے ایران امریکہ مذاکراتی ڈیڈلاک ختم کر سکتے ہیں۔ ایرانی رہبر معظم کے مشیر محسن رضائی نے امریکی نشریاتی ادارے کو انٹرویو میں کہا ہے کہ امریکہ کے لیے 24 ارب ڈالرز ایران سے سمجھوتے پر پہنچنے کے لیے بڑی رقم نہیں ہے، یہ ایران کا پیسہ ہے، امریکہ کا نہیں۔ محسن رضائی نے امریکہ پر سفارتی عمل کو سبوتاژ کرنے اور جنگ بندی معاہدوں کی خلاف ورزی کا الزام بھی عائد کیا۔

آیت اللہ العظمیٰ محمد اسحاق فیاضؒ کے انتقال پر اقوام متحدہ کا تعزیتی پیغام

نجف: (ایجنسی) نجف اشرف کے عظیم مرجع تقلید آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد اسحاق فیاضؒ کے انتقال پر اقوام متحدہ نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے تعزیتی بیان جاری کیا ہے۔ اقوام متحدہ نے اپنے سرکاری بیان میں آیت اللہ العظمیٰ فیاضؒ کے انتقال پر مراجع، عراقی عوام اور مرحوم کے عقیدت مندوں سے تعزیت و ہمدردی کا اظہار کیا۔ بیان میں مرحوم مرجع کے علمی، دینی اور معنوی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا گیا کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی علم، حکمت اور اعتدال پسندی کے فروغ کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ بیان میں امید ظاہر کی گئی کہ آیت اللہ العظمیٰ فیاضؒ کی تعلیمات اور افکار آنے والی نسلوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنتے رہیں گے اور معاشرے میں حکمت، اعتدال اور باہمی ہم آہنگی کے فروغ میں اہم کردار ادا کریں گے۔ اقوام متحدہ نے اپنے بیان کے اختتام پر مرحوم کے اہل خانہ، شاگردوں، مقلدین اور تمام سوگواروں کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتے ہوئے اس عظیم علمی و دینی شخصیت کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا۔

لندن میں چیف جسٹس کے پروگرام میں ہنگامہ

'ایسی حرکت برداشت نہیں کی جائیگی' ہندوستان کا سخت ردعمل

لندن، (ایجنسیاں): برطانیہ کی راجدھانی لندن کی ایک یونیورسٹی میں چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت کے پروگرام میں جم کر ہنگامہ ہوا۔ یہاں ایک لیکچر کے دوران کچھ لوگوں نے ہندوستان میں 'اختلاف رائے کی آواز دبانے' اور ان کے پرانے بیانات پر سخت سوالات پوچھنے شروع کر دیے۔ اس بات کو لے کر وہاں بحث چھڑ گئی، جس کے بعد پروگرام میں خلل ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ لندن میں موجود ہندوستانی ہائی کمیشن نے سامعین کے اس رویے کو پوری طرح سے غیر مہذب اور نامناسب قرار دیا۔ پر وائرل ہو رہی ہے۔ ویڈیو میں واضح طور پر نظر آ رہا ہے کہ ایک شخص نے ہندوستان کے جمہوری ماحول اور 'اختلاف رائے' کے متعلق سوال اٹھانے کی کوشش ہے۔ عوامی پلیٹ فارمز پر بات چیت ہمیشہ احترام کے دائرے میں ہی ہونی چاہیے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ جمہوری معاشروں میں اختلاف رائے ایک فطری امر ہے، لیکن اسے مہذب اور باوقار انداز میں پیش کیا جانا چاہیے۔ واضح رہے کہ اس تنازعہ سے قبل چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت نے ٹیکنالوجی اور عدالتی نظام کے باہمی تعلق پر اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ ٹیکنالوجی بذات خود نہ اچھی ہوتی ہے اور نہ بری، بلکہ اس کے نتائج کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ معاشرہ اسے کس طرح استعمال کرتا ہے۔

غزہ کا بدترین محاصرہ، بیس ہزار سے زائد مریضوں کو موت کا شدید خطرہ

غزہ: (ایجنسی) غزہ کی پٹی میں ہزاروں معصوم مریض اپنی زندگیوں کو لاحق ایک حقیقی اور ہولناک خطرے کا سامنا کر رہے ہیں جس کی وجہ غاصب صیہونی دشمن کے ظالمانہ محاصرے کے نتیجے میں ان کو بیرون ملک زندگی بچانے والے ضروری علاج کے لیے سفر کرنے کی سہولت سے یکسر محروم کرنا ہے، یہ محاصرہ ان مریضوں کو ایسے سنگین اور بدترین مادی و معاشی حالات میں دھکیل رہا ہے جو ان کی بقا کے لیے کھلا خطرہ ہیں، اور یہ عمل اس بدترین نسل کشی کا ایک بنیادی ستون ہے جو قابض اسرائیل گذشتہ ڈھائی سال سے زائد عرصے سے نہتے فلسطینی شہریوں کے خلاف وحشیانہ طور پر انجام دے رہا ہے۔ یہ المناک صورتحال ایک ایسے وقت میں سنگین رخ اختیار کر چکی ہے جب غزہ کا طبی نظام لگ بھگ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور پٹی کے اندر گنتی کے چند باقی رہ جانے والے ہسپتال ان مظلوم مریضوں کو کسی بھی قسم کی بنیادی نوعیت کی ماہرانہ طبی خدمات فراہم کرنے سے یکسر قاصر ہیں۔ فلسطینی مرکز برائے انسانی حقوق نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہزاروں بستر مرگ پر پڑے مریضوں کو زندگی بچانے والے علاج تک رسائی سے محروم رکھنے کے اس صیہونی اقدام کو غزہ کی پٹی میں انسانی زندگی کی بقا کے بنیادی مقومات کو منظم طریقے سے نیست و نابود کرنے کے غاصبانہ صیہونی عزائم کے وسیع تر خونی تناظر سے الگ کر کے ہرگز نہیں دیکھا جا سکتا۔

کئی روز سے لاپتا کوہ پیما ماؤنٹ ایورسٹ پر معجزاتی طور پر زندہ مل گیا

کھٹمنڈو، (ایجنسیاں): نیپالی کوہ پیما داوا ماؤنٹ ایورسٹ سے 6 دن بعد زندہ مل گیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق داوا شرپا کے

اہل خانہ نے شروع کر دی تھی آخری رسومات کی تیاریاں

اہل خانہ نے انہیں مردہ سمجھ کر آخری رسومات کی تیاریاں شروع کر دی تھیں لیکن داوا 6 روز تک ماؤنٹ ایورسٹ پر لاپتا رہنے کے بعد زندہ مل گیا۔ داوا کا کہنا ہے کہ برف پوش پہاڑ پر 6 دن برف چبا کر اور جیبوں میں پڑی چاکلیٹس کھا کر گزارا کیا، لاپتا نہیں ہوا بلکہ آکسیجن سلینڈر خالی ہونے پر پیچھے رکنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق داوا کا اس وقت کھٹمنڈو کے اسپتال میں ڈی ہائیڈریشن، فروسٹ بائیٹ اور ایک ٹوٹی ہڈی کا علاج جاری ہے۔ ہر سال دنیا بھر سے سینکڑوں کی تعداد میں کوہ پیما دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کرنے کے لیے نیپال کا رخ کرتے ہیں اور اس مہم جوئی کے دوران متعدد سیاح اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

قانونی امیگریشن پر صدر ٹرمپ کی عائد کردہ پابندیاں غیر قانونی قرار

یو ایس سی آئی ایس کی جانب سے نافذ کی گئی سخت امیگریشن پالیسیوں نے امریکہ میں مقیم بے شمار تارکین وطن کی زندگیوں کو غیر یقینی قانونی صورت حال میں ڈال دیا ہے: جج میک کونل

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکہ کی ایک وفاقی عدالت کے جج نے ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے قانونی امیگریشن پر عائد کی پابندیوں کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کے مطابق یہ پابندیاں گذشتہ برس ایک افغان تارک وطن کی جانب سے نیشنل گارڈ کے دو اہلکاروں پر فائرنگ کے واقعے کے بعد عائد کی گئی تھیں۔ ڈسٹرکٹ جج جان میک کونل نے افریقی، ایشیائی، لاطینی امریکی اور مشرق وسطیٰ کے 39 ممالک کے شہریوں کے لیے پناہ، ورک پرمٹ، گرین کارڈ اور شہریت کی درخواستوں پر عائد پابندیوں کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ یہ پابندیاں 26 نومبر 2025 کو امریکہ کی راجدھانی واشنگٹن میں نیشنل گارڈ کے اہلکاروں پر ہونے والے فائرنگ کے ایک واقعے کے بعد نافذ کی گئی تھیں۔ نیشنل گارڈ کے اہلکاروں پر فائرنگ کرنے والا ایک افغان تھا جو طالبان کی جانب سے کابل کا کنٹرول سنبھالنے کے بعد امریکہ منتقل ہوا تھا۔ اس حملے میں نیشنل گارڈز کا ایک اہلکار ہلاک ہو گیا تھا۔ جج میک کونل نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ 'امریکی شہریت و امیگریشن سروس (یو ایس سی آئی ایس) کی جانب سے نافذ کی گئی سخت امیگریشن پالیسیوں نے امریکہ میں مقیم بے شمار تارکین وطن کی زندگیوں کو غیر یقینی قانونی صورت حال میں ڈال دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکی شہریت و امیگریشن سروس کی جانب سے درخواستوں کو روکنے کی وجہ ان افراد کی کوئی غلطی نہیں بلکہ صرف ان کی جائے پیدائش ہے۔ جج میک کونل نے یہ بھی کہا کہ 6 ماہ سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے باوجود متعدد افراد نہ روزگار حاصل کر پا رہے ہیں، نہ وہ کوئی قانونی حیثیت رکھتے ہیں، اور نہ ہی اپنے مستقبل کی کوئی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔ جج نے اپنے فیصلے میں مزید لکھا کہ عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ یہ اقدامات قانون کے خلاف اور غیر معقول ہیں۔ یاد رہے کہ صدر ٹرمپ نے اپنی صدارتی مہم کے دوران امریکہ میں مقیم لاکھوں غیر قانونی تارکین وطن کو ملک بدر کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ امریکی نیشنل گارڈ پر حملے کے بعد انہوں نے کہا تھا کہ وہ 'تیسری دنیا کے تمام ممالک سے نقل مکانی مستقل طور پر روکنے' کا ارادہ رکھتے ہیں۔

واضح رہے کہ وائٹ ہاؤس کے قریب گارڈز پر فائرنگ کے ملزم رحمان اللہ لکوال، افغانستان میں طالبان کے خلاف لڑنے والی سی آئی اے کی حمایت یافتہ فورس کا حصہ رہ چکے ہیں۔ وہ 2021 میں افغانستان سے امریکی فوجی انخلا کے بعد قائم کیے گئے آبادکاری پروگرام کے تحت امریکہ آئے تھے۔ انہوں نے عدالت میں اپنے اوپر لگائے گئے الزامات سے انکار کیا ہے اور اب مقدمے کے فیصلے کا انتظار کر رہے ہیں۔ ٹرمپ انتظامیہ نے رواں برس 21 جنوری سے 75 ممالک کے شہریوں کو امریکی امیگرنٹ ویزہ جاری کرنے کا عمل معطل کر دیا جن میں پاکستان کا نام بھی شامل ہے۔ دسمبر 2025 میں محکمہ ہوم لینڈ سکیورٹی نے کہا تھا کہ ٹرمپ انتظامیہ نے 6 لاکھ سے زیادہ افراد کو ملک بدر کیا ہے جبکہ دیگر 25 لاکھ افراد خود ہی ملک چھوڑ گئے۔

امیگریشن کی یہ پابندیاں 26 نومبر 2025 کو واشنگٹن میں نیشنل گارڈز پر فائرنگ کے بعد نافذ کی گئی تھیں

امریکی سینیٹ سے 70 ارب ڈالر کا فنڈ منظور، تارکین کے خلاف سخت کریک ڈاؤن ہونے والا ہے؟

امریکی سینیٹ نے تارکین کے خلاف صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی سخت گیر امیگریشن پالیسی پر عمل درآمد کیلئے 70 ارب ڈالر کے فنڈ کی منظوری دے دی ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کے مطابق فنڈ کی یہ منظوری ایک طویل دن کی ووٹنگ اور متعدد ترامیم کے بعد ہوئی، جس سے ریپبلکن پارٹی کے اندرونی اختلافات بھی نمایاں ہوئے۔ فنڈ کی منظوری کا بل 52 کے مقابلے میں 47 ووٹوں سے منظور ہوا اور کسی بھی ڈیموکریٹ سینیٹر نے اس کے حق میں ووٹ نہیں دیا۔ اس فنڈ کی رقم ڈونلڈ ٹرمپ کی باقی مدت صدارت کے دوران امریکی امیگریشن اور کسٹم انفورسمنٹ، سرحدی گشت کی کارروائیاں بڑھانے اور غیر قانونی تارکین کی ملک بدری کے اقدامات کے لیے مختص کی جائے گی۔ یہ معاملہ گذشتہ کئی ماہ سے شدید سیاسی تنازعے کا شکار تھا اور اس فنڈ کی منظوری کو صدر ٹرمپ کی ایک بڑی سیاسی کامیابی سمجھا جا رہا ہے۔ سینیٹ سے منظوری کے بعد اب یہ بل ایوان نمائندگان میں جائے گا، جہاں ریپبلکن رہنما توقع کر رہے ہیں کہ آئندہ ہفتے کے شروع میں اسے منظور کروا کر صدر ٹرمپ کے پاس دستخط کے لیے بھیج دیا جائے گا۔ اگرچہ اصل امیگریشن بل میں اب بال روم کی رقم شامل نہیں ہے، لیکن یہ دونوں معاملات ریپبلکن پارٹی کے اندر اس بڑھتی ہوئی بے چینی کی وجہ بن گئے۔ ریپبلکن رہنما فکرمند ہیں کہ آئندہ وسط مدتی انتخابات سے قبل ڈونلڈ ٹرمپ کی متنازع ترجیحات کا دفاع کیسے کیا جائے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب مہنگائی اور روزمرہ اخراجات کے معاملے پر ووٹرز میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے رواں برس 21 جنوری سے 75 ممالک کے شہریوں کو امریکی امیگرنٹ ویزہ جاری کرنے کا عمل معطل کر دیا جن میں پاکستان کا نام بھی شامل ہے۔

جوابی کارروائی کرتے ہوئے امریکی فضائی اڈوں کو ایران نے بنایا نشانہ

امریکی کارروائیاں جاری رہیں تو آبنائے ہرمز مکمل طور پر بند کر دی جائے گی: پاسداران انقلاب

تہران، (ایجنسیاں): پاسداران انقلاب نے خبردار کیا کہ اگر امریکی کارروائیاں جاری رہیں تو آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر بند کر دیا جائے گا اور اس کی مکمل بندش کا ذمہ دار اب امریکہ ہوگا۔ امریکہ نے ایران میں گوروک اور جزیرہ قشم میں ریڈار تنصیبات کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا جبکہ ایرانی پاسداران انقلاب نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے امریکی فضائی اڈوں کو نشانہ بنایا۔ امریکی سینٹکام کے مطابق امریکی طیاروں نے مبینہ طور پر داغے گئے 4 ایرانی ڈرونز کے جواب میں کارروائی کی اور تمام ایرانی ڈرونز کو مار گرایا۔ امریکی سینٹکام نے دعویٰ کیا کہ آبنائے ہرمز اور خلیجی ممالک کی طرف داغے گئے متعدد جنگی میزائل اور ڈرونز کو روک دیا گیا اور اس حملے میں کسی امریکی اہلکار کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ایرانی خبر ایجنسی کا کہنا ہے کہ آبنائے ہرمز کے قریب امریکی بحری جہازوں کی موجودگی پر وارننگ فائر کیے گئے تھے۔ ایرانی پاسداران انقلاب کا کہنا ہے کہ امریکی حملے کے جواب میں خطے میں امریکی اڈوں کو نشانہ بنایا جبکہ 4 ٹینکروں پر فائرنگ کی جو بغیر اجازت آبنائے ہرمز سے گزرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ امریکی فوج کا کہنا ہے کہ تازہ ترین حملے میں ایران نے 7 میزائل داغے تھے جن میں سے 6 کو روک لیا گیا جبکہ ساتواں میزائل ہدف تک نہ پہنچ سکا۔

> ایرانی پاسداران انقلاب کا کہنا ہے کہ امریکی حملے کے جواب میں خطے میں امریکی اڈوں کو نشانہ بنایا جبکہ 4 ٹینکروں پر فائرنگ کی جو بغیر اجازت آبنائے ہرمز سے گزرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

نائیجریا کا ریگستان بنا قبرستان، تڑپ تڑپ کر مر گئے 49 لوگ

چلچلاتی دھوپ، ٹرک خراب اور پانی ختم، گورنر کی قیادت میں جائے وقوعہ پر پہنچی ٹیم نے ٹرک کے نیچے اور آس پاس سے برآمد کیں درجنوں لاشیں

ابوجا، (ایجنسیاں) مغربی افریقی ملک نائیجریا کے صحارا صحرا سے ایک دل دہلا دینے والی خبر سامنے آئی ہے۔ عیدالاضحیٰ کا تہوار منانے اپنے گھر لوٹ رہے کم از کم 49 لوگوں کی پیاس اور شدید گرمی سے تڑپ تڑپ کر موت ہو گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق صحارا صحرا میں گاڑی خراب ہونے کے باعث پھنس جانے والے کم از کم 49 افراد شدید گرمی اور پانی کی کمی کے سبب جان کی بازی ہار گئے۔ رپورٹس کے مطابق متاثرہ افراد ایک گاڑی کے ذریعے صحرا عبور کر رہے تھے کہ راستے میں گاڑی خراب ہو گئی۔ امداد نہ پہنچنے اور درجہ حرارت انتہائی بلند ہونے کے باعث مسافر کئی دن تک صحرا میں محصور رہے جس کے نتیجے میں بیشتر افراد پیاس اور گرمی کی شدت سے ہلاک ہو گئے۔ اس المناک حادثے نے ایک بار پھر صحارا کی خطرناک سڑکوں اور خراب حالات کو سامنے لایا ہے۔ مقامی حکام کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں جبکہ چند زندہ بچ جانے والوں کو طبی امداد فراہم کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ صحارا صحرا میں غیر قانونی ہجرت اور دشوار گزار سفری راستوں کے باعث اس نوعیت کے واقعات ماضی میں بھی پیش آتے رہے ہیں۔ نائیجریا کے صوبہ اگادیز میں حکام کے مطابق یہ افراد اپنے اہل خانہ کے ساتھ عید منانے مالی سے نائیجریا واپس جا رہے تھے۔ سفر کے دوران اچانک ان کا ٹرک اسماکا سے 80 کلومیٹر کے فاصلے پر خراب ہو گیا۔ ڈرائیور، اس کے معاونین اور مسافروں نے ٹرک کو ٹھیک کرنے کی کافی کوششیں کیں لیکن وہ ناکام رہے۔ پانی کا محدود ذخیرہ جلد ہی ختم ہو گیا اور مسافر چلچلاتی دھوپ اور شدید درجہ حرارت میں پھنس گئے۔ سپلائی کا کوئی دوسرا ذریعہ نہ ہونے کے باعث ایک ایک کر کے 49 افراد دم توڑ گئے۔ اس موت کے قہر کے درمیان دو افراد معجزانہ طور پر بچ گئے۔ اپنی جان بچانے کیلئے وہ شدید گرمی میں تقریباً 50 کلومیٹر پیدل چلے۔ وہ پہلے پانی کے ایک منبع پر پہنچے اور پھر اسماکا قصبہ پہنچے تاکہ حکام کو اس خوفناک واقعے سے آگاہ کیا جا سکے۔ اطلاع ملنے پر گورنر جنرل ابراہیم بلاما عیسیٰ کی قیادت میں ایک ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور ٹرک کے نیچے اور آس پاس درجنوں بے جان لاشیں برآمد کیں۔

امدادی کارکنوں نے تمام متاثرین کو اجتماعی قبروں میں دفن کر دیا ہے۔ یہ علاقہ مہاجرین اور تارکین وطن کیلئے ایک بڑا ٹرانزٹ پوائنٹ سمجھا جاتا ہے جو بہتر مستقبل کی تلاش میں یورپ پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ٹرک، جو مالی کے شہر تمبکٹو سے روانہ ہوا، کئی دنوں تک صحرا کا رخ کرتا رہا۔ صحارا کا یہ حصہ اپنے ناقابل رسائی خطوں اور ریکارڈ توڑ درجہ حرارت کیلئے جانا جاتا ہے، جہاں ایک معمولی تکنیکی خرابی بھی موت کا وارث بن سکتی ہے۔ اگادیز انتظامیہ نے اس واقعہ کو ایک بڑا انسانی المیہ قرار دیا ہے۔

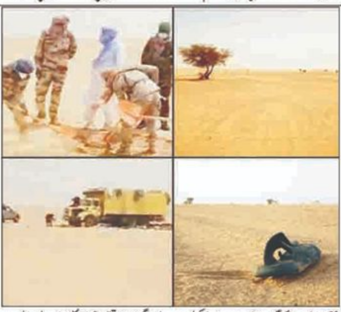

DAILY SAHAFAT Birmingham
۲۰/ذی الحجہ ۱۴۴۵ھ
07-06-2025
U.K.
عالمی صحافت
www.sahafat.in

ایران کی مضبوطی اور غیرت کا ٹرمپ نے کیا اعتراف!

انہوں نے جنگ بندی ڈیل پر اس لیے اتفاق نہیں کیا کیونکہ وہ غیور ہیں: امریکی صدر

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ ایران نے جنگ ختم کرنے کے لیے معاہدہ اس لیے نہیں کیا کیوں کہ وہ 'مضبوط اور غیور' ہے۔ امریکی صدر نے جمعہ کو این بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ایرانی رہنما اب تک امریکہ کے ساتھ جاری جنگ ختم کرنے کے لیے کسی معاہدے تک نہیں پہنچ سکے کیوں کہ وہ 'مضبوط اور غیور' ہیں، تاہم انھوں نے یہ بھی کہا کہ آخرکار ان کے پاس معاہدہ کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ پروگرام 'میٹ دی پریس' کی میزبان کرسٹن ویلکر کو وسکونسن کے شہر چپیوا فالس میں دیے گئے انٹرویو کے دوران امریکی صدر نے کہا کہ وہ مضبوط ہیں، وہ غیور ہیں، کچھ چیزیں ایسی ہیں جو انھوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ انھیں کرنی پڑیں گی، لیکن اب انھیں وہ کرنی ہوں گی۔ ان کے پاس کوئی راستہ نہیں اور اس میں تھوڑا وقت لگتا ہے۔ انٹرویو کے دوران ٹرمپ نے ان افراد کو تنقید کا نشانہ بنایا جو ان پر زور دے رہے ہیں کہ

ایران کے ساتھ تنازع ختم کرنے کے لیے جلد معاہدہ کیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ ایسی چیزیں کرنے میں سال لگ جاتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ لوگ 47 سال سے لڑ رہے ہیں۔ انھوں نے امریکیوں کو قتل کیا ہے۔ ٹرمپ نے اس تنازع کا موازنہ ویتنام جنگ سے کرتے ہوئے کہا کہ میں بہت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہوں، میں تین مہینوں میں ہوں۔ آپ جانتے ہیں ویتنام 19 سال تک چلا، میں ابھی اپنے تیسرے مہینے میں ہوں اور لوگ صرف یہ کہتے ہیں 'اوہ، آپ کب جیتیں گے؟' اگر میں ڈیموکریٹ ہوتا تو کوئی اس طرح بات نہ کرتا، لیکن مجھے اس کی پرواہ نہیں، میں اس کا عادی ہو چکا ہوں۔ انھوں نے مزید کہا کہ اب تک اس تنازع میں امریکہ نے ان کی فوج کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے، تاہم ایران کے پاس اب بھی کچھ میزائل اور ڈرون موجود ہیں۔ انھوں نے کہا زیادہ تر ڈرون فیکٹریاں تباہ کر دی گئی ہیں، زیادہ تر لانچنگ پیڈز ختم کر دیے گئے ہیں، اور زیادہ تر میزائل بنانے کے مراکز بھی تباہ ہو چکے ہیں۔ لیکن ان کے پاس اب بھی صلاحیت موجود ہے۔ ان کے پاس کچھ میزائل اور کچھ ڈرون ہیں۔ میں کہوں گا کہ ان کے میزائلوں کا شاید 21 سے 22 فی صد باقی ہے۔ یہ کافی تعداد ہے، لیکن یہ وہ نہیں جو ابتدا میں تھا۔

جنابِ صدر! لبنان کو اصل دشمن سے بچائیں: ایران کی دوٹوک

امریکہ کے ساتھ لبنان کارڈ استعمال کرنا ہوتا تو معاہدہ کافی پہلے ہو چکا ہوتا: عباس عراقچی

تہران، (یو این آئی) ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے لبنانی صدر جوزف عون کے بیان پر سخت ردِعمل کا اظہار کیا ہے۔ جاری کیے گئے بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ لبنانی صدر اپنے ساتھ کھڑے لوگوں کو بیچتے ہیں اور اپنے خلاف کھڑے لوگوں سے خریدتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ لبنانی صدر نے اپنے حمایتیوں کو چھوڑ دیا، اپنا گلا گھونٹنے والوں کے پیچھے چل رہے ہیں۔

اس سے قبل ایرانی وزیرِ خارجہ عباس عراقچی نے ایران پر لبنان کے معاملات میں مداخلت کرنے کے لبنانی صدر جوزف عون کے بیان کو ہدفِ تنقید بنایا۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر جاری کیے گئے بیان میں عباس عراقچی نے کہا ہے کہ صدر عون کے بیانات سن کر ایسا لگتا ہے جیسے لبنان کے پانچویں حصے پر ایران نے قبضہ کر رکھا ہو، چوتھائی لبنانی آبادی کو ایران نے بے گھر کیا ہو اور روزانہ بمباری بھی ایران ہی کر رہا ہو۔ ایرانی وزیرِ خارجہ نے لبنانی صدر جوزف عون کو مخاطب کر کے کہا کہ جنابِ صدر! لبنان کو اصل دشمن سے بچائیں، امریکہ کے ساتھ لبنان کارڈ استعمال کرنا ہوتا تو معاہدہ کافی پہلے ہو چکا ہوتا۔

واضح رہے کہ لبنانی صدر جوزف عون نے سی این این کو حالیہ انٹرویو میں کہا تھا کہ ایران امریکہ کے ساتھ جنگ کے خاتمے کے لیے جاری مذاکرات میں لبنان کو سودے بازی کے مہرے کے طور پر استعمال کر رہا ہے، ایران کو لبنان کے معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔

ایران کو داد دینی چاہیے کہ وہ متحد رہا: روسی صدر

ماسکو: روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے کہا ہے کہ ایران کو اس بات پر داد دینی چاہیے کہ وہ اسرائیلی امریکی حملوں کے نتیجے میں اندرونی طور پر تقسیم نہیں ہوا بلکہ متحد رہا۔ روسی صدر نے اپنے بیان میں کہا کہ ایرانی سوسائٹی مسلسل مضبوط ہو رہی ہے، ایرانی قیادت نے عوام سے اپیل کی تھی کہ ملک کیلئے جان قربان کریں اور 50 لاکھ افراد نے وطن پر جان قربان کرنے کیلئے لبیک کہا، یہ ہمیشہ یاد رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ نہ تو ایران نے کبھی روس سے اسلحہ مانگا اور نہ روس نے ایران کو اسلحہ دیا۔ پوتن نے سینٹ پیٹرز برگ میں صحافیوں سے کہا کہ ایران کے گرد جاری تنازع ایک عالمی بحران بن چکا ہے، جس نے امریکہ کی توجہ یوکرین سے ہٹادی ہے۔

ٹرمپ کی چیف آف اسٹاف سوزی وائلز کا عہدہ چھوڑنے کا فیصلہ

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی چیف آف اسٹاف سوزی وائلز

نے عہدہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ برطانوی اخبار کے مطابق سوزی وائلز صدر ٹرمپ کی کابینہ میں انتشار اور صدر ٹرمپ کی جانب سے توہین سے تنگ آگئی ہیں۔ 69 برس کی وائلز سن 2015 میں ڈونلڈ ٹرمپ کی انتخابی مہم سے انکے ساتھ ہیں اور وائٹ ہاؤس میں چیف آف اسٹاف کے اہم عہدے پر تعینات ہیں۔

فرانس میں غزہ فلوٹیلا کے سماجی کارکنوں سے اسرائیلی بدسلوکی پر جنگی جرائم کا مقدمہ شروع

پیرس، (یو این آئی) فرانس نے غزہ فلوٹیلا کے سماجی کارکنوں سے اسرائیلی بدسلوکی پر جنگی جرائم کا مقدمہ شروع کر دیا۔ فرانسیسی پراسیکیوٹر کے دفتر کا کہنا ہے کہ فرانس نے غزہ فلوٹیلا کے سماجی کارکنوں سے اسرائیلی بدسلوکی پر جنگی جرائم کا مقدمہ شروع کر دیا، اسرائیلی بدسلوکی کے خلاف تحقیقات فرانس حکومت کی درخواست پر شروع ہوئیں۔ ادھر آئرلینڈ نے اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر بن گویر اور وزیر خزانہ بیزلیل سموٹریچ کے آئرلینڈ میں داخلے پر پابندی لگادی۔

آئرش وزیراعظم نے کہا کہ غزہ امداد لے جانے والے فلوٹیلا قافلے سے ان وزرا کا ناروا سلوک ناقابل برداشت ہے۔ اس کے علاوہ البانیہ میں ہزاروں افراد نے امریکی اسرائیلی کمپنی رہائشی منصوبے میں سرمایہ کاری کیخلاف مظاہرہ کیا۔ راجدھانی ترانہ میں کیے گئے مظاہرے میں شریک افراد کا کہنا تھا کہ البانیہ برائے فروخت نہیں، ٹرمپ کے داماد جیرڈ کشنر سے وابستہ کمپنی البانیہ میں سرمایہ کاری کرنا چاہتی ہے۔

اگر غزہ، لبنان اور ایران میں جنگ بندی نافذ ہے تو پھر میزائل حملے اور فوجی کارروائیاں کیوں؟

دنیا میں کوئی ایسا مکمل غیر جانبدار ادارہ موجود نہیں جو حتمی طور پر فیصلہ کر سکے کہ جنگ بندی کس نے توڑی: ماہرین

تہران / غزہ / بیروت، (ایجنسیاں): دنیا بھر میں یہ سوال شدت سے اٹھایا جا رہا ہے کہ اگر غزہ، لبنان اور ایران میں جنگ بندی نافذ ہے تو پھر میزائل حملے اور فوجی کارروائیاں کیوں؟ حالیہ دنوں میں اسرائیل نے جنوبی لبنان کے علاقوں نقورہ اور حطیہ پر حملے کیے جن میں ایک شخص جاں بحق ہوا، جبکہ غزہ میں بھی اسرائیلی بمباری کا سلسلہ جاری ہے۔ دوسری جانب امریکہ اور ایران کے درمیان اپریل سے جنگ بندی ہونے کے باوجود دونوں ممالک ایک دوسرے کے خلاف کارروائیاں اور الزامات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بین الاقوامی قانون کے ماہرین کے مطابق جنگ بندی دراصل لڑائی روکنے کا ایک عارضی معاہدہ ہوتا ہے تاکہ فریقین مذاکرات کا موقع حاصل کر سکیں۔ کینیڈا کی یونیورسٹی آف فریزر ویلی کے پروفیسر مارک کرسٹن کے مطابق جنگ بندی کا مطلب مستقل امن نہیں بلکہ صرف وقتی طور پر دشمنی روکنا ہوتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جنگ بندی اکثر سیاسی معاہدہ ہوتی ہے، جسے توڑنے پر فوری اور مؤثر قانونی سزا کا نظام موجود نہیں ہوتا۔ بین الاقوامی انسانی حقوق کے وکیل ٹوبی کیڈمین کے مطابق جنگ بندی قانونی حیثیت رکھتی ہے اور فریقین اس کے پابند ہوتے ہیں لیکن یہ معاہدے انتہائی نازک اور کمزور ہوتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جنگ بندی لڑائی کو معطل کرتی ہے، جنگ کے بنیادی تنازع کو ختم نہیں کرتی، اسی لیے معمولی کشیدگی بھی دوبارہ تصادم کا سبب بن سکتی ہے۔ یہ سب سے پیچیدہ سوال ہے، فلسطینی اسرائیل پر غزہ جنگ بندی توڑنے کا الزام لگاتے ہیں، ایران اور امریکہ

ایک دوسرے کو قصوروار ٹھہراتے ہیں جبکہ لبنان کی حزب اللہ اور اسرائیل بھی یہی دعوے کرتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق دنیا میں کوئی ایسا مکمل غیر جانبدار ادارہ موجود نہیں جو حتمی طور پر فیصلہ کر سکے کہ جنگ بندی کس نے توڑی۔ زیادہ تر نگرانی انہی ممالک کے ہاتھ میں ہوتی ہے جو معاہدے کے ضامن یا ثالث ہوتے ہیں، غزہ اور لبنان کے معاملے میں امریکا بیک وقت ثالث، ضامن اور اسرائیل کا قریبی اتحادی ہے، جس کی وجہ سے جانبداری کے الزامات بھی سامنے آتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق اصل مسئلہ قوانین کی کمی نہیں بلکہ ان پر عمل درآمد کا فقدان ہے۔ بین الاقوامی عدالتِ انصاف (آئی سی جے) اور بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) فیصلے اور وارنٹ جاری کر سکتی ہیں، لیکن ان فیصلوں پر عمل کروانے کے لیے ان کے پاس اپنی کوئی فوج یا طاقت موجود نہیں۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل بھی اکثر بڑی طاقتوں کے ویٹو کی وجہ سے مؤثر کارروائی نہیں کر پاتی۔ اسی لیے قانونی فیصلوں اور زمینی حقیقت کے درمیان ایک بڑا خلاء پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ مؤقف اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 51 پر مبنی ہوتا ہے، جو کسی ملک کو فوری خطرے یا حملے کی صورت میں اپنے دفاع کا حق دیتا ہے۔ تاہم قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ حق لامحدود نہیں، حقِ دفاع صرف اس صورت میں قابلِ قبول ہے جب حملہ واقعی ہو چکا ہو یا اس کا فوری خطرہ موجود ہو، اس حق کو مستقبل کے ممکنہ خطرات کے بہانے مسلسل حملوں کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ ماہرین کے مطابق اس کی سب سے بڑی وجہ مؤثر احتساب کا نہ ہونا ہے۔ سلامتی کونسل ویٹو کے باعث محدود ہے، بین الاقوامی عدالتیں اپنے فیصلوں پر عمل درآمد نہیں کروا سکتیں اور عالمی طاقتیں اکثر اپنے اتحادیوں کے خلاف کارروائی سے گریز کرتی ہیں۔ نتیجتاً غزہ، لبنان اور ایران میں جنگ بندی کاغذوں پر تو موجود ہے، لیکن عملی طور پر وقفے وقفے سے حملے، جوابی کارروائیاں اور کشیدگی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

'نہتے شہریوں کے قتل عام پر فلسطینی اتھارٹی کی مجرمانہ خاموشی بلاجواز'

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے ترجمان حازم قاسم نے فلسطینی اتھارٹی کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اس کے باقاعدہ اور سرکاری مؤقف کے فقدان کو آڑے ہاتھوں لیا ہے جو غزہ کی پٹی میں نہتے شہریوں کے خلاف جاری خونی جنگ اور غاصب صیہونی دشمن کی طرف سے مسلسل کیے جانے والے ہولناک قتل عام پر اپنایا گیا ہے۔

حازم قاسم نے ایک صحافتی بیان میں کہا کہ غزہ کی پٹی میں جو قیامت خیز حالات بپا ہیں ان پر فلسطینی اتھارٹی کی یہ سرکاری خاموشی انتہائی حیران کن اور باعثِ تعجب ہے، انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ جاری خونی صورتحال اور سنگین ترین پیش رفت کا مقابلہ کرنے کے لیے اتھارٹی کے مختلف اداروں کی جانب سے کسی قسم کا کوئی واضح میڈیا مؤقف یا مؤثر سفارتی و سیاسی تحرک سامنے نہیں آیا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ بیرون ملک قائم فلسطینی اتھارٹی کے سفارت خانوں نے بھی غزہ کی پٹی میں ظلم و ستم کی چکی میں پسنے والے مظلوم فلسطینیوں کے مصائب کو عالمی برادری کے سامنے پیش کرنے یا قابض اسرائیل کی فاشسٹ اور وحشیانہ پامالیوں کو بے نقاب کرنے کے لیے کوئی سنجیدہ اور ٹھوس کوششیں نہیں کی ہیں۔ حماس کے ترجمان نے بیرونی سطح پر وسیع تر فلسطینی تحرک کے مکمل فقدان پر بھی گہرے دکھ اور تشویش کا اظہار کیا۔

انہوں نے واضح کیا کہ فلسطین لبریشن آرگنائزیشن (پی ایل او) کے اداروں، عوامی حلقوں اور مختلف فلسطینی دھڑوں کی جانب سے دنیا کے کسی بھی حصے میں کوئی بھی ملموس یا نمایاں اقدامات دیکھنے کو نہیں ملے جو غزہ کی پٹی کے محصور و مجبور باسیوں کے خلاف جاری اس ہولناک اور مستقل صیہونی ہولوکاسٹ کا راستہ روک سکیں۔

انہوں نے اپنے بیان کے آخر میں اس بات پر زور دیا کہ یہ نازک اور خونی مرحلہ سیاسی، عوامی اور سفارتی سطح پر بہت بڑے اور وسیع پیمانے پر تحرک کا متقاضی ہے تاکہ غزہ کی پٹی میں موجود مظلوم فلسطینیوں کی پشت پناہی کی جا سکے اور ان کے خلاف ڈھائے جانے والے انسانیت سوز جرائم اور مسلسل جاری سفاکیت کو فوری طور پر رکوانے کے لیے ایک فیصلہ کن دباؤ قائم کیا جا سکے۔

نابلس کے قصبے حوارہ پر یہودی آبادکاروں کا وحشیانہ حملہ، متعدد فلسطینی زخمی، المسعودیہ میں فصلیں تباہ

یہودی آبادکاروں کے مسلح جتھوں نے ہفتے کے روز نابلس شہر کے جنوب میں واقع حوارہ قصبے پر بزدلانہ حملہ کیا اور وہاں کی میونسپلٹی کی عمارت اور مظلوم شہریوں کے رہائشی مکانات کو وحشیانہ طور پر نشانہ بنایا، جبکہ اس کے ساتھ ہی شہر کے شمال مغرب میں واقع المسعودیہ کے علاقے میں فلسطینیوں کی زرعی اراضی پر بڑے پیمانے پر تخریب کاری کی گئی۔

حوارہ میونسپلٹی میں تعلقاتِ عامہ کی انچارج رنا ابوہنیہ نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ وحشی یہودی آبادکاروں نے قابض اسرائیل کی مسلح فوج کی باقاعدہ اور مکمل سرپرستی میں بلدیہ کی عمارت اور قصبے کے متعدد نہتے شہریوں کے گھروں پر دھاوا بول کر سنگین پامالیاں کیں۔

اس سفاکانہ حملے کے نتیجے میں متعدد فلسطینی شدید زخمی ہو گئے، جن میں حوارہ بلدیہ کے ایک معزز رکن بھی شامل ہیں جو قابض فوج اور غاصبوں کی لائیو گولیوں کے چھرے لگنے سے پاؤں میں زخمی ہوئے، جبکہ چار دیگر مظلوم شہریوں پر وحشیانہ تشدد اور مار پیٹ کی گئی جس سے ان میں سے ایک کے سر پر گہری چوٹ آئی، اس کے علاوہ صیہونی فوج کی طرف سے داغی گئی شدید زہریلی آنسو گیس کے نتیجے میں چار دیگر فلسطینیوں کا دم گھٹ گیا اور وہ بے ہوش ہو گئے۔

دورانِ حملہ متعصب یہودی آبادکاروں نے ایک نہتے فلسطینی شہری کو بھیڑوں کے باڑے کے اندر گھات لگا کر یرغمال بنا لیا اور اس کا محاصرہ کر لیا، جبکہ اس دوران پورے قصبے میں غاصبوں کی شدید فائرنگ کے درمیان مزاحمتی جھڑپیں پھوٹ پڑیں۔

یہودی آبادکاروں کی ان پے در پے پامالیوں کے دوران بڑے پیمانے پر لوٹ مار اور توڑ پھوڑ کی گئی، جہاں غاصبوں نے فلسطینیوں کی متعدد گاڑیوں کے شیشے چور چور کر دیے، ایک گاڑی اور سائیکل چوری کر لی، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ غیور فلسطینی کاشتکاروں کی تقریباً پینتیس بھیڑوں پر بھی زبردستی قبضہ کر کے انہیں ہانک لے گئے۔

دوسری طرف نابلس کے شمال مغرب میں واقع برقہ قصبے سے منسلک المسعودیہ کے علاقے میں بھی یہودی آبادکاروں نے فلسطینیوں کی زرعی زمینوں کو اپنی بربریت کا نشانہ بنایا اور انہوں نے دانستہ طور پر اپنے مویشیوں کو فلسطینی کاشتکاروں کے ہرے بھرے کھیتوں اور کھڑی فصلوں میں چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔

المسعودیہ کی اراضی دفاعی کمیٹی کے سربراہ ذیاب حجی نے واضح کیا کہ یہودی آبادکاروں نے جان بوجھ کر اپنے جانوروں کو فلسطینیوں کی تیار فصلوں کے اندر ہانکا جس کے نتیجے میں محنتی کسانوں کی محنت پر پانی پھر گیا اور فصلیں شدید تباہ ہو گئیں، یہ کارروائیاں فلسطینی زمینداروں پر معاشی زمین تنگ کرنے کے مسلسل صیہونی ہتھکنڈوں کا حصہ ہیں۔

واضح رہے کہ دیوار فاصل اور بستیوں کے خلاف مزاحمتی اتھارٹی نے گذشتہ ماہ مئی سنہ 2026ء کے دوران مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں فلسطینیوں پر ہونے والے کل 1659 وحشیانہ حملوں کو باقاعدہ دستاویزی شکل دی ہے، جن میں سے 1108 حملے خود قابض اسرائیل کی فاشسٹ فوج نے کیے جبکہ 551 بہیمانہ حملے مسلح یہودی آبادکاروں کی طرف سے انجام دیے گئے۔

مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں یہودی آبادکاروں اور قابض فوج کے وسیع مظالم

مقبوضہ مغربی کناروں کے مختلف علاقوں میں غاصب یہودی آبادکاروں اور قابض اسرائیلی افواج نے اپنے سفاکانہ حملوں اور مظالم کا دائرہ مزید وسیع کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں متعدد نہتے فلسطینی شہری شدید زخمی ہو گئے جبکہ فلسطینی قصبوں اور دیہاتوں پر وحشیانہ دھاووں کے دوران بڑے پیمانے پر گرفتاریاں بھی عمل میں لائی گئیں۔

نابلس گورنری میں غاصب یہودی آبادکاروں نے شہر کے جنوب میں واقع قصبے حوارہ پر بزدلانہ حملہ کیا اور فلسطینیوں کے رہائشی علاقوں اور زرعی اراضی کو آگ لگا کر خاکستر کر دیا، جبکہ ہلال احمر فلسطین نے تصدیق کی ہے کہ یہودی آبادکاروں کے اس وحشیانہ حملے کے نتیجے میں 9 فلسطینی شہری شدید زخمی ہوئے ہیں۔ اس سفاکیت کے ساتھ ہی یہودی آبادکاروں کے مسلح جتھوں نے رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع قصبے دیر جریر کے مضافاتی علاقوں پر بھی دھاوا بول دیا جس کی وجہ سے پورے علاقے میں شدید کشیدگی اور خوف و ہراس پھیل گیا۔

دوسری جانب بیت لحم گورنری سے قابض اسرائیل کی درندگی کی ایک اور دردناک داستان سامنے آئی ہے جہاں قابض اسرائیلی فوج کے اہلکاروں نے پالتو یہودی آبادکاروں کے ساتھ مل کر الخضر قصبے کی دو مظلوم خواتین سعاد خلیل عودہ غنیم اور انعام یونس موسیٰ غنیم پر اس وقت وحشیانہ حملہ کر دیا جب وہ "قطعہ النیص" کے علاقے میں انگور کے پتے توڑ رہی تھیں۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ سفاک جنود اور یہودی آبادکاروں نے ان دونوں بے بس خواتین کو بدترین تشدد کا نشانہ بنایا، ان کے ہاتھ رسیوں سے جکڑ دیے اور آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر انہیں بیت لحم کے جنوب مشرق میں واقع المنشیہ کے قریب ایک سنسان علاقے میں لے گئے جہاں بعد میں انہیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا گیا۔ فلسطینی خواتین پر یہ بہیمانہ تشدد الخضر کے باسیوں پر قابض اسرائیل اور اس کے پروردہ یہودی آبادکاروں کے جاری مسلسل مظالم کا حصہ ہے، جن کے تحت مظلوم کسانوں کو ان کے اپنے ہی کھیتوں میں جانے سے زبردستی روکا جا رہا ہے، ان کی زرعی تنصیبات کو مسمار کیا جا رہا ہے اور فلسطینیوں کی وسیع و عریض اراضی پر غاصبانہ قبضہ کیا جا رہا ہے۔ طوباس گورنری میں بھی غاصب قابض فوج کی وحشت عروج پر رہی جہاں انہوں نے گورنری کے جنوب مشرق میں واقع قصبے طمون میں ایک فلسطینی نوجوان صالح خالد زید بنی عودہ کے گھر پر چھاپہ مارا اور چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کرتے ہوئے انہیں اغوا کر کے قابض صیہونی عقوبت خانوں کی نذر کر دیا۔

قابض صہیونی ریاستی جبر، بیت المقدس میں فلسطینی اپنا ہی گھر خود مسمار کرنے پر مجبور

مقبوضہ بیت المقدس کے رہائشی ایک فلسطینی اشرف برقان مقبوضہ بیت المقدس میں قابض اسرائیل کی ظالم بلدیہ کی طرف سے جاری کردہ جابرانہ فیصلے پر عمل درآمد کرتے ہوئے مسجد اقصیٰ مبارک کے جنوب میں واقع قصبے سلوان میں اپنا گھر خود اپنے ہاتھوں سے مسمار کرنے پر مجبور ہو گئے۔

وادی حلوہ انفارمیشن سینٹر نے اطلاع دی ہے کہ اشرف برقان نے سلوان قصبے کے محلے بئر ایوب میں واقع اپنے مکان کو قابض بلدیہ کی جانب سے عمارت کو منہدم کرنے کا ظالمانہ حکم نامہ ملنے کے بعد خود ہی گرانا شروع کر دیا۔ سینٹر نے وضاحت کی کہ اس مکان کا کل رقبہ 60 مربع میٹر ہے جو اشرف برقان، ان کی اہلیہ اور ان کے معصوم بچے کا واحد ٹھکانہ اور چھت تھا۔

مقبوضہ بیت المقدس میں قابض اسرائیل کی بلدیہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مظلوم فلسطینیوں کو تعمیراتی اجازت نامے (لائسنس) دینے سے مکمل انکار کی ظالمانہ پالیسی پر عمل پیرا ہے اور اس کے ساتھ ہی فلسطینی گھروں کو مسمار کرنے کے احکامات جاری کیے جاتے ہیں یا پھر مالکان کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے مسمار کریں۔ یہ تمام تر غاصبانہ اقدامات مقدسی شہریوں کے گرد گھیرا تنگ کرنے اور غاصب صہیونی دشمن ریاست کی طرف سے فلسطینیوں کی نسل کشی اور انہیں شہر سے جبری طور پر بے وطن کرنے کے بھیانک ہتھکنڈوں کا حصہ ہیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

کتنی راتوں کا جاگا ہوں نیند بھری ہے آنکھوں میں

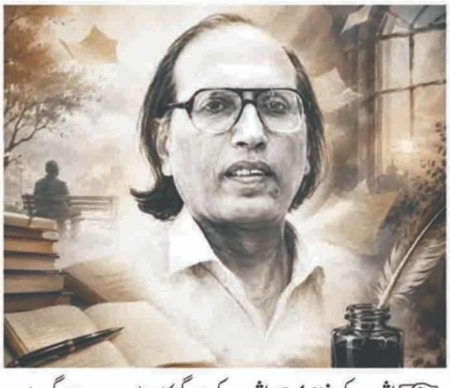

• پروفیسر سرورالہدیٰ
جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی

بشیر بدر کی شاعری ہی بشیر بدر کی زندگی کا حوالہ ہے۔ یہ زندگی چاہے لوگوں کی نگاہ میں جتنی خاص رہی ہو، شاعری میں وہ دائروں کو توڑ کر عمومی بن جاتی ہے۔ بشیر بدر نے زندگی کے دکھوں کو عام انسانی زندگی کے وسیلے سے دیکھا اور محسوس کیا۔ جہاں عشق کا بیان ہے وہاں بھی ہلکی ہلکی سی چبھن محسوس ہوتی ہے جس پر کسی کا بھی اجارہ نہیں ہے۔ محبت کا جذبہ جب عام انسانی زندگی کی ضرورت بن جائے تو اسے صرف شاعری نہیں کہتے بلکہ زندگی کہتے ہیں۔ بشیر بدر نے زندگی اور شاعری کے درمیان جس فرق کو مٹانے کی کوشش کی، اسی کا نتیجہ ہے کہ ان کے اشعار صرف فوری طور پر اپیل کرتے ہیں بلکہ وہ یاد ہو جاتے ہیں۔ عشقیہ شاعری فطری طور پر رومانوی اور چھلنے والی ہوتی ہے، جو ہلکی چبھن کے ساتھ دلوں کی دھڑکن میں شامل ہو جاتی ہے۔ خود بشیر بدر کو اس حقیقت کا احساس تھا۔ شعر سناتے ہوئے انہیں شاعری کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت بھی محسوس ہوتی تھی۔ سامعین میں ہر عمر اور سطح کے لوگ ہوتے مگر شاعری یکساں طور پر داد وصول کرتی تھی۔ لیکن اس بات پر کم غور کیا گیا کہ بشیر بدر کی شاعری میں جو فوری اور عمومی اپیل ہے اس کی تہہ میں کوئی لازوال سچائی بھی ہے۔ "لفظ، سورج" اور "دریا" سے کون واقف نہیں۔ شخص کی زندگی میں دن اور رات کا عمل اندھیرے اور اجالے کے ساتھ تجربے کا حصہ بنا کرتا ہے۔ بشیر بدر نے زندگی کے عام تجربوں کو کچھ اس طرح اپنی شاعری میں پیش کیا کہ وہ نئی لذت کا احساس دلانے لگے۔

میں دن ہوں میری جبیں پہ دکھوں کا سورج ہے
دیے تو رات کی پلکوں پہ جھلملاتے ہیں

بشیر بدر نے دکھوں کے سورج کو ایک عام انسان کی صورت میں دیکھا ہے، دیے کی روشنی رات کے ساتھ اپنا سفر شروع کرتی ہے۔

بشیر بدر آنکھوں اور پلکوں کے درمیان نہ تو فرق کرتے ہیں اور نہ انہیں خیال کی سطح پر اجنبیت کا احساس ہوتا ہے۔ بازاروں، ہوٹلوں اور موڑلوں میں جو انسان رہتے اور ملتے ہیں، ظاہر ہے کہ وہ معاشی اور ذاتی طور پر ایک جیسے نہیں ہیں۔ بشیر بدر نے ریل کی پٹری، بس کے پہیوں، گھر کی بالکونی اور سڑکوں کو زمینی سطح پر اتر کر دیکھا ہے۔ اسی لیے ان کے تجربے عمومی ہونے کے ساتھ ساتھ بہت فطری اور تازہ کار ہیں۔ شہری زندگی کی بھاگ دوڑ اب کوئی نئی بات نہیں رہ گئی تیز رفتاری اپنے ساتھ خود غرضی اور بے تعلقی کو بھی لے کر آئی۔ بشیر بدر کی غزل ان دو سچائیوں کے ساتھ اپنے وقت کا حوالہ بن گئی۔ یہ واقعہ اپنے ساتھ زندگی کی دوسری بدصورتوں کو بھی لے کر آئے لیکن یہ محسوس نہیں ہوتا کہ شاعر زندگی سے گھبرایا گیا ہے یا خوف کھا رہا ہے۔ دھوپ میں چلتے ہوئے اور پیدل چلتے ہوئے، زندگی کتنی توانا اور خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔ بشیر بدر نے شام کے وقت ایک عام انسان کے گھر لوٹنے کے عمل کو پرندوں کی پرواز کے ساتھ دیکھا، پرندوں کا خیال انہیں کھیت کے مزدوروں کے ساتھ آتا ہے۔

یہ پرندے بھی کھیتوں کے مزدور ہیں
لوٹ کے اپنے گھر شام تک جائیں گے
مچھر کے چائے خانے بھی اب ابلنے لگے
پیدل چلو کہ کوئی سواری نہ آئے گی

دیہات شہر ہوتے جاتے ہیں۔ ہر طرف بجلی کی روشنی سے زندگی روشن ہے۔ مگر ایک اندھیرا ابھی ہے۔ بشیر بدر کو قدموں کا خیال اندھیرے کے ساتھ آتا ہے۔

کوہ مری نگاہوں کے تلے دھند بہت ہے
کچھ جشنِ چراغاں سے اندھیرا بھی بڑھا ہے

بشیر بدر کو درخت سے جتنی دلچسپی رہی ہے وہ ایک واقعہ ہے۔ ہر درخت یہ سوچ کہ تپتے اور بارش میں بھیگے ہوئے درخت دونوں سے انہوں نے عام انسانوں کی طرح رشتہ قائم کرنے کی کوشش کی۔ چادر سے کہیں زیادہ شال نے اپنی موجودگی درج کرائی ہے۔ بارش میں بھیگے ہوئے درخت کا جسم اگر انسانی وجود معلوم ہو تو اسے فطرت کا فیضان ہی سمجھنا چاہیے۔ شال تجربے کو چھو ادارے سے، بہت مختلف ہے۔

یہ خزاں کی زرد سی شال ہے جو اس پیڑ کے پاس ہے
یہ تمہارے گھر کی بہار ہے اسے آنسوؤں سے ہرا کرو

یہ لہجہ اور احساس نیا تھا جس نے خود غرضی اور مخاصمانہ ماحول میں بھی زندگی کو گوارا بنا دیا۔ دوڑتی بھاگتی ہوئی زندگی شام کو اپنے ساتھ بہت دکھوں کا سورج تو نہیں لاتی تھی اگر کچھ تو تھا جو ہاتھ سے پھسل جاتا تھا۔ چہروں کی بھیڑ میں کسی خاص چہرے کی تلاش اور بشیر بدر نے ریل کی پٹری، بس کے پہیوں، گھر کی بالکونی اور سڑکوں کو زمینی سطح پر اتر کر دیکھا ہے۔ اسی لیے ان کے تجربے عمومی ہونے کے ساتھ ساتھ بہت فطری اور تازہ کار ہیں۔ کسی ایسے مہربان ہاتھ بھر دامن کی تلاش جس سے محسوس ہو کہ کوئی اپنا بھی ہے۔

ہر چہرے میں تیرا چہرہ ڈھونڈ کے تجھ کو کھو بیٹھے
گھر کا راستہ بھول گئے ہم گھر آنے کی جلدی میں

طرح طرح سے بشیر بدر نے ان تجربوں کو پیش کرنے کی کوشش کی۔ اگر عام انسان خون، پسینہ، ایک کر کے زندگی کا چہرہ نکھارنا چاہتا تھا تو دوسری طرف بشیر بدر کی شاعری میں زندگی کی ہمہ ہمی تنہائی اور اداسی کی صورت میں ظاہر ہو رہی تھی۔ نگاہ سڑک سے چھت اور بالکونی کی طرف جاتی تو زندگی کی چمکتی اور بلندی کا احساس ہوتا، مگر یہ احساس تو بشیر بدر کا رہتا ہے۔ جواب بھی تلخ مگر جزو معلوم ہوتا ہے۔

وہ بالکونی میں آئے تو راستہ رک جائے
سڑک پہ چلنے لگے تو ہمارے جیسا ہے
خون پانی بنا کے بیچتی ہے

دھوپ سرمایہ دار تلخی ہے
ریل کی پٹری پر میری شہرت رکھ دی
بس کے پہیوں سے روزی روٹی باندھی

بشیر بدر کے انتقال کے بعد ان کا یہ شعر کتنا بامعنی معلوم ہوتا ہے۔

میں نے اک ناول لکھا ہے آنے والی صبح کے نام
کتنی راتوں کا جاگا ہوں نیند بھری ہے آنکھوں میں

☆☆☆

> بشیر بدر کی شاعری ہی بشیر بدر کی زندگی کا حوالہ ہے۔ یہ زندگی چاہے لوگوں کی نگاہ میں جتنی خاص رہی ہو، شاعری میں وہ دائروں کو توڑ کر عمومی بن جاتی ہے۔ بشیر بدر نے زندگی کے دکھوں کو عام انسانی زندگی کے وسیلے سے دیکھا اور محسوس کیا۔ جہاں عشق کا بیان ہے وہاں بھی ہلکی ہلکی سی چبھن محسوس ہوتی ہے جس پر کسی کا بھی اجارہ نہیں ہے۔ محبت کا جذبہ جب عام انسانی زندگی کی ضرورت بن جائے تو اسے صرف شاعری نہیں کہتے بلکہ زندگی کہتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ فرح کی تصنیف "گل افشانیاں"
طنز و ظرافت کا مرقع

• واجد اختر صدیقی، گلبرگہ، کرناٹک

اردو ادب کی دلکش و دلآویز روایت میں طنز و مزاح ایک ایسا رنگ ہے جو نہ صرف تحریر کو شگفتگی عطا کرتا ہے بلکہ اسے فکری گہرائی سے بھی ہمکنار کرتا ہے۔ یہ وہ فن ہے جس میں ہنسی محض ہنسی نہیں رہتی بلکہ ایک سنجیدہ پیغام کا پیرہن اوڑھ لیتی ہے، اور قاری کو مسکرانے کے ساتھ ساتھ سوچنے پر بھی مجبور کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو کے سنجیدہ ادب میں طنز و مزاح ہمیشہ ایک معتبر اور باوقار صنف کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ اسی درخشاں روایت کو اپنے مخصوص اسلوب اور متوازن انداز میں آگے بڑھانے والوں میں فرزانہ فرح کا نام نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ فرح ریاست کرناٹک کی معروف، شاعرہ اور طنز و ظرافت نگار ہیں۔ تاحال ان کی چار کتابیں شوخیِ تحریر (انشائیہ۔ 2011)، دیکھنا تحریر کی لذت (انشائیہ۔ 2016)، رُکا سا موسم (شاعری۔ 2023) اور گل افشانیاں (انشائیہ۔ 2024) ۔۔۔ شائع ہو کر اہلِ ذوق میں مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ ڈاکٹر فرزانہ بنیادی طور پر شاعرہ ہیں یا انشائیہ نگار، کیونکہ وہ ان دونوں میدانوں میں اپنی انفرادی شناخت اور تخلیقی توانائی کا بھرپور اظہار کرتی نظر آتی ہیں۔ اگرچہ ان کی تحریروں اور ان کے مزاج میں ظرافت کی ہلکی سی مہک ہمیشہ موجود رہتی ہے، لیکن جہاں تک ان کی شاعری کا تعلق ہے تو وہاں وہ غیر معمولی سنجیدگی، گہرائی اور بے باکی کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہیں۔ اپنے انشائیوں میں وہ ہنستے ہنساتے سماج کی دکھتی رگوں پر انگلیاں رکھتی ہیں، تو شاعری میں دوٹوک، بے لاگ اور سنجیدہ لہجہ اختیار کرتی ہیں۔ ان کی تخلیقات کے سوتے بظاہر دو مختلف سمتوں میں بہتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں، مگر درحقیقت ان کی منزل ایک ہی ہے معاشرے میں پھیلی ہوئی نابرابری، ناانصافی، مسائلِ زیست، دھوکہ، فریب، کینہ، حسد، جلن اور انسانی کمزوریاں۔ وہ نہ صرف ان تمام پہلوؤں کی نشاندہی کرتی ہیں بلکہ ان سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ بھی عطا کرتی ہیں اور ان سے نکلنے کی راہ بھی دکھاتی ہیں۔ گویا ان کے ہاں ادب محض تفریحِ طبع نہیں بلکہ ایک سنجیدہ سماجی اور اخلاقی فریضہ بھی ہے، جو زندگی کو سنوارنے اور نکھارنے کا وسیلہ بنتا ہے۔

سن 2024 میں شائع ہونے والی ان کی کتاب گل افشانیاں میں جملہ چودہ مضامین شامل ہیں، مگر یہ مضامین محض تحریریں نہیں بلکہ ایک ایک مضمون اپنے اندر ایک مکمل جہانِ معنی سمیٹے ہوئے ہے۔ ہر مضمون اپنے دائرے میں ایک مکمل فکری اکائی بن کر سامنے آتا ہے اور قاری کو اپنے ساتھ لے کر چلتا ہے۔ اردو طنز و مزاح کی معتبر شخصیت مصطفیٰ کمال، جنہوں نے نصف صدی سے زیادہ عرصے تک اردو کی شمع کو روشن رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، ان کے نام اس کتاب کو معنون کر کے ڈاکٹر فرزانہ فرح نے نہایت بجا طور پر ان کی ادبی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ "حروفِ اخلاص" کے عنوان سے مصطفیٰ کمال نے تبرک کا اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: "گل افشانیاں کی خالق فرزانہ فرح اکیسویں صدی میں تیزی سے ابھرنے والی ایسی مزاح نگار ہیں، جن کی رشحاتِ قلم طنز و مزاح کے دلدادہ قارئین بڑے شوق و دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ وہ شگوفہ کی مستقل قلمکار ہیں، علاوہ ازیں زندہ دلانِ حیدرآباد کے سالانہ نثری ادبی جلسوں میں گزشتہ کئی برسوں سے مضامین سنا رہی ہیں۔"

وہ مزید لکھتے ہیں کہ:

"فرزانہ فرح اپنی خوش باش تحریروں کے ذریعے قاری کو مہکاتی ہیں اور طنز و مزاح کے علم کو بلند رکھنے میں حصہ ادا کیا ہے۔ ان کے چونکا دینے والے مضامین پڑھ کر قاری مسرت و شادمانی کے جذبوں سے سرشار رہتا ہے۔ ان کے ہاں تلخی اور زہرخند لہجہ کا گزر نہیں ہے۔"

مندرجہ بالا اقتباس میں مصطفیٰ کمال نے نہایت باریک بینی سے تین اہم نکات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پہلی بات "قاری کو مہکانے" کی ہے، جس کی تعبیر مختلف ہو سکتی ہے، مگر بلاشبہ اس سے مراد وہ دلنشیں تاثیر ہے جو قاری کے ذہن و دل کو معطر کر دیتی ہے۔ آگے وہ خود اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ ان کے مضامین چونکا دینے والے ہوتے ہیں اور قاری کو مسرت و شادمانی کے جذبوں سے سرشار رکھتے ہیں۔ میرے نزدیک بھی چونکا دینے کی یہ صفت ایک کامیاب مزاح نگار کے لیے نہایت اہم ہے، کیونکہ یہی وہ عنصر ہے جو تحریر کو محض تفریح سے بلند کر کے فکری سطح تک لے جاتا ہے۔ اسی طرح "زہرخند لہجے" سے اجتناب بھی ایک بڑی خوبی ہے، کیونکہ طنز اگر حد سے بڑھ جائے تو دل آزاری کا سبب بن جاتا ہے۔ فرزانہ فرح اس نازک توازن کو بڑی مہارت سے قائم رکھتی ہیں۔ دراصل ایک اچھے مزاح نگار کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ "سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے ۔۔۔" اور یہی ہنر ان کے یہاں نمایاں طور پر جلوہ گر ہے۔

اپنے پیش لفظ "اقرار" میں ڈاکٹر فرزانہ طنز و مزاح کو تسکینِ خاطر کا وسیلہ قرار دیتے ہوئے نہایت دلنشیں انداز میں لکھتی ہیں:

"میرے لیے طنز و ظرافت، دراصل تسکینِ خاطر کی وہ چنندہ راہ ہے، جہاں دریائے زیست کے مدوجزر کا پرتو راست نہ سہی، بالواسطہ جھلک دکھا جاتا ہے۔ زندگی سے جب کوئی گھاؤ ملا، توجہ میدانِ مزاح کی جانب مبذول کی۔ مداوا الفاظ میں تلاشا اور اس سعی میں کبھی ناکام نہیں رہی۔ تخیل نے حوصلوں کو پرواز بخشی اور ادب کا آسمان بانہیں پھیلائے میری اڑان کو اعتماد بخشتا رہا۔"

مزید وہ لکھتی ہیں:

"یہ انشائیے زندگی میں توازن بنائے رکھنے کی دانستہ کاوشوں کا ثمر ہیں کہ شاعری میں اتنا رو لیا جائے کہ ہنسنے کی ہمت جٹائی جا سکے۔"

یہ اقتباسات اس بات کا ثبوت ہیں کہ ان کے یہاں طنز و مزاح محض ہنسی کا سامان نہیں بلکہ داخلی کرب، تجربات اور احساسات کا ایک مہذب اور تخلیقی اظہار ہے۔ شاعری ہو یا نثر، یہ دلی جذبات، کیفیات، مشاہدات اور تخیلات کو الفاظ کا پیرہن پہنانے کا نام ہے۔ یہ صرف محنت کا نتیجہ نہیں بلکہ اس میں داخلی درود اور لاشعوری تحریک بھی کارفرما ہوتی ہے۔ فنکار کسی منصوبہ بندی کے تحت نہیں بلکہ ایک فطری میلان کے زیرِ اثر اس راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ میری دانست میں فرزانہ فرح کا رجحان بھی اسی فطری کشش کا نتیجہ ہے۔

اس کتاب میں شامل بیشتر مضامین کے موضوعات انسانی زندگی سے نہایت قریب ہیں اور قاری میں فوراً مانوسیت کا احساس پیدا کرتے ہیں۔ ٹماٹر کی ٹرٹر، ٹیریفک ٹرافک، تم کو معلوم ہے کہ ویڈیو کی حقیقت کیا ہے، اومیکرون، کھدائی کی خدائی، دھن کی بات، آ گلے لگ جا، آن لائن مشاعرے، نہیں سہل پرچوں کی تدوین یارو، سیل کا کھیل، مفت ہاتھ آئے تو، بادِ زن، سفر خوبصورت ہے منزل حسین ہے جیسے عنوانات بظاہر سادہ معلوم ہوتے ہیں مگر ان کے اندر ایک گہری سماجی معنویت پوشیدہ ہے۔

آخر میں ڈاکٹر فرزانہ فرح نے افسانوی انداز میں اپنی آپ بیتی "من خوب می شناسم" کے عنوان سے قلم بند کی ہے جو نہایت دلچسپ اور دلکش ہے۔ اس کتاب کے آغاز میں انیس صدیقی کا لکھا ہوا خاکہ "خوش جمال و خوش خصال: فرزانہ فرح" بھی خاص اہمیت رکھتا ہے، جس سے ان کی شخصیت کے کئی پہلو روشن ہو کر سامنے آتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ فرح کے ان مضامین کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں، جن سے ان کے گہرے مطالعے اور پختہ مشاہدے کا اندازہ ہوتا ہے:

"ٹماٹر کی ٹرٹر"

"سنتے ہیں کہ ارتقا کی راہ میں ٹماٹر ان دنوں بہت آگے بڑھ گیا ہے۔ معیاری زندگی اس قدر بلند کہ آلو بخاروں اور سیب کے ساتھ نشست و برخاست ہونے لگی ہے"

ٹماٹر کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر ایسا خوبصورت انداز انہوں نے اپنایا ہے کہ گراں گزرتی قیمتوں کا درد کھل کر عیاں ہونے نہیں دیا۔

"ٹیریفک ٹرافک"

"وہ بھی کیا دن تھے جب انڈمان جزائر کے خاموش آتش فشاں سی ٹریفک پولیس لب شاہراہ شرمائی لجائی کھڑی فریضۂ رہبری انجام دیتی تھی۔"

ٹریفک کنٹرول اور دستاویزات کی تنقیح کے نام پر افراد کو جس طرح الجھایا جاتا ہے، اس کی عمدہ عکاسی یہاں ملتی ہے۔

"رائڈ کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی
جیسی اب ہے تیری چیکنگ کبھی ایسی تو نہ تھی"

"دھن کی بات"

"سنتے ہیں کہ 8 نومبر کی شب ساکنانِ عرش نے دیکھا کہ نہ صرف آسمان پر چاند معمول سے زیادہ بڑا ہے بلکہ زمین کا سیارہ بھی غیر معمولی روشن ہے۔ فرشتوں نے خبر دی ہندوستان میں ہر طرف رت جگا چل رہا ہے۔ آدھا ہندوستان اپنی جمع پونجی گن رہا ہے اور باقی آدھا ملک کی صورتِ حال کا لطف لیتے ہوئے واٹس ایپ پر خود کو اپ ڈیٹ کر رہا ہے۔"

نوٹ بندی پر یہ طنز بیک وقت فرحت بخش بھی ہے اور دل میں ایک ہلکی سی کسک بھی پیدا کرتا ہے۔

"آن لائن مشاعرے"

"یوں ہینگ لگے نہ پھٹکری، گھر بیٹھے بیٹھے غیر معروف شاعر بین الاقوامی شاعر بنتے ہوئے شکاگو، نیو یارک، اٹلی تک مشہور ہو جاتے ہیں۔"

لاک ڈاؤن کے پس منظر میں آن لائن مشاعروں اور سیمیناروں کی دنیا کو نہایت فنکارانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

اردو ادب میں طنز و مزاح کی روایت نہایت قدیم، شاندار اور تہذیب یافتہ رہی ہے۔ یہ محض ہنسانے کا فن نہیں بلکہ اصلاحِ معاشرہ کا ایک مہذب وسیلہ ہے۔ ایک کامیاب طنز نگار وہی ہوتا ہے جو ہنسی کے پردے میں حقیقت کی تلخی کو اس انداز سے پیش کرے کہ قاری نہ صرف محظوظ ہو بلکہ سوچنے پر بھی مجبور ہو جائے۔ طنز میں شگفتگی ہو مگر ابتذال نہ ہو، مزاح میں برجستگی ہو مگر سطحیت نہ ہو یہی اس فن کا حسن ہے۔

اسی تناظر میں اگر فرزانہ فرح کے اسلوب کا جائزہ لیا جائے تو وہ اس روایت کی ایک باوقار اور متوازن نمائندہ کے طور پر سامنے آتی ہیں۔ ان کے یہاں شگفتگی ہے مگر پھکڑ پن نہیں، طنز ہے مگر زہرخند نہیں، اور چبھن ہے مگر کڑواہٹ نہیں۔ وہ نرم لہجے میں سخت بات کہنے کا ہنر جانتی ہیں اور یہی ان کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ ان کی تحریریں قاری کو ہنساتی بھی ہیں، چونکاتی بھی ہیں اور کہیں نہ کہیں اسے اپنے اندر جھانکنے پر بھی مجبور کر دیتی ہیں۔

مختصراً یہ کہ ڈاکٹر فرزانہ فرح نے سلگتے ہوئے موضوعات کو اپنے قلم کا اسیر بنا کر نہایت خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔ انہوں نے اپنے شگفتہ اسلوب کے ذریعے تلخی کو شائستگی میں اور ترشی کو لطافت میں بدل دیا ہے۔ زبان و بیان کی روانی، شگفتگی اور ادبی چاشنی نے ان کی تحریروں کو مزید دلنشیں بنا دیا ہے۔ 143 صفحات پر مشتمل یہ دیدہ زیب کتاب محبانِ اردو تنظیم برائے فروغِ اردو زبان و ادب گلبرگہ نے شائع کی ہے، جو یقیناً اردو ادب کے شائقین کے لیے ایک گراں قدر اضافہ ہے۔

☆☆☆

> ڈاکٹر فرزانہ فرح نے سلگتے ہوئے موضوعات کو اپنے قلم کا اسیر بنا کر نہایت خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔ انہوں نے اپنے شگفتہ اسلوب کے ذریعے تلخی کو شائستگی میں اور ترشی کو لطافت میں بدل دیا ہے۔

قطعہ
تاریخ وفات ڈاکٹر بشیر بدر

• کوثر امروہی
یمناوہار دہلی

ان کی اکثر شاعری مقبول خاص و عام ہے
کیوں نہ روئیں ہوگئی رحلت بشیر بدر کی آج
کوثر امروہی نے لکھا ان کا یہ سال وفات
ہائے ہائے چل بسے شاعر بشیر بدر بھی آج
1447ھ

کیوں نہ ہو بزم سخن زیرو زبر
ہوگئے رخصت بشیر بدر بھی آہ
ہے رخ دنیا سے کوثر سال فوت
ہوگئی رحلت بشیر بدر کی آہ
1447ھ

نامی شاعر بشیر بدر تھے جو
وہ بھی خلد بریں کی نذر ہوئے
وائے نکلی زبان کوثر سے
آج رخصت بشیر بدر ہوئے
2026ء

دنیائے شاعری کو بڑا رنج و غم ہوا
ہیہات اس جہاں سے اٹھے جب بشیر بدر
کوثر قضا کے آگے جھکا ہے سر بشیر
باغ جناں میں پہنچ گیے اب بشیر بدر
2026ء

جن کی غزل گوئی شعراء میں ہے بے مثل
وہ باغ جنت میں جاپہنچے بشیر بدر
رضوان جنت نے کوثر سے فرمایا
خدمت محمد میں آپہنچے بشیر بدر
2026ء

نالۂ درد

• عبدالسبحان ندوی
کولکاتہ

سراپا درد ہوں، نالہ رسا، آہ و فغاں ہوں میں
ستم یہ ہے زباں ہوتے ہوئے بھی بے زباں ہوں میں
بڑی قربانیاں دی تھیں مرے اسلاف نے لیکن
صلہ مجھ کو ملا یہ ہے کہ گردِ رائیگاں ہوں میں
پڑے ہیں جان کے لالے کبھی ایمان کے لالے
سراپا کھو گیا میرا، پس پردہ دھواں ہوں میں
گلا گھونٹا گیا انصاف کا منصف کے ٹیبل پر
صدا آئی یہ کانوں میں نیا ہندوستاں ہوں میں
خدا کا نام لیتا ہوں تو دشمن ٹوٹ پڑتے ہیں
یہی اک جرم ہے میرا کہ رب کا مدح خواں ہوں میں
گھروں میں بھی عبادت اب تو اپنے کر نہیں سکتے
سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ ہوں آخر کہاں ہوں میں
بڑی تاریخ تھی اپنی مٹا کر رکھ دیا سب کچھ
نصابوں کو بدل ڈالا کہ اب تو نوحہ خواں ہوں میں
نہ دن میں چین ملتا ہے نہ نیند آتی ہے راتوں میں
گھرا ہوں خارزاروں میں پشیماں ہوں جہاں ہوں میں
زبانیں کاٹ دی جائیں حقیقت چھپ نہیں سکتی
ہزاروں داستانوں میں حقیقی داستاں ہوں میں
جفائیں ان کا شیوہ ہے ستانا ان کی عادت ہے
کرم میرا ذرا دیکھیں کہ ان پر مہرباں ہوں میں
دیا جاتا ہے طعنہ دیش سے غداری کا مجھ کو
میں اپنے ملک کی تلوار ہوں تیر و کماں ہوں میں
جلا کر راکھ کر ڈالوں گا میں پل بھر میں دشمن کو
محافظ ہوں میں اپنے ملک کا آتش فشاں ہوں میں
بڑی ہی خاکساری تھی میرے اسلاف میں یارو
یہ ان کی خاکساری پر ہی اب ماتم کناں ہوں میں
اے میرے ہم وطن لوگو غلط فہمی میں کیوں ہو تم
چلے آؤ گلے مل لیں محبت کی اذاں ہوں میں
گیا وہ دور جب موجود تھا ہر جا نشاں میرا
یہ کیسا دور ہے ندوی کہ بے نام و نشاں ہوں میں

غزل

• ڈاکٹر سبط حسن نقوی قسیم

وہ ملحد بھی ہیں اور موحد بھی ہیں
مرے پاس اس کے شواہد بھی ہیں
مراثی سے ہموار ہے زندگی
کہیں حاشیے پر قصائد بھی ہیں
تفکر تدبر تخیل کے ساتھ
نظریے تصور عقائد بھی ہیں
یہ آغوش مادر میں ہیں شیر خوار
یہ دست پدر پر مجاہد بھی ہیں
کوئی علم کا حرف آخر نہیں
مراجع خود اپنے مقلد بھی ہیں
مجھے اپنی اصلاح کی فکر ہے
قسیم آپ ویسے مجدد بھی ہیں

☆☆

غزل

• میر نظیر باقری

کھو دیا مجھ کو مگر خود کو نہ کھوے دیگا
وہ مجھے اور کسی کا بھی نہ ہونے دیگا
کیا خبر تھی مری دن بھر کی تھکی آنکھوں میں
خواب جسکے ہیں وہی شخص نہ سونے دیگا
آہ بھرنا بھی جہاں جرم کہا جاتا ہو
ایسے ماحول میں کیسے کوئی رونے دیگا
خون سے جس نے محبت کے شجر سینچے ہوں
ظلم و نفرت کے کہیں بیج نہ بونے دیگا
اب تبرک کی طرح باندھ کے رکھ لو ان کو
وقت بکھرے ہوئے موتی نہ پرونے دیگا
سامنے جس کے سدا رہتا ہو روٹی کا سوال
اپنے بچوں کو کہاں سے وہ کھلونے دیگا
میرے قاتل کو میرے قتل کا احساس نظیر
خون کے ایک بھی دھبے کو نہ دھونے دیگا

۔۔۔شرح نما۔۔۔

اُس نے سیلاب کی تصویر بنا بھیجی تھی
اُسی کاغذ سے مگر ناؤ بنا دی میں نے

• امیر مہدی، برمنگھم

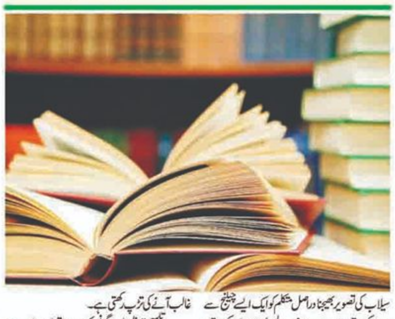

تشریح:

پروفیسر شہپر رسول کا مذکورہ شعر اردو غزل کے روایتی مزاج میں ایک بالکل اچھوتی، تازہ کار اور گہرے معانی پر مشتمل فکری جہت کا اضافہ کرتا ہے۔ شعر کا حسن اور اس کی داخلی صوتیات قاری کو پہلی ہی نظر میں اپنی گرفت میں لے لیتی ہیں۔ شعر کے مصرعوں کی بناوٹ اور ان میں موجود الفاظ کی نشست و برخاست سے ایک خاص قسم کا صوتی آہنگ پیدا ہوتا ہے جو جمالیاتی اعتبار سے انتہائی دلکش ہے۔ لفظ تصویر اور کاغذ کے صوتی اثرات اور پھر دوسرے مصرعے میں مگر ناؤ بنادی میں نے کا بیانیہ انداز، شعر میں ایک ڈرامائی کیفیت اور توازن پیدا کرتا ہے۔ غزل کا یہ جمالیاتی روپ صرف ظاہری الفاظ کی خوبصورتی تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس کا اصل حسن اس تخلیقی جواب میں پوشیدہ ہے جو متکلم نے اپنے عمل سے پیش کیا ہے۔ یہ آہنگ قاری کو محض ایک واقعہ نہیں سناتا، بلکہ اسے اس نفسیاتی اور فکری کشمکش کا حصہ بنادیتا ہے جو تخریب اور تعمیر کے درمیان جاری ہے۔

شعر میں بنیادی اور کلیدی اہمیت سیلاب اور ناؤ کے الفاظ کو حاصل ہے اور یہی دو الفاظ اس پوری شعری کائنات کی امیجری یعنی پیکر تراشی کی بنیاد ہیں۔ جب ہم سیلاب کا تصور کرتے ہیں، تو ذہن میں ایک ایسی خوفناک، بے قابو اور تباہ کن قوت کا خاکہ ابھرتا ہے جو اپنے راستے میں آنے والی ہر چیز کو تہس نہس کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ سیلاب بے بسی، تباہی، طغیانی، سماجی یا ذاتی زندگی کے بحرانوں اور مصائب کی علامت ہے۔ دوسری طرف، ناؤ یا کشتی سفرِ نجات، امید، تدبیر اور بقا کی امیجری پیش کرتی ہے۔ ان دونوں کا آپس میں ایک گہرا اور منطقی ربط ہے۔ سیلاب اگر غرقاب کرنے والی قوت ہے تو ناؤ اس غرقابی سے بچنے کا واحد سہارا ہے۔ لیکن یہاں داد دینے کی بات یہ ہے کہ شاعر نے سیلاب کے جواب میں جس ناؤ کا انتخاب کیا ہے، وہ لوہے یا لکڑی کی مضبوط کشتی نہیں ہے، بلکہ کاغذ کی ناؤ ہے۔ یہیں سے شعر کا اصل فکری تضاد اور حسن جنم لیتا ہے، جہاں ایک انتہائی کمزور شے کو ایک انتہائی طاقتور اور تباہ کن عنصر کے سامنے لاکھڑا کیا گیا ہے۔

کاغذ کی ناؤ سے شاعر کی بظاہر مراد یہ ہے کہ وہ انسانی زندگی کی بے ثباتی، نااستواری اور اس کی کمزوری کو ظاہر کرنا چاہ رہا ہے۔ زندگی کے مصائب، دکھ اور پریشانیاں ایک ایسے ہی بپھرے ہوئے سیلاب کی مانند ہیں جو انسان کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں۔ انسان اپنی مادی حقیقت میں بہت کمزور اور عاجز ہے۔ کاغذ کی ناؤ اسی انسانی وجود اور اس کی محدود تدابیر کی عکاسی کرتی ہے۔

سیلاب کی تصویر بھیجنا دراصل متکلم کو ایک ایسے چیلنج سے دوچار کرنا تھا جہاں اسے اپنی بے بسی کا اعتراف کرنا تھا، جہاں اسے یہ ماننا تھا کہ حالات اس کے قابو سے باہر ہیں اور تباہی یقینی ہے۔ سیلاب کی تصویر یہ پیغام دے رہی تھی کہ رات بہت تاریک ہے اور طوفان نے ہر طرف ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ مگر متکلم نے اس مایوس کن صورتحال کے جواب میں ناؤ بنا کر اس بات کی طرف واضح اشارہ کیا ہے کہ حالات خواہ کتنے ہی ناسازگار کیوں نہ ہوں، اور رات کتنی ہی تاریک کیوں نہ ہو، انسان کے اندر صبح کی امید اور لڑنے کا جذبہ اب بھی باقی ہے۔ یہ کاغذ کی ناؤ بظاہر سیلاب کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رکھتی، لیکن یہ انسان کی اس خواہشِ بقا اور ارادہ صمیم کی علامت بن جاتی ہے جو ہار ماننے سے انکار کردیتا ہے۔

اس شعر کی تفہیم کو اگر ہم دیگر ادبی زاویوں سے دیکھیں تو اس میں علامت نگاری کا ایک وسیع جہان آباد دکھائی دیتا ہے۔ اُس نے کی ضمیر کسی بھی ایسی قوت کی طرف اشارہ ہوسکتی ہے جو انسان کو کمزور یا زیر کرنا چاہتی ہے۔ یہ وقت، حالات، حریف، یا خود زندگی کی سختیاں ہو سکتی ہیں۔ سیلاب کی تصویر دراصل ایک علامتی پیغام ہے، جو خوف، ناامیدی اور تسلیم شکست کی دعوت دیتا ہے۔ یہ تصویر ایک ایسی حقیقت کا اظہار ہے جو حتمی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ناؤ بنادینا ایک علامتی احتجاج اور ردِ عمل ہے جو یہ بتاتا ہے کہ انسان صرف حالات کا مفعول نہیں ہے، بلکہ وہ اپنے شعور اور تخلیقی صلاحیت سے حالات کا رخ بدلنے کا فاعل بھی بن سکتا ہے۔ استعاراتی سطح پر، سیلاب اور ناؤ کا تقابل انسانی تاریخ کے اس ازلی وابدی معرکے کو ظاہر کرتا ہے جو خیر اور شر، یا جبر اور اختیار کے درمیان جاری ہے۔ کاغذ کی ناؤ یہاں انسانی عزم کا استعارہ بن کر ابھرتی ہے جو مادیت کی کمزوری کے باوجود روحانی طور پر سیلاب پر غالب آنے کی تڑپ رکھتی ہے۔

تلمیحی تناظر میں اگر غور کیا جائے تو لفظ سیلاب اور ناؤ ہمیں لاشعوری طور پر حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان اور ان کی کشتی کی طرف لے جاتے ہیں۔ تاریخِ انسانی میں طوفانِ نوح خدا کے غیظ وغضب اور نافرمانوں کے لیے ایک بہت بڑے سیلاب کی شکل میں آیا تھا، اور اس وقت جو ناؤ یا کشتی بنائی گئی تھی، وہ اہل ایمان کے لیے نجات کا واحد ذریعہ تھی۔ پروفیسر شہپر رسول نے اس تاریخی و مذہبی تلمیح کو ایک بالکل نئے جدید تناظر میں ڈھال دیا ہے۔ انہوں نے اس تلمیحی پس منظر کو ذاتی اور کائناتی سطح پر لاگو کرتے ہوئے یہ دکھایا ہے کہ آج کا انسان بھی اپنے وجود کے طوفان میں گھرا ہوا ہے اور اسے اپنے بچاؤ کے لیے خود ہی اپنی ناؤ تیار کرنی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پرانی ناؤ لکڑی کی ایک مستحکم ساخت تھی، جبکہ جدید دور کے انسان کی ناؤ کاغذ کی ہے، جو اس کی ذہنی، فکری اور نفسیاتی حساسیت کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ تلمیحی جہت شعر کے معنی کو ایک تاریخی گہرائی اور وسعت عطا کرتی ہے۔

شعر کا سب سے چونکا دینے والا اور فلسفیانہ رخ وہ ہے جس کی طرف عام طور پر پہلی نظر میں دھیان نہیں جاتا، اور وہ یہ ہے کہ شاعر کہہ رہا ہے کہ اُسی کاغذ سے۔ یعنی متکلم نے اس ناؤ کو بنانے کے لیے کسی الگ میٹریل یا نئے کاغذ کا استعمال نہیں کیا، بلکہ اس نے اسی کاغذ کو ایک دوسری شکل دے دی جس پر سیلاب کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ یہ نکتہ شعر کو عام سطح سے اٹھا کر اعلیٰ ترین فکری سطح پر لے جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مایوسی کا سبب اور امید کا سرچشمہ الگ الگ نہیں ہیں۔ جس چیز نے آپ کو خوفزدہ کرنے کے لیے سیلاب کا روپ دھارا تھا، اسی کے اندر نجات کا راستہ بھی چھپا ہوا تھا۔ متکلم نے سیلاب کی تصویر والے کاغذ کو موڑا، اسے تہہ کیا، اور اس کی شکل کو تبدیل کر کے اسے ایک ناؤ میں بدل دیا۔ یہ عمل دراصل اس بات کی علامت ہے کہ انسان کے اندر یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ منفی حالات کو مثبت توانائی میں تبدیل کر دے۔ وہ اسی میٹریل سے، جو اسے برباد کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا، اپنی نجات کا سامان تیار کرسکتا ہے۔ یہ تخریب کے اندر سے تعمیر کا پہلو نکالنے کا ایک شاندار مظاہرہ ہے۔

اس نکتے کو اگر مزید گہرائی میں جا کر سمجھا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کا اصول ہی یہی ہے کہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی جڑی ہوئی ہے۔ جب حریف نے سیلاب کی تصویر بھیجی، تو اس کا مقصد متکلم کو ذہنی طور پر مفلوج کرنا تھا، لیکن متکلم نے اس تصویر کے خوف کو اپنے اوپر طاری کرنے کے بجائے، اس کے مادی وجود یعنی کاغذ کو اپنے تصرف میں لے لیا۔ تصویر تو صرف ایک نقش تھی، جبکہ کاغذ ایک حقیقت تھا۔ متکلم نے نقش کو مٹا دیا یا اسے چھپا دیا اور کاغذ کی حقیقت کو ایک نیا نقش یعنی ناؤ کا روپ دے دیا۔ یہ عمل اس انسانی حکمت کا عکاس ہے جو مسائل کے حل کے لیے بیرونی امداد کا انتظار نہیں کرتی، بلکہ دستیاب وسائل، خواہ وہ کتنے ہی ناقص یا مخالفانہ کیوں نہ ہوں، انھی کو اپنی ڈھال بنالیتی ہے۔ اُسی کاغذ سے کا جملہ اس بات کا اعلان ہے کہ جو ہتھیار ہمارے خلاف استعمال کیا جارہا ہے، ہم اسی ہتھیار کو اپنی بقا کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔

یہ شعر نفسیاتی اعتبار سے بھی انسانی رویوں کی بہت خوبصورت ترجمانی کرتا ہے۔ زندگی میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہمیں ایسے پیغامات، ایسے حالات یا ایسے طعنے ملتے ہیں جو ہمیں اندر سے توڑنے کے لیے کافی ہوتے ہیں۔ سیلاب کی تصویر بھیجنا ایک طرح کی نفسیاتی جنگ ہے، جس میں سامنے والا آپ کو یہ احساس دلانا چاہتا ہے کہ آپ کا انجام قریب ہے۔ لیکن ایک تخلیقی اور باشعور ذہن اس صدمے کو قبول کرنے کے بعد اسے ایک نئی شکل دیتا ہے۔ وہ اس صدمے کو اپنی تخلیقی توانائی میں بدل دیتا ہے۔ یہ شعر ایک طرح سے فنکار اور شاعر کے اپنے منصب کی بھی وضاحت کرتا ہے۔ فنکار کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ دنیا کی بدصورتی یا سیلاب جیسے ہولناک حالات کو دیکھ کر رو دے، بلکہ اس کا کام یہ ہے کہ وہ اسی بدصورت حقیقت کے کاغذ کو اپنے فن کے ہاتھوں سے چھو کر امید کی ایک خوبصورت ناؤ میں تبدیل کر دے۔

غزل کے اس شعر میں جو فکری توازن برقرار رکھا گیا ہے، وہ پروفیسر شہپر رسول کے اسلوب کی پختگی کا ثبوت ہے۔ انہوں نے مصرعہ اولیٰ میں چیلنج کو رکھا ہے اور مصرعہ ثانیہ میں اس کا جواب دیا ہے۔ بنا بھیجی تھی اور بنادی میں نے کا تقابل دو متضاد طرزِ فکر کو آمنے سامنے لاتا ہے۔ پہلا طرزِ فکر وہ ہے جو آپ کو مایوس دیکھنا چاہتا ہے، جو آپ کی زندگی میں سیلاب کا پیش خیمہ بننا چاہتا ہے۔ دوسرا طرزِ فکر متکلم کا اپنا ہے، جو کسی بھی صورت میں ہار ماننے کو تیار نہیں ہے۔ یہاں میں نے کا استعمال کسی تکبر یا انا کا اظہار نہیں ہے، بلکہ یہ اس انسانی خودداری اور عزم کا اعلان ہے جو کائنات کی بڑی سے بڑی منفی قوت کے سامنے بھی اپنی انفرادی شناخت اور تخلیقی قوت کو برقرار رکھتی ہے۔

اگر ہم اس شعر کی وسعت کو کائناتی اور سماجی تناظر میں پھیلا کر دیکھیں، تو یہ شعر ہر اس تحریک، ہر اس معاشرے اور ہر اس فرد کی کہانی بن جاتا ہے جس نے نامساعد حالات میں بھی اپنی بقا کی جنگ لڑی ہے۔ سماج میں جب ظلم، ناانصافی یا مسائل کا سیلاب آتا ہے، تو کمزور اور مایوس لوگ اس سیلاب کی ہولناکی کی تصویریں بنا کر ایک دوسرے کو ڈراتے ہیں اور خوف کا ماحول پیدا کرتے ہیں۔ لیکن معاشرے کے باہمت اور تخلیقی لوگ اسی خوف کے ماحول کے عناصر کو جمع کرتے ہیں اور ان سے نجات کی راہیں تلاش کرتے ہیں۔ وہ اسی کاغذ سے ناؤ بناتے ہیں جس پر ظلم کا اشتہار چھپا ہوتا ہے۔ یہ شعر ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ زندگی کی نااستواریوں سے ڈرنے کے بجائے ان کا سامنا ایک نئی تدبیر کے ساتھ کرنا چاہیے، کیونکہ تدبیر کا کاغذ اگرچہ کمزور ہو، اس کا ارادہ سیلاب کی طغیانی پر بھاری پڑسکتا ہے۔

پروفیسر شہپر رسول کا یہ شعر اردو شاعری کے اس روایتی دھارے سے جڑا ہوا ہے جہاں ناامیدی کفر سمجھی جاتی ہے اور امید کو زندگی کا اصل حاصل قرار دیا جاتا ہے۔ اس شعر کی جمالیات، اس کا اچھوتا آہنگ، اس کی گہری پیکر تراشی، اور اسی کاغذ سے کا فلسفیانہ استعمال مل کر ایک ایسا فنپارہ تخلیق کرتے ہیں جو قاری کے ذہن پر دیرپا اثر چھوڑتا ہے۔ یہ شعر صرف پڑھنے کے لیے نہیں ہے، بلکہ یہ زندگی کے بحرانوں میں ایک رہنما اصول کی حیثیت رکھتا ہے، جو ہمیں سکھاتا ہے کہ مصائب کی تصویروں کو اپنی تقدیر ماننے کے بجائے، انھی مصائب کے دامن سے امید اور نجات کی ناؤ کیسے تراشی جاتی ہے۔

☆☆☆

۔۔۔دو شاعر ایک زمین۔۔۔

غزل

• محبوب خان اصغر

ان سے کہدو جو نشانہ ہیں لگانے والے
ہم کہ شاہین ہیں زد پر نہیں آنے والے؟؟

کون قاتل ہیں یہ معلوم ہے سب کو لیکن
نام انکے کسی لب پر نہیں آنے والے

کانچ کالے کے بدن آپ یہ نکلے ہیں کہاں
کیا کسی سمت سے پتھر نہیں آنے والے؟

منقسم سب میں برابر ہیں عطائیں اس کی
ملتجی لہجوں سے پالیتے ہیں پانے والے

خاک ہونا ہے سبھی کو یہاں جستہ جستہ
بھول کیوں جاتے ہیں یہ بات زمانے والے

خاک چھانی ہے مگر مل نہ سکا وہ چہرہ
اب وہ چہرے ہی نہیں دل کو لبھانے والے

جب تلک ہیں کرو تعظیم میاں تم ان کی
لوٹ کر پھر نہیں آئیں گے یہ جانے والے

غم ہو یا زخم ہو ہیں مجھ کو عزیز اے اصغرؔ
یہ تو ہوتے نہیں دنیا کو دکھانے والے

غزل

• قتیل شفائی

نامہ بر اپنا ہواؤں کو بنانے والے
اب نہ آئیں گے پلٹ کر کبھی جانے والے

کیا ملے گا تجھے بکھرے ہوئے خوابوں کے سوا
ریت پر چاند کی تصویر بنانے والے

مے کدے بند ہوئے، ڈھونڈ رہا ہوں تجھ کو
تو کہاں ہے مجھے آنکھوں سے پلانے والے

کاش لے جاتے کبھی مانگ کے آنکھیں میری
یہ مصور تری تصویر بنانے والے

تو اس انداز میں کچھ اور حسیں لگتا ہے
مجھ سے منہ پھیر کے غزلیں مری گانے والے

سب نے پہنا تھا بڑے شوق سے کاغذ کا لباس
جس قدر لوگ تھے بارش میں نہانے والے

چھت بنا دیتے ہیں اب ریت کی دیواروں پر
کتنے غافل ہیں نئے شہر بسانے والے

عدل کی تم نہ ہمیں آس دلاؤ کہ یہاں
قتل ہو جاتے ہیں زنجیر ہلانے والے

در و دیوار پہ حسرت سی برستی ہے قتیلؔ
جانے کس دیس گئے پیار نبھانے والے

ڈاکٹر بشیر بدر، لفظوں میں دھڑکتا ایک عہد

• (حافظ) افتخار احمد قادری،
پیلی بھیت، یوپی

معروف اردو شاعر، غزل نگار، دانشور اور پدم شری اعزاز یافتہ ڈاکٹر بشیر بدر کا انتقال اُردو زبان کے ایک پورے عہد کا اختتام ہے۔ ان کے جانے سے اُردو ادب کی وہ روشن شمع بجھ گئی جس کی روشنی میں کئی نسلوں نے محبت، درد، تنہائی، رشتوں کی نزاکت اور زندگی کی تلخیوں کو محسوس کیا۔ ان کی شاعری صرف کتابوں کے صفحات تک محدود نہیں رہی بلکہ لوگوں کی روزمرہ گفتگو، سیاسی تقریروں، مشاعروں، محبت ناموں، اداس راتوں اور تنہائیوں تک میں زندہ رہی۔ وہ ان خوش نصیب شاعروں میں شامل تھے جن کے اشعار خواص کے حلقوں سے نکل کر عوام کی زبان بن گئے۔ ان کے انتقال کی خبر سامنے آتے ہی ادبی دنیا پر سوگواری کی کیفیت طاری ہوگئی۔ سوشل میڈیا پر ان کے اشعار گونجنے لگے، ادبی انجمنوں میں ان کی یادیں تازہ ہونے لگیں اور ہر شخص اپنی پسند کا کوئی نہ کوئی شعر دہرا کر انہیں خراج عقیدت پیش کرتا دکھائی دیا۔

ڈاکٹر بشیر بدر کا اصل نام سید محمد بشیر تھا۔ آپ 15 فروری 1935ء کو اتر پردیش کے تاریخی اور مذہبی شہر ایودھیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق ایک ایسے گھرانے سے تھا جہاں ادب اور زبان سے دلچسپی پائی جاتی تھی۔ بچپن ہی سے آپ کے اندر الفاظ سے کھیلنے اور جذبات کو اشعار میں ڈھالنے کی صلاحیت نمایاں ہونے لگی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے صرف سات برس کی عمر میں شعر کہنا شروع کردیا تھا۔ یہی ابتدائی ذوق بعد میں اردو شاعری کی ایک عظیم شناخت بن گیا۔ آپ کے والد بھی ادب کے شائق تھے اور گھر کا ماحول علمی وادبی تھا جس نے بشیر بدر کی شخصیت کو سنوارنے میں اہم کردار ادا کیا۔

ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا رخ کیا۔ علی گڑھ اس زمانے میں صرف ایک تعلیمی ادارہ نہیں بلکہ اردو تہذیب، ادب اور فکری شعور کا ایک بڑا مرکز سمجھا جاتا تھا۔ آپ نے وہیں سے بی اے، ایم اے اور بعد ازاں پی ایچ ڈی کی تعلیم مکمل کی۔ طالب علمی کے دور ہی میں آپ کی شاعری ادبی حلقوں میں توجہ حاصل کرنے لگی تھی۔ علی گڑھ کے ادبی ماحول نے ان کے شعری شعور کو جلا بخشی اور ان کے اندر موجود شاعر کو ایک واضح سمت عطا کی۔ وہ مشاعروں میں پڑھے جانے لگے اور ان کی غزلوں کو سنجیدگی سے لیا جانے لگا۔ ان کے لہجے میں روایت بھی تھی اور جدت بھی، سادگی بھی تھی اور گہرائی بھی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ تدریس کے شعبے سے وابستہ ہوگئے۔ آپ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تدریسی خدمات انجام دیں جبکہ بعد میں میرٹھ کالج میں شعبہ اردو کے صدر اور لیکچرر کے طور پر تقریباً سترہ برس تک خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ صرف شاعر ہی نہیں بلکہ ایک سنجیدہ استاد اور محقق بھی تھے۔ آپ کی شخصیت میں علم، تہذیب، شائستگی اور فکری وقار نمایاں تھا۔ آپ کے شاگرد آج بھی آپ احترام سے یاد کرتے ہیں۔ آپ کا انداز تدریس اتنا متاثر کن تھا کہ طلبہ صرف زبان ہی نہیں بلکہ ادب کی روح کو بھی سمجھنے لگتے تھے۔

بشیر بدر کی شاعری کی سب سے بڑی خوبی اس کی سادگی تھی۔ انہوں نے مشکل الفاظ، ثقیل تراکیب اور پیچیدہ استعاروں کے بجائے عام فہم زبان کو اختیار کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار براہِ راست دل میں اتر جاتے تھے۔ وہ ایسے شاعر تھے جو قاری کو لفظوں کے بھاری پن سے متاثر نہیں کرتے تھے بلکہ احساسات کی شدت سے اپنے ساتھ باندھ لیتے تھے۔ ان کے یہاں محبت محض رومان نہیں بلکہ انسانی وجود کی ایک گہری کیفیت بن کر سامنے آتی ہے۔ جدائی صرف فراق نہیں بلکہ اندر ٹوٹ جانے کا احساس بن جاتی ہے۔ تنہائی صرف ایک لمحہ نہیں بلکہ زندگی کا مستقل سایہ محسوس ہوتی ہے۔ ان کی غزلوں میں انسانی رشتوں کی نزاکت، بدلتے سماجی رویے، بے وفائیاں، فاصلے، محبت، یاد، اداسی اور وقت کی بے ثباتی کو نہایت خوبصورتی سے بیان کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کئی اشعار زبان زدِ عام ہوگئے۔ ان کا یہ شعر آج بھی ہر دور کی سچائی معلوم ہوتا ہے:

کوئی ہاتھ بھی نہ ملائے گا جو گلے ملو گے تپاک سے
یہ نئے مزاج کا شہر ہے ذرا فاصلے سے ملا کرو

یہ شعر رومانوی احساس نہیں بلکہ بدلتے معاشرے کی مکمل تصویر ہے۔ آج کے دور میں رشتوں کی مصنوعیت انسانوں کے درمیان بڑھتی دوری اور جذبات کے سرد پڑتے موسم کو بشیر بدر نے صرف دو مصرعوں میں سمو دیا۔

اسی طرح ان کا یہ شعر بھی زندگی کی حقیقت بیان کرتا ہے:

شہرت کی بلندی بھی اک پل کا تماشا ہے
جس شاخ پہ بیٹھے ہو وہ ٹوٹ بھی سکتی ہے

یہ شعر انسان کو غرور، تکبر اور دنیاوی کامیابیوں کی حقیقت یاد دلاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ شعر صرف ادبی محفلوں میں نہیں بلکہ سیاسی تقاریر اور سماجی گفتگو میں بھی بار بار سنائی دیتا ہے۔ بشیر بدر کی شاعری کی اصل طاقت یہی تھی کہ وہ ہر طبقے کے انسان کو اپنے اندر کی آواز محسوس ہوتی تھی۔

بشیر بدر کی زندگی کا سب سے بڑا سانحہ 1987ء کے میرٹھ فسادات تھے۔ ان فسادات میں ان کا گھر جلا دیا گیا۔ اس آتش زدگی میں صرف اینٹیں اور سامان ہی نہیں جلے بلکہ برسوں کا ادبی سرمایہ، قیمتی کتابیں، یادیں اور تخلیقی اثاثے بھی خاکستر ہوگئے۔ یہ حادثہ ان کی زندگی پر گہرا اثر چھوڑ گیا۔ اس سانحے کے بعد وہ میرٹھ چھوڑ کر بھوپال منتقل ہوگئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس واقعے کے بعد ان کی شاعری میں درد اور گہرائی مزید بڑھ گئی۔ ان کے اشعار میں بچھڑنے، ٹوٹنے، اجڑنے اور تنہائی کے احساسات زیادہ شدت کے ساتھ ابھرنے لگے۔ ان کا مشہور شعر:

لوگ ٹوٹ جاتے ہیں ایک گھر بنانے میں
تم ترس نہیں کھاتے بستیاں جلانے میں

یہ صرف ایک شعر نہیں بلکہ فسادات، نفرت، تشدد اور انسانیت کے زخموں کی پوری داستان ہے۔ اس شعر نے نہ صرف اردو ادب بلکہ سماجی شعور پر بھی گہرا اثر ڈالا۔ بشیر بدر نے اپنی ذات کے دکھ کو پوری انسانیت کے دکھ میں تبدیل کر دیا تھا۔ انہوں نے اردو غزل کو ایک نیا لہجہ عطا کیا۔ روایتی غزل میں محبوب، ساقی اور میخانے کی دنیا کے ساتھ ساتھ انہوں نے جدید زندگی کے مسائل، بدلتے رشتے، شہری تنہائی اور انسان کی داخلی شکست کو بھی شامل کیا۔ ان کی شاعری میں روایت کا حسن بھی تھا اور جدید احساسات کی تازگی بھی۔ یہی وجہ ہے کہ نئی نسل بھی ان کی شاعری سے جڑتی چلی گئی۔ بشیر بدر صرف اردو تک محدود نہیں تھے۔ انہیں اردو، فارسی، ہندی اور انگریزی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ ان کی کئی غزلیں دیوناگری رسم الخط میں بھی شائع ہوئیں جس کے ذریعے ہندی قارئین تک بھی ان کا کلام پہنچا۔ ان کے شعری مجموعوں کے انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں تراجم بھی ہوئے۔ انہوں نے عالمی سطح پر اردو زبان کو متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ امریکہ، دبئی، قطر، پاکستان اور دیگر کئی ممالک میں ہونے والے عالمی مشاعروں میں شرکت کرکے انہوں نے اردو شاعری کا وقار بلند کیا۔ ان کے شعری مجموعوں میں آمد، آہٹ، امیج، اکائی، آس اور کلیات بشیر بدر کو خصوصی شہرت حاصل ہوئی۔ ان کا مجموعہ آس جدید اردو شاعری کا اہم سرمایہ سمجھا جاتا ہے۔ ان کے یہاں صرف جذبات ہی نہیں بلکہ فکری گہرائی بھی موجود تھی۔ شاعری کے ساتھ ساتھ انہوں نے اردو تنقید میں بھی اہم خدمات انجام دیں۔ ان کی کتابیں آزادی کے بعد اردو غزل کا تنقیدی مطالعہ اور بیسویں صدی میں غزل اردو تنقید میں معتبر مقام رکھتی ہیں۔ اردو ادب میں ان کی خدمات کے اعتراف میں انہیں کئی اعزازات سے نوازا گیا۔ ہندوستان کے باوقار شہری اعزاز پدم شری سے انہیں سرفراز کیا گیا۔ اس کے علاوہ اتر پردیش اردو اکیڈمی نے انہیں چار مرتبہ ایوارڈ دیا جبکہ بہار اردو اکیڈمی نے بھی ان کی خدمات کا اعتراف کیا۔ انہیں "میر اکیڈمی ایوارڈ" اور نیویارک میں پوئٹ آف دی ایئر 1980 جیسے بین الاقوامی اعزازات بھی حاصل ہوئے۔ یہ تمام اعزازات دراصل اس بات کا اعتراف تھے کہ بشیر بدر صرف ایک شاعر نہیں بلکہ اردو ادب کا ایک روشن باب تھے۔ ان کی شاعری کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے اشعار صرف مشاعروں تک محدود نہیں رہے بلکہ فلموں، سیاسی جلسوں، اخباری مضامین، تقریروں اور عام گفتگو کا حصہ بن گئے۔ نوجوان محبت کے اظہار میں ان کے اشعار استعمال کرتے تھے جبکہ اداس دل تنہائی کے لمحوں میں انہی کے لفظوں میں اپنا درد تلاش کرتے تھے۔ ان کے یہاں درد کی ایسی شائستگی تھی جو قاری کو رُلانے کے ساتھ ساتھ سوچنے پر بھی مجبور کرتی تھی۔

ڈاکٹر بشیر بدر گزشتہ کئی برسوں سے بھوپال میں گوشہ نشینی کی زندگی گزار رہے تھے۔ وہ یادداشت سے متعلق بیماری میں مبتلا تھے، جس کے باعث ان کی گفتگو اور حافظہ متاثر ہوگیا تھا۔ لیکن شاعری سے ان کا تعلق آخری وقت تک قائم رہا۔ ان کے قریبی افراد کے مطابق جب کوئی ان کے سامنے ان کی غزلیں پڑھتا تھا تو ان کے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی تھی۔ وہ اشعار سن کر داد دیے بغیر نہیں رہتے تھے۔ یہ منظر اس بات کا ثبوت تھا کہ شاعری ان کے لیے صرف فن نہیں بلکہ زندگی تھی۔ ان کے انتقال کے بعد اردو ادب میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ آسانی سے پُر ہونے والا نہیں۔ وہ ان شاعروں میں شامل تھے جنہوں نے اردو غزل کو عوامی سطح پر نئی زندگی دی۔ ان کی شاعری میں وہ سچائی، سادگی اور تاثیر تھی جو بہت کم شاعروں کو نصیب ہوتی ہے۔ آج جب اردو ادب کے بڑے ناموں کا ذکر ہوگا تو بشیر بدر کا نام احترام، محبت اور عقیدت کے ساتھ لیا جائے گا۔ ان کے اشعار آنے والے زمانوں میں بھی زندہ رہیں گے۔ نئی نسلیں بھی ان کی غزلوں میں اپنی محبتیں، اداسیاں، خواب اور شکستیں تلاش کرتی رہیں گی۔ وہ جسمانی طور پر اس دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں لیکن ان کے لفظ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ ان کی شاعری اردو ادب کے افق پر ہمیشہ جگمگاتی رہے گی۔ بشیر بدر نے ثابت کیا کہ شاعری صرف مشکل الفاظ کا کھیل نہیں بلکہ دلوں کی زبان ہے۔ وہ ایسے شاعر تھے جنہوں نے لاکھوں لوگوں کے احساسات کو لفظوں میں ڈھالا۔ ان کے اشعار میں محبت بھی ہے، درد بھی، فلسفہ بھی اور زندگی کی سچائی بھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ صرف ایک شاعر نہیں بلکہ ایک عہد کی آواز بن گئے۔ آج جب ان کی رحلت پر پورا ادبی منظرنامہ سوگوار ہے تو یہ احساس اور بھی گہرا ہوجاتا ہے کہ اردو ادب نے واقعی اپنا ایک بڑا سرمایہ کھو دیا ہے۔ مگر بڑے فنکار کبھی مکمل طور پر نہیں مرتے۔ وہ اپنی تخلیقات میں زندہ رہتے ہیں۔ بشیر بدر بھی اپنے اشعار، غزلوں اور لفظوں کی خوشبو میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

اڑنے دو پرندوں کو ابھی شوخ ہوا میں
پھر لوٹ کے بچپن کے زمانے نہیں آتے

یہ شعر بھی شاید آج خود بشیر بدر کی زندگی کی سب سے خوبصورت تعبیر معلوم ہوتا ہے۔ وقت گزر جاتا ہے، لوگ رخصت ہوجاتے ہیں مگر کچھ آوازیں تاریخ کے حافظے میں ہمیشہ باقی رہتی ہیں۔ بشیر بدر بھی انہی آوازوں میں شامل ہوگئے ہیں جنہیں اردو ادب کبھی فراموش نہیں کرسکے گا۔

☆☆☆

متفرقات

• فرزدق ہند حضرت قیسؒ رنگی پوری

(۳۸)
ہتھیلی، ریشمی، نازک، ملائی، نرم لطیف
حَسین، مَرمَریں، صندل، سفید، دودھ دھلی

(۳۹)
کمر، خیال، مسکتی کلی، لچکتا شباب
کمان، ٹوٹتی انگڑائی، حشر، جان کنی

(۴۰)
پری کے پاؤں، گلابی، گداز، رقص پرست
تڑپتی مچھلیاں محراب لب، تھرکتی کلی

(۴۱)
جناب دیکھا سراپا گلاب مَرمَر کا؟
ابھی یہ شعر تھے، شعروں میں چاند اترا کبھی؟

(۴۲)
مگر حضور غزل اپنے تک ہی رکھیے گا
وہ روٹھ جائے گا مجھ سے جو اس کی دھوم مچی

(۴۳)
جھکا کے نظریں کوئی بولا التماسِ دعا
اٹھا کے ہاتھ وہ خیراتِ حُسن دینے لگی

۔۔۔جاری۔۔۔

براہِ مہربانی
ادبی تصنیفات،
مضامین، افسانے، شاعری و
خط و کتابت وغیرہ درج ذیل
ای میل پر ارسال کریں:
urdusahafat@gmail.com
tazeen.rizvi66@gmail.com
• امیر مہدی، برمنگھم - یوکے (میگزین انچارج)

چیف الیکشن کمشنر نے جامع ووٹر فہرست کی اہمیت پر زور دیا

دھرم شالہ:(یو این آئی) چیف الیکشن کمشنر (سی ای او) گیان کمار (جو 5سے 8 جون تک ہماچل پردیش کے کانگڑا اور چنبا اضلاع کے چار روزہ دورے پر ہیں) نے دھرم شالہ میں انتخابی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور انتخابی افسران، بوتھ سطحی افسران (بی ایل او)، بی ایل او سپروائزروں اور دیگر عملے کے ساتھ تبادلۂ خیال کیا۔ دھرم کوٹ کے ایک ہوٹل میں منعقدہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سی ای او نے بی ایل او اور بی ایل او سپروائزروں کو انتخابی نظام کی ریڑھ کی ہڈی قرار دیا اور درست، قابلِ اعتماد اور جامع ووٹر فہرست تیار کرنے میں ان کے اہم کردار پر زور دیا۔ خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے مسٹر کمار نے افسران کو ہدایت دی کہ مہم کے دوران ہر اہل شہری تک رسائی یقینی بنائی جائے اور ایسے افراد کی پہچان کرنے اور انہیں انتخابی فہرست میں شامل کرنے کے لئے خصوصی کوششیں کی جائیں جن کے نام ابھی تک ووٹر فہرست میں شامل نہیں ہیں۔

انہوں نے زور دے کر کہا کہ کوئی بھی اہل ووٹر فہرست سے باہر نہ رہے اور کسی غیر اہل شخص کا نام ووٹر فہرست میں شامل نہ کیا جائے ۔گفتگو کے دوران نئے ووٹروں کی شناخت، نقل مکانی کرنے والے ووٹروں کی تصدیق اور ووٹر فہرست کی تازہ کاری سے متعلق زمینی سطح کے چیلنجوں پر بھی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ چیف الیکشن کمشنر نے الیکشن کمیشن کی جانب سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی اور افسران کو انتخابی عملے کی مناسب تربیت اور رلاجسٹک سپورٹ فراہم کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے انتخابی امور میں شفافیت، کارکردگی اور بروقت عمل درآمد کو بہتر بنانے کے لیے انفارمیشن ٹیکنالوجی پر مبنی نظاموں کے مؤثر استعمال کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ ریاست میں انتخابی نظام کے ہموار کام کاج پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کمار نے تمام افسران اور ملازمین سے اپیل کی کہ وہ غیر جانبدار، شفاف اور جامع انتخابی عمل کو یقینی بنانے کے لیے مکمل لگن اور عزم کے ساتھ کام کریں۔ اجلاس میں چیف الیکٹورل آفیسر نندیتا گپتا، ایڈیشنل چیف الیکٹورل آفیسرز نیرج چاڈلا اور مراری لال، ڈپٹی چیف الیکٹورل آفیسر دور جے ٹھاکر کے علاوہ ضلعی اور سب ڈویژنل انتخابی افسران بھی موجود تھے۔ بعد ازاں چیف الیکشن کمشنر نے میکلوڈ گنج علاقے میں نمگیال مٹھ، سینٹ جان چرچ اور نوربولنگکا مٹھ کا دورہ کیا۔

خان سر کے سکیورٹی اہلکاروں کی ضمانت کی عرضی داخل

پٹنہ:(یو این آئی) قتل کی کوشش اور ہتھیاروں کے غیر قانونی استعمال کے معاملے میں جیل میں بند خان سر کے دو سکیورٹی اہلکاروں کی باقاعدہ ضمانت کی عرضی ہفتہ کو یہاں کی ایک عدالت میں داخل کی گئی جس کی سماعت پیر کو ہوگی۔ پٹنہ سول کورٹ کے فرسٹ کلاس جوڈیشل مجسٹریٹ انوراگ ورما کی عدالت میں سکیورٹی گارڈ پردیپ کمار اور تالیبر سنگھ کی جانب سے ان کے وکیل اروند کمار ملوار نے آج باقاعدہ ضمانت کی عرضی داخل کی، جس پر سماعت پیر کو ہوگی۔ خان سر عرف فیصل خان کے وکیل اروند کمار ملوار نے بتایا کہ خان سر کی جانب سے عبوری ضمانت کی عرضی پیر تک پٹنہ کے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں داخل کی جا سکتی ہے ۔الزام کے مطابق خان سر کے کوچنگ انسٹی ٹیوٹ کے نزدیک ہوئی فائرنگ کے وائرل ویڈیو کی بنیاد پر قدم کواں تھانہ کی پولیس نے خان سر اور ان کے دو سکیورٹی اہلکاروں کے خلاف انڈین پینل کوڈ اور آرمس ایکٹ کی مختلف دفعات میں ایک مقدمہ درج کیا ہے ، جس کا نمبر قدم کواں تھانہ کیس 418/2026 ہے۔ ایف آئی آر کے الزامات کے مطابق خان سر کے کوچنگ انسٹی ٹیوٹ کے نزدیک ہنگامہ کر رہے لوگوں پر خان سر اور ان کے ساتھیوں کے کہنے پر ان کے سکیورٹی اہلکاروں نے گولی چلائی تھی۔

سی بی ایس ای میں بے ضابطگیاں دھرمیندر پردھان کی نااہلی کا ثبوت: کانگریس

نئی دہلی:(یو این آئی) کانگریس نے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ سی بی ایس ای کے امتحان، آن اسکرین مارکنگ (او ایس ایم) نظام اور دوبارہ تشخیص (ری ویلیوایشن) کے عمل میں ہوئی بے ضابطگیوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ مسٹر پردھان اہل نہیں ہیں اور ان کی نااہلی اب سب کے سامنے بے نقاب ہو گئی ہے ۔کانگریس کے شعبہ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے ہفتہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ وزارت تعلیم سے جڑے معاملات کی پرتیں لگاتار کھل رہی ہیں۔ سی بی ایس ای کے ری ویلیوایشن پورٹل کے لیے منتخب کمپنی سی او ای ایم پی ٹی نے سائبر سکیورٹی سے متعلق جن سرٹیفکیٹس کو ٹینڈر کے عمل میں پیش کیا تھا، ان میں سنگین خامیاں تھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک سرٹیفکیٹ کسی دوسرے کسٹمر سے متعلق تھا اور اس کی میعاد ختم ہو چکی تھی، جبکہ دوسرا

صرف عارضی ایپلی کیشن کے آڈٹ پر مبنی تھا۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ ان حقائق کے باوجود سی بی ایس ای نے کمپنی کو اونچی شرحوں پر ٹھیکہ فراہم کیا۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ فروری 2025 میں کچھ اتھیکل ہیکرز نے پورٹل کی سائبر سکیورٹی میں سنگین خامیوں کی طرف توجہ دلائی تھی، لیکن سی بی ایس ای نے طویل عرصے تک ان حقائق کو تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بعد میں سی بی ایس ای کو ری ویلیوایشن کے عمل کے لیے سی او ای ایم پی ٹی کے پلیٹ فارم کا استعمال بند کر کے اپنا الگ پورٹل تیار کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ اگر وزارت تعلیم نے امتحان کے انعقاد، او ایس ایم نظام اور ری ویلیوایشن کے عمل میں زیادہ جوابدہی دکھائی ہوتی تو لاکھوں طلبہ اور ان کے خاندانوں کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ مسٹر رمیش نے الزام لگایا کہ یہ پورا واقعہ وزارت تعلیم کے کام کاج پر سنگین سوال کھڑے کرتا ہے اور اس سے مسٹر پردھان کا طریقہ کار اور نااہلی بے نقاب ہوئی ہے۔

دربھنگہ: ضلع پریشد کے صدر کے انتخاب سے پہلے دربھنگہ میں سیاسی ماحول گرم ہوگیا ہے۔ ضلع پریشد کے رکن حبیب اللہ ہاشمی پر حملے اور بہاری کونسلر ڈاکٹر سبحان کے جبری اغوا کے الزامات نے تنازعہ کو جنم دیا ہے۔

بی جے پی چھوٹی ذہنیت کی سیاست کر رہی ہے: کیلاش یادو

رانچی:(یو این آئی) جھارکھنڈ ریاستی راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے ترجمان مسٹر کیلاش یادو نے کہا کہ بی جے پی گھٹیا ذہنیت کے ساتھ اوچھی سیاست کر رہی ہے۔ مسٹر یادو نے بہار کے سابق وزیر اعلیٰ لالو پرساد یادو اور سابق وزیر اعلیٰ و لیڈر اپوزیشن قانون ساز کونسل رابڑی دیوی کی سکیورٹی کم کرنے پر سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی اور مودی حکومت نیز بی جے پی زیر اقتدار ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کی جانب سے اپوزیشن لیڈروں کو غیر جمہوری طریقے سے تنگ کیا جا رہا ہے۔ بہار میں بی جے پی لیڈر وزیر اعلیٰ مسٹر سمراٹ چودھری کے ذریعہ آر جے ڈی لیڈر سابق وزیر اعلیٰ لالو پرساد یادو اور سابق وزیر اعلیٰ و قانون ساز کونسل میں لیڈر اپوزیشن رابڑی دیوی کی زیڈ پلس سکیورٹی کا نظام کم کر کے محدود کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ دنوں پٹنہ 10 سرکلر روڈ رابڑی دیوی کی سرکاری رہائش گاہ کو خالی کرنے کا مسلسل نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی کے سینئر لیڈر انتقام کی جذبے سے متاثر ہو کر گندی اور غیر معیاری سیاست کر رہے ہیں۔ بہار کے دو سابق وزرائے اعلیٰ لالو پرساد یادو اور پہلی خاتون وزیر اعلیٰ رہ چکی قانون ساز کونسل میں لیڈر اپوزیشن کے ساتھ سکیورٹی کے نظام میں کٹوتی اور رہائش گاہ خالی کرنے کی کارروائی انتہائی گھٹیا اور تشویشناک موضوع ہے۔ یقینی طور پر بی جے پی سماجی منافرت پھیلانے اور اشتعال دلانے کی گھٹیا کوشش کر رہی ہے ۔اگر ایسی صورتحال پیدا ہوتی ہے تو پوری عوام سماجی انصاف کے بانی آر جے ڈی سپریمو لالو پرساد یادو، رابڑی دیوی اور یوتھ آئیکن تیجسوی یادو کے حق میں سڑکوں پر اترے گی۔ واضح رہے کہ آر جے ڈی کے کارگزار صدر اور اسمبلی میں لیڈر اپوزیشن تیجسوی یادو نے فیصلہ کیا کہ اب آر جے ڈی بغیر سکیورٹی کے رہے گی اور حکومت کے آمرانہ حکمرانی اور ہٹلر شاہی برتاؤ کے خلاف اب عوام کے دربار میں فیصلہ لیا جائے گا۔

اشونی ویشنو کا کولکاتہ میٹرو میں سفر مسافروں اور ملازمین سے گفتگو

کولکاتہ:(یو این آئی) مغربی بنگال کے دورے پر آئے مرکزی وزیرِ ریلوے اشونی ویشنو نے ہفتہ کے روز جے ہند اسٹیشن سے نوآپارا اسٹیشن تک کولکاتہ میٹرو میں سفر کیا اور مسافروں سے بات چیت کر کے ریلوے خدمات کے بارے میں ان کی رائے اور تجربات جاننے کی کوشش کی۔ سفر کے دوران انہوں نے مسافروں سے میٹرو کی سہولیات، سفر کے تجربات اور ریلوے خدمات کے مختلف پہلوؤں پر تبادلۂ خیال کیا۔ اس کے علاوہ وہ میٹرو اسٹیشن کے صفائی ملازمین سے بھی ملے اور صفائی برقرار رکھنے میں ان کی خدمات کو سراہا۔ ملازمین نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وزیرِ ریلوے نے خود ان سے ملاقات کر کے ان کی باتیں اور تجاویز سنیں۔ اشونی ویشنو نے وزیرِ اعظم نریندر مودی کے ایندھن کی بچت اور عوامی نقل و حمل کے زیادہ استعمال کے پیغام کو فروغ دیتے ہوئے نوآپارا سے بیلگھوریا ایکسپریس وے تک آٹو رکشا کے ذریعے سفر کیا۔ اس دوران انہوں نے عوام سے رابطہ قائم کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی کے نعرے "خوف باہر، بھروسہ اندر" کو بھی اجاگر کیا۔

رام لنگا ریڈی سے ملاقات کے بعد شیو کمار نے اختلافات کی افواہوں کو مسترد کر دیا

بنگلورو:(یو این آئی) کرناٹک کے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیو کمار نے ہفتہ کے روز ریاستی کابینہ میں اختلافات اور اندرونی کشیدگی کی قیاس آرائیوں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ سینئر کانگریس رہنما اور وزیر آر رام لنگا ریڈی کے ساتھ طویل ملاقات کے بعد تمام معاملات خوش اسلوبی سے حل کر لیے گئے ہیں۔ برسر اقتدار کانگریس کے بعض حلقوں میں مبینہ ناراضگی کی خبروں کے باعث سیاسی سرگرمیوں میں اضافہ ہو گیا تھا اور اس اعلیٰ سطحی ملاقات کو خاص اہمیت دی جا رہی تھی، جس کے بعد حکومت میں ممکنہ بحران اور اندرونی اختلافات کی چہ مگوئیاں زور پکڑ گئی تھیں۔ تاہم شیو کمار نے کسی بھی قسم کے بحران کے امکان کو سختی سے رد کرتے ہوئے کہا کہ تمام مسائل پر تفصیلی بات چیت ہوئی اور انہیں باہمی اتفاق اور افہام و تفہیم کے ساتھ حل کر لیا گیا ہے۔

ملاقات کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تمام معاملات طے پا چکے ہیں اور حکومت مکمل طور پر متحد ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ حکومت کی پوری توجہ انتظامی امور اور ریاست کی ترقی پر مرکوز ہے ۔پارٹی ذرائع کے مطابق کئی گھنٹوں تک جاری رہنے والی اس ملاقات میں پارٹی رہنماؤں کی جانب سے اٹھائے گئے مختلف معاملات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور حکومت کے اندر بہتر ہم آہنگی کو فروغ دینے کے طریقوں پر بھی غور کیا گیا۔ کانگریس کے سینئر ترین رہنماؤں میں شمار ہونے والے آر رام لنگا ریڈی پوری گفتگو کے دوران موجود رہے۔

جموں و کشمیر میں منشیات کی تجارت کی ہر کڑی توڑ رہے ہیں: منوج سنہا

جموں:(یو این آئی) جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا ہے کہ انتظامیہ منشیات کی تجارت کے پورے نیٹ ورک کو ہر سطح پر ختم کر رہی ہے اور خبردار کیا ہے کہ مرکز کے زیر انتظام علاقے میں سرگرم نارکو دہشت گردوں اور منشیات اسمگلروں کے لیے کسی قسم کی رعایت نہیں ہوگی۔ کشتواڑ میں ایک عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے منوج سنہا نے کہا کہ "ہم منشیات کی تجارت کی زنجیر کی ہر کڑی کو توڑ رہے ہیں۔ چاہے وہ سرحد پار اسمگلر ہوں، مقامی منشیات فروش ہوں یا دہشت گردی کی مالی معاونت کرنے والے عناصر، کسی کے لیے بھی محفوظ پناہ گاہ موجود نہیں۔ ہماری ایجنسیاں ہر نارکو دہشت گرد کا تعاقب کر رہی ہیں اور ان کے نیٹ ورکس کو مستقل طور پر ختم کر رہی ہیں۔ "انہوں نے کہا کہ گزشتہ دو ماہ کے دوران جموں و کشمیر بھر میں معاشرے کے مختلف طبقات کے لوگوں نے منشیات کے خلاف بیداری مہم میں حصہ لیا، جس سے منشیات کے استعمال اور نارکو دہشت گردی کے خلاف عوامی سطح پر مزاحمت کو فروغ ملا ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ "ہمارا مقصد منشیات کے استعمال کے خلاف نچلی سطح پر مزاحمت پیدا کرنا اور نارکو دہشت گردی کا خاتمہ کرنا ہے۔" انہوں نے بتایا کہ اب تک یہ مہم جموں و کشمیر

کے 19 اضلاع تک پہنچ چکی ہے، جس سے دیہات اور قصبوں کو منشیات سے پاک بنانے کے اجتماعی عزم کو تقویت ملی ہے۔

انتظامیہ کی کارروائیوں کا ذکر کرتے ہوئے سنہا نے کہا کہ گزشتہ 56 دنوں سے ان کا ایک ہی مشن ہے کہ خطے سے ہر منشیات اسمگلر اور نارکو دہشت گرد کا خاتمہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ "نارکو دہشت گرد اور منشیات اسمگلر، چاہے وہ پلوامہ میں ہوں یا رام بن، کولگام میں ہوں یا کشتواڑ، انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ ہماری نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ کرنے والوں کے لیے کوئی رحم نہیں ہوگا۔" انہوں نے مزید کہا کہ نریندر مودی کی قیادت میں نارکو دہشت گردوں کے لیے کسی قسم کی نرمی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ منوج سنہا نے کہا کہ جو منشیات کے عادی افراد بحالی اور علاج کی راہ اختیار کرنا چاہتے ہیں، انہیں ہر ممکن مدد فراہم کی جائے گی، لیکن منشیات کی تجارت سے منافع کمانے والوں کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ "ہم اس بات کو یقینی بنا رہے ہیں کہ جو منشیات کے عادی افراد بحالی چاہتے ہیں، انہیں مکمل تعاون، ہمدردی اور عزت کے ساتھ دوبارہ معاشرے کا فعال حصہ بنایا جائے۔ لیکن نارکو دہشت گردوں پر ہمدردی ضائع نہیں کی جا سکتی، جو دوسروں کی تباہی سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ہمارے دیہات و قصبوں کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔

جموں و کشمیر میں محبوبہ مفتی کے ایمس اونتی پورہ دورے پر سیاسی تنازع

سرینگر:(یو این آئی) جموں و کشمیر میں پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی کے ایمس اونتی پورہ منصوبے کے دورے کے بعد سیاسی تنازع کھڑا ہو گیا ہے، جس پر حکمران نیشنل کانفرنس اور پیپلز کانفرنس نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ تنازع اس وقت شروع ہوا جب محبوبہ مفتی نے جمعہ کو ایمس اونتی پورہ کے منصوبہ جاتی مقام کا دورہ کیا اور اسے مرحوم سابق وزیر اعلیٰ مفتی محمد سعید کا 2015 میں دیکھا گیا ایک خواب قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ادارہ جموں و کشمیر کے نمایاں طبی اور تحقیقی مراکز میں شمار ہو سکتا ہے اور مرکزی وزیر صحت جگت پرکاش نڈا سے اس کی جلد تکمیل کی اپیل کی۔ ایک دن بعد محبوبہ مفتی نے کہا کہ انہوں نے نڈا سے بات کی ہے اور ان سے درخواست کی ہے کہ ادارے کی تعمیر کا کام مزید تاخیر کے بغیر مکمل کیا جائے۔ ان کے مطابق مرکزی وزیر نے یقین دہانی کرائی کہ منصوبہ مقررہ وقت پر مکمل کر لیا جائے گا۔ انہوں نے ایکس پر لکھا کہ "جموں و کشمیر میں صحت کا نظام جس طرح زبوں حالی کا شکار ہے، اس صورتحال میں ضروری ہے کہ ایمس اونتی پورہ جلد از جلد فعال

ہو۔ اس سے عوام کو بڑی راحت اور معیاری طبی سہولیات میسر آئیں گی۔ "تاہم، اس دورے اور اس کے بعد دیے گئے سیاسی بیانات پر عمر عبداللہ کی قیادت والی حکومت کے سینئر نیشنل کانفرنس رہنماؤں اور وزراء نے سخت تنقید کی۔ جموں و کشمیر کی وزیر صحت سکینہ ایتو نے پی ڈی پی قیادت پر "سیاسی بھولنے کی بیماری" میں مبتلا ہونے کا الزام لگایا اور سوال اٹھایا کہ سابق حکمران کس اختیار کے تحت ایمس منصوبے کا جائزہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ "آج منتخب حکومت کی قیادت معزز وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کر رہے ہیں۔ ایسے میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سابق حکمران کس حیثیت میں ایمس اونتی پورہ منصوبے کا جائزہ لے رہے ہیں۔ "سکینہ ایتو نے الزام لگایا کہ پی ڈی پی کے دور حکومت میں اس منصوبے میں تاخیر ہوئی تھی، جبکہ موجودہ حکومت مسلسل نگرانی اور سنجیدہ کوششوں کے ذریعے اس کی بروقت تکمیل کو یقینی بنا رہی ہے ۔نیشنل کانفرنس کی رہنما افرا جان نے بھی سوال اٹھایا کہ محبوبہ مفتی نے کس اختیار کے تحت ایمس اونتی پورہ کا جائزہ لیا، کیونکہ یہ ایک مرکزی حکومت کا منصوبہ ہے اور مرکز کی منظوری کے بغیر ایسی بریفنگ ممکن نہیں تھی۔

مون سون کی شدت میں اضافہ، کیرالہ میں شدید بارش کا امکان

ترواننت پورم:(یو این آئی) جنوب مغربی مون سون کے مزید طاقتور ہونے کے باعث کیرالہ میں آئندہ دو دنوں کے دوران بارش کی شدت بڑھنے کا امکان ہے۔ محکمۂ موسمیات کے بلیٹن کے مطابق، اگلے سات دنوں کے دوران کیرالہ میں 7 سے 20 سینٹی میٹر تک شدید سے انتہائی شدید بارش متوقع ہے ۔ ریاست کے بعض علاقوں میں پہلے ہی 12 سے 20 سینٹی میٹر تک انتہائی شدید بارش ریکارڈ کی جا چکی ہے، جو مون سون کی بڑھتی ہوئی شدت کی عکاسی کرتی ہے۔ ماہرینِ موسمیات کا کہنا ہے کہ آئندہ دو سے تین دنوں میں جنوب مغربی مون سون کے کرناٹک، مہاراشٹر، آندھرا پردیش، گوا اور خلیج بنگال کے بعض حصوں سمیت ملک کے دیگر علاقوں تک مزید پیش قدمی کے لیے حالات سازگار ہیں۔ مون سون کے زور پکڑنے کے باعث کیرالہ میں مسلسل بارش جاری رہنے کے امکانات ہیں۔ متعلقہ حکام صورت حال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں اور ضرورت پڑنے پر انتباہات اور ہدایات جاری کر سکتے ہیں۔

ہلدوانی: رام پور روڈ پر امیزون اسٹور میں لگی آگ، اندر سوئے ہوئے دو ملازمین جل کر ہلاک۔

اویسی نے مغربی بنگال میں فلاحی اسکیموں کو ووٹر فہرست سے جوڑنے پر سوال اٹھائے

حیدرآباد:(یو این آئی) آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اسد الدین اویسی نے ہفتہ کے روز مغربی بنگال حکومت پر تنقید کرتے ہوئے ان خبروں پر سوالات اٹھائے جن میں کہا گیا ہے کہ ووٹر فہرست کی خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) مہم کے بعد عوامی تقسیم نظام (پی ڈی ایس) کے تحت راشن اور دیگر فلاحی فوائد کو ووٹر فہرست سے جوڑا جا رہا ہے۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں اویسی نے الزام لگایا کہ ووٹر فہرست میں جن افراد کو غیر حاضر یا منتقل شدہ قرار دیا گیا ہے، نیز وہ لوگ جنہیں گزشتہ انتخابات کے دوران ووٹر سلپ نہیں ملی تھی، انہیں حقیقی اور اہل شہری ہونے کے باوجود فلاحی اسکیموں کے فوائد سے محروم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے فلاحی فوائد کے حصول کے لیے ووٹر فہرست کو بنیاد بنانے کی منطق پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ جب تصدیق کے لیے آدھار پر مبنی نظام پہلے سے

موجود ہے تو پھر اس اضافی شرط کی کیا ضرورت ہے۔ اویسی نے کہا، "سرکاری فلاحی منصوبے ووٹروں کے لیے کوئی انعام نہیں بلکہ تمام مستحق شہریوں کا حق ہیں۔ "ان کے مطابق فلاحی فوائد کو ووٹر فہرست سے جوڑنے کا اقدام سماجی بہبود کے پروگراموں کے بنیادی مقصد کو کمزور کرتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس پالیسی کا سب سے زیادہ اثر خواتین، درج فہرست ذاتوں اور اقلیتی طبقات سمیت معاشرے کے محروم طبقوں پر پڑے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ تصدیق کے نام پر مستفیدین کی تعداد کم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ اویسی نے مزید کہا کہ فلاحی اسکیمیں عوام کے ٹیکس کے پیسے سے چلتی ہیں اور انہیں کسی صوابدیدی رعایت کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا۔ انہوں نے زور دیا کہ ان اسکیموں تک رسائی تمام اہل شہریوں کا بنیادی حق ہے۔ انہوں نے فلاحی فوائد کی تقسیم کو سیاسی رنگ دینے پر بھی تنقید کی اور کہا کہ ایسے انتظامی فیصلے معاشرے کے غریب ترین طبقات کی زندگی کو مزید دشوار بنا رہے ہیں۔

بی جے پی حکومت کی اسکیمیں کاغذات تک محدود: کماری سیلجا

چنڈی گڑھ:(یو این آئی) ہریانہ میں سرسا لوک سبھا سیٹ سے ایم پی کماری سیلجا نے الزام لگایا ہے کہ ریاست کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کی عوامی فلاح و بہبود کی اسکیمیں زمین پر مؤثر طریقے سے نافذ نہیں ہو پا رہی ہیں، جس کی وجہ سے غریب اور ضرورت مند لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

کماری سیلجا نے یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ رائٹ ٹو ایجوکیشن (آر ٹی ای) کے تحت نجی اسکولوں کو ملنے والی معاوضے کی رقم کی ادائیگی زیر التوا ہونے سے غریب بچوں کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے۔ اسکولوں کے تقریباً 35 کروڑ روپے بقایا ہیں، جس کی وجہ سے ہر سال داخلوں میں رکاوٹیں آتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آیوشمان بھارت اسکیم میں بھی ہسپتالوں کو وقت پر ادائیگی نہیں مل رہی ہے، جس کی وجہ سے کئی نجی ہسپتال مستفیدین کے علاج معالجے میں ٹال مٹول کر رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کئی سنگین بیماریاں بھی اس اسکیم کے دائرے سے باہر ہیں۔ لاڈو لکشمی اسکیم کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انتخابات کے دوران خواتین کو 2100 روپے ماہانہ دینے کا وعدہ کیا گیا تھا، لیکن بعد میں کئی شرائط جوڑ دی گئیں، جس سے بڑی تعداد میں خواتین اس فائدے سے محروم ہیں۔ انہوں نے حکومت سے آر ٹی ای کی ادائیگی جاری کرنے، آیوشمان اسکیم کے بقایا جات کا تصفیہ کرنے اور تمام عوامی فلاحی اسکیموں کا فائدہ بغیر کسی غیر ضروری شرائط کے اہل لوگوں تک پہنچانے کا مطالبہ کیا۔

کاکروچ جنتا پارٹی پریشان لوگوں کی آواز ہے: ابھجیت دیپکے

نئی دہلی:(یو این آئی) سوشل میڈیا کے پیٹ سے حال ہی میں پیدا ہونے والی کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے کنوینر ابھجیت دیپکے نے ہفتہ کو کہا کہ ان کی پارٹی کسی پہلے سے طے شدہ سیاسی حکمت عملی کا نتیجہ نہیں ہے، بلکہ وہ حکومت سے ناراض لوگوں کی آواز بن کر ابھری ہے اور چند ہی دنوں میں لاکھوں لوگ اس سے جڑ چکے ہیں۔ مسٹر دیپکے اور سی جے پی کی اپیل پر ہفتہ کو قومی دارالحکومت کے جنتر منتر احتجاجی مقام پر ہزاروں کی تعداد میں نوجوانوں نے جمع ہو کر کچھ آل انڈیا امتحانات میں پرچے لیک ہونے کے معاملے پر وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ مسٹر دیپکے نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرکز کے اقتدار پر قابض بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے عوام کو ہندو مسلم مسائل میں الجھا کر رکھا ہے، جبکہ اصل سوال روزگار، روزی روٹی اور عام لوگوں کے مسائل کا ہے۔ انہوں نے کہا، "گزشتہ 10-12 سالوں سے ہمیں ہندو مسلم میں الجھا کر رکھا گیا۔ کیا ہندو مسلم سے نوکریاں مل رہی ہیں؟ کیا ہندو مسلم کی سیاست سے لوگوں کے گھر اچھی طرح چل رہے ہیں؟ آخر ہندو مسلم کی سیاست سے فائدہ کس کو ہو رہا ہے؟ "مسٹر دیپکے نے مظاہرین سے تحریک کو پرامن رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ کئی طاقتیں اس تحریک کو ناکام دیکھنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا، "گزشتہ پانچ دنوں سے میں مسلسل گزارش کر رہا ہوں کہ ہمارا احتجاج مکمل طور پر پرامن رہے ۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اس تحریک کو ناکام نہ ہونے دیں۔ "انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومت کے خلاف بولنے والے نوجوانوں اور ان کے خاندانوں میں خوف کا ماحول بنایا جا رہا ہے۔ مسٹر دیپکے نے کہا، "جب میں امریکہ سے ہندوستان لوٹ رہا تھا، تب میری ماں رو رہی تھیں۔ انہیں ڈر تھا کہ حکومت مجھے جیل میں ڈال دے گی۔ یہ صرف میری ماں کا ڈر نہیں ہے، بلکہ ہر اس ماں کا ڈر ہے، جس کا بیٹا حکومت کے خلاف آواز اٹھاتا ہے۔

خوردنی تیلوں کے اسٹینڈرڈ پیک سائز طے، قیمتوں میں بڑھے گی شفافیت

نئی دہلی:(یو این آئی) حکومت نے صارفین کے لیے قیمتوں کا موازنہ آسان بنانے، بازار میں شفافیت بڑھانے اور پیکیجنگ میں یکسانیت کو یقینی بنانے کے مقصد سے خوردنی تیلوں اور فیٹس کی پیکیجنگ اور خالص مقدار کے تعین سے متعلق اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر (ایس او پی) میں ترمیم کی ہے۔ صارفین کے امور کے محکمہ نے ہفتہ کو یہ معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ ایڈیبل آئل انڈسٹری (خوردنی تیل کی صنعت) کی اہم تنظیموں سے وسیع مشاورت کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ محکمہ کا کہنا ہے کہ بازار میں الگ الگ سائز کے پیکٹوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے صارفین کو مختلف برانڈز کی قیمتوں اور مقدار کا موازنہ کرنے میں دشواری ہوتی ہے، اس لیے نئے نظام سے کھانے کے تیلوں کی پیکیجنگ میں یکسانیت آئے گی اور خریداری زیادہ شفاف بنے گی۔ ترمیمی ایس او پی کے تحت پام، سویابین، سورج مکھی، سرسوں، مونگ پھلی، تل، رائس بران، کپاس کے بیج اور مکئی کے تیل سمیت اہم کھانے کے تیلوں اور مخلوط خوردنی تیلوں کے لیے 200 ملی لیٹر/گرام، 500 ملی لیٹر/گرام، 1، 2، 3، 4، 5، 15 اور 20 لیٹر/کلوگرام کے معیاری پیک سائز مقرر کیے گئے ہیں۔

نئے ضوابط کے مطابق اگر کسی کھانے کے تیل کی مقدار لیٹر یا ملی لیٹر میں دکھائی جاتی ہے تو پیکٹ پر اس کا مساوی وزن بھی واضح طور پر درج کرنا ہوگا۔ اس سے صارفین کو مختلف برانڈز کی مصنوعات کی اصل قیمت اور مقدار کا بہتر اندازہ لگانے میں مدد ملے گی۔ حکومت نے تاہم یہ بھی واضح کیا ہے کہ 200 ملی لیٹر یا 200 گرام سے کم مقدار والے پیکٹ اس معیار کے دائرے سے باہر رہیں گے تاکہ کم قیمت والے چھوٹے پیک دستیاب رہ سکیں۔ یہ نظام ملک میں تیار کردہ اور درآمد شدہ دونوں طرح کے کھانے کے تیلوں پر لاگو ہوگا۔ مینوفیکچررز، پیکرز اور درآمد کنندگان کو نئے قوانین کو نافذ کرنے کے لیے تین ماہ کا عبوری وقت دیا گیا ہے۔ محکمہ کے مطابق اس پہل سے صارفین کو پیسے کی صحیح قیمت سمجھنے، مختلف برانڈز کی قیمتوں کا موازنہ کرنے اور زیادہ باخبر خریداری کے فیصلے کرنے میں مدد ملے گی۔ ساتھ ہی خوردنی تیل کی صنعت میں پیکیجنگ کی یکسانیت اور منصفانہ مسابقت کو فروغ ملے گا۔

اقربا پروری اور خوشامد کی سیاست کی وجہ سے گونڈہ کو عزت نہیں ملی: یوگی

گونڈہ: (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کو کہا کہ تحریک آزادی میں اہم کردار ادا کرنے والے گونڈہ ضلع کو طویل عرصے تک خاندانی سیاست، اقربا پروری اور روک تھام کی سیاست کی وجہ سے اس کا مناسب اعزاز نہیں مل سکا۔ یوگی نے ضلع میں قیصر گنج لوک سبھا حلقہ کی کرنل گنج اور کٹرا اسمبلی حلقوں کے لیے تقریباً 516 کروڑ روپے کے 262 ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ اپنے خطاب میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گونڈہ ایک توانا ضلع ہے، جہاں کے کسان، بیٹیاں اور خواتین خود مختار اور باصلاحیت ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی اور ریاستی ڈبل انجن حکومت کی گزشتہ برسوں کی کوششوں سے آج گونڈہ کے نوجوانوں کو ایک نئی شناخت اور عزت ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری ملازمتوں اور سرمایہ کاری پر مبنی روزگار کے مواقع میں ضلع کے نوجوانوں کی شراکت بڑھی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومت بغیر کسی ذات، مذہب، علاقے یا فرقہ کی تفریق کے مستحق لوگوں تک فلاحی اسکیموں کا فائدہ پہنچا رہی ہے اور ترقیاتی اسکیموں کا فائدہ گھر گھر پہنچانے کے لیے پرعزم ہے۔ وزیر اعلیٰ نے سابقہ حکومتوں کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ سال 2017 سے پہلے مذہبی تقریبات اور تہواروں میں رکاوٹیں پیدا کی جاتی تھیں اور

فسادیوں کو تحفظ ملتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت قانون وانتظام کے تئیں پوری طرح پرعزم ہے اور کسی بھی قسم کی انتشار کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے گونڈہ میں میڈیکل کالج کے قیام، انجینئرنگ اور زرعی تعلیمی اداروں کی ترقی، سڑکوں اور پلوں کی تعمیر سمیت مختلف ترقیاتی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ضلع میں بنیادی ڈھانچہ تیزی سے مضبوط ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے ہر ضلع کو طبی اور ترقیاتی سہولیات سے جوڑنے کا کام کیا جا رہا ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے بتایا کہ کٹرا اسمبلی حلقہ میں 256 کروڑ روپے اور کرنل گنج اسمبلی حلقہ میں 260 کروڑ روپے کے ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم مودی حکومت کے 12 سال مکمل ہونے کے موقع پر مختلف شعبوں میں عوامی فلاح و بہبود کی کامیابیوں کو ظاہر کرنے کے لیے پروگرام اور میلے منعقد کیے جانے کی معلومات دی۔ ساتھ ہی قدرتی کھیتی کو فروغ دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عالمی چیلنجوں کے باوجود وزیر اعظم مودی کی قیادت میں ملک نئی توانائی اور اعتماد کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے علاقے میں سیلاب کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے ٹیڑھی ندی پر پل کی تعمیر کا اعلان بھی کیا۔ جلسے میں مختلف عوامی نمائندے، افسران اور بڑی تعداد میں مقامی شہری موجود تھے۔

لکھنؤ: قیصر باغ کے رائے اومابلی آڈیٹوریم میں کے ایم پی اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے جن سمواد پروگرام میں دانشوروں سے بات چیت کی۔

یوپی ڈیفنس انڈسٹریل کوریڈور میں تین کمپنیوں کا زمین کا الاٹمنٹ منسوخ

لکھنؤ: (یو این آئی) اتر پردیش ایکسپریس ویز انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (یوپیڈا) نے اتر پردیش ڈیفنس انڈسٹریل کوریڈور کے علی گڑھ فیز 1-ڈیفنس نوڈ میں زمین الاٹ کرانے والی تین کمپنیوں کا الاٹمنٹ منسوخ کر دیا ہے۔ یہ کارروائی کمپنیوں کی جانب سے تقریباً پانچ سال گزر جانے کے بعد بھی تعمیراتی کام اور صنعتی سرگرمیاں شروع نہ کرنے کی وجہ سے کی گئی ہے۔ یوپیڈا کے مطابق یہ قدم ریاستی حکومت کی اس پالیسی کے تحت اٹھایا گیا ہے جس کے تحت دفاع اور ایرو اسپیس مینوفیکچرنگ کے لیے مخصوص زمین کی وقت پر سرمایہ کاری، جوابدہی اور مؤثر استعمال کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ اتھارٹی نے کہا کہ متعلقہ کمپنیاں بار بار کی گئی نظر ثانی اور نگرانی کے باوجود اپنے پروجیکٹوں کو مقررہ وقت میں آگے نہیں بڑھا سکیں۔ افسران کا کہنا ہے کہ پروجیکٹوں میں طویل عرصے تک ہونے والی تاخیر سے صنعتی ترقی اور روزگار پیدا ہونے کے امکانات متاثر ہو رہے تھے۔ تعمیل کے جائزے کے بعد یوپیڈا نے لیز معاہدے کی دفعات کے تحت الاٹمنٹ منسوخ کرنے کا عمل مکمل کیا۔ یوپیڈا کے چیف ایگزیکٹو آفیسر دیپک کمار نے کہا کہ اتر پردیش ڈیفنس انڈسٹریل کوریڈور قومی اہمیت کا پروجیکٹ ہے اور اس کے اندر دستیاب زمین دفاعی مینوفیکچرنگ کے لیے ایک اسٹریٹجک وسیلہ ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ صرف وہی سرمایہ کار زمین کا الاٹمنٹ برقرار رکھ سکیں گے جو مقررہ وقت کے اندر پروجیکٹوں کو زمین پر اتارنے کے تئیں سنجیدگی دکھائیں گے۔

سرکاری زمین پر بنائے گئے غیر قانونی مزار پر چلے بلڈوزر

سنبھل: (پی این ایس) اتر پردیش کے ضلع سنبھل میں انتظامیہ نے سرکاری زمین پر مبینہ طور پر قبضہ کر کے تعمیر کی گئی ایک مزار کو منہدم کر کے زمین کو قبضے سے آزاد کرا لیا۔ حکام نے یہ جانکاری دی۔ حکام کے مطابق، گنور تحصیل کے باغاؤ گاؤں میں واقع 'کھیرے والے بابا چمن شاہ بابا درگاہ شریف مزار' کے حوالے سے محکمہ مال کو سرکاری زمین پر تجاوزات کی شکایت موصول ہوئی تھی۔ لیکھ پال کی رپورٹ کی بنیاد پر گرام سبھا باغاؤ کی جانب سے گاؤں کے رہائشی عزیز کے خلاف 18 اپریل 2026 کو اتر پردیش ریونیو کوڈ 2006 کی دفعہ 67 کے تحت تحصیلدار عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ عدالت نے سماعت کے بعد قبضے کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے بے دخلی کے احکامات جاری کیے تھے، جس کے خلاف عزیز نے ضلع مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل دائر کی، تاہم یہ اپیل 3 جون کو مسترد کر دی گئی۔ ضلع مجسٹریٹ انکیت کھنڈیلوال نے بتایا کہ یہ عوامی زمین پر تجاوزات کا معاملہ تھا۔

تحصیلدار عدالت نے قبضے کو غیر قانونی قرار دیا تھا۔ اپیل کی سماعت کے دوران متعلقہ فریق کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکا، جس کے بعد حتمی حکم پر عمل درآمد کرتے ہوئے غیر قانونی تعمیرات کو ہٹا دیا گیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ کرشن کمار بشنوئی نے بتایا کہ حکومت کی ہدایات کے مطابق "لینڈ بینک" تصور کے تحت سرکاری زمینوں کو تجاوزات سے آزاد کرایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضلع میں اب تک تقریباً 100 ہیکٹر سرکاری زمین کو تجاوزات سے پاک کرایا جا چکا ہے۔ کارروائی کے دوران مناسب تعداد میں پولیس اہلکار تعینات رہے۔ دوسری جانب مزار کے متولی عزیز نے دعویٰ کیا کہ یہ مزار 500 سے 600 سال پرانی ہے اور آس پاس کے دیہات کے لوگ یہاں آتے رہے ہیں۔ گنور کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ وکاس چندر نے بتایا کہ متعلقہ زمین پر تقریباً پانچ سال قبل قبضہ کر کے تعمیرات کی گئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ عدالت کے حکم کے بعد جمعہ کے روز تعمیرات کو ہٹا کر زمین کو قبضے سے آزاد کرا لیا گیا۔

لکھنؤ: سالانہ کیمپ میں کیڈٹس کو ٹریفک قوانین کے بارے میں دی گئی معلومات۔

اگلے 4 سے 5 روز میں لُو کا قہر، محکمہ موسمیات نے کیا الرٹ جاری

لکھنؤ: (پی این ایس) تیز ہواؤں، بادلوں اور چھٹپٹ بارش نے اتر پردیش میں پچھلے کچھ دنوں سے گرمی سے راحت دلائی ہے۔ لیکن یہ راحت زیادہ دیر نہیں چلے گی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ہفتہ کے بعد ریاست کے موسم میں بڑی تبدیلی دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ اتوار سے درجہ حرارت بڑھنا شروع ہو جائے گا، اور اگلے 4 سے 5 دنوں میں جنوبی اتر پردیش کے کئی اضلاع میں لو چلنے کا امکان ہے۔ ریجنل میٹرولوجیکل سنٹر کے سینئر سائنسدان ڈاکٹر اتل کمار سنگھ کے مطابق، مشرقی اتر پردیش پر مغربی ڈسٹربنس اور طوفانی حالات کے اثرات اس وقت محسوس کیے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے ریاست کے کئی حصوں میں بادلوں کی نقل و حرکت اور تیز ہوائیں چل رہی ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ہفتہ کو بھی کئی اضلاع میں موسم غیر متوقع رہ سکتا ہے۔ ریاست کے کئی حصوں میں بادل کی نقل و حرکت جاری رہے گی۔ تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ بعض مقامات پر ہلکی بوندا باندی ہو سکتی ہے۔ شمالی اتر پردیش میں گرج چمک اور ہلکی بارش کی سرگرمیاں جاری رہ سکتی ہیں۔ مغربی اتر پردیش میں موسمی سرگرمیاں دھیرے دھیرے کمزور ہوتی جائیں گی۔ اتوار سے درجہ حرارت بڑھنا شروع ہو جائے گا۔ محکمہ موسمیات نے پیش گوئی کی ہے کہ اتوار سے دن اور رات دونوں جگہ درجہ حرارت بڑھنا شروع ہو جائے گا۔ جیسے جیسے ویسٹرن ڈسٹربنس کے اثرات کم ہوں گے، گرمی کی شدت میں اضافہ ہوگا۔

ماہرین کے مطابق اگلے چار سے پانچ دنوں میں جنوبی اتر پردیش میں گرمی کی لہر پیدا ہو سکتی ہے۔ بعد میں اس کے اثرات وسطی اور مشرقی اتر پردیش کے اضلاع میں بھی محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ کچھ علاقوں میں درجہ حرارت 45 ڈگری سیلسیس کے قریب پہنچ سکتا ہے۔ وارانسی جمعہ کو ریاست کا گرم ترین شہر رہا۔ یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42.2 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق آنے والے دنوں میں ان شہروں اور ریاست کے کئی حصوں میں درجہ حرارت مزید بڑھ سکتا ہے۔ مانسون کے کیرالا میں داخل ہونے کے بعد اب لوگوں کی نظریں اتر پردیش پر مرکوز ہیں۔ تاہم محکمہ موسمیات نے ابھی تک اتر پردیش میں مانسون کی آمد کی نئی تاریخ کا اعلان نہیں کیا ہے۔ فی الحال، ریاست میں لوگوں کو بڑھتی ہوئی گرمی اور ممکنہ گرمی کی لہر کے لیے تیار رہنے کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔

غازی پور انکاؤنٹر معاملے کی جانچ ہوگی
قصوروار پائے جانے پر کارروائی: کیشو موریہ

پریاگ راج: (یو این آئی) اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے غازی پور انکاؤنٹر معاملے پر سماج وادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اگر معاملے میں کسی قسم کی لاپرواہی یا کوتاہی سامنے آتی ہے تو جانچ کے بعد متعلقہ لوگوں کے خلاف کارروائی کی

جائے گی۔ پریاگ راج میں صحافیوں سے بات چیت کے دوران نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پولیس کو مجرمانہ معاملات میں کارروائی کرنی پڑتی ہے۔ کئی بار ایسے واقعات میں لواحقین کی جانب سے شکایات بھی آتی ہیں، جن کی جانچ کرائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غازی پور انکاؤنٹر معاملے کی بھی جانچ کرائی جائے گی اور اگر کوئی قصوروار پایا جاتا ہے تو اس کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔ انہوں نے سماج وادی پارٹی کی قیادت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ قانون و انتظام کے مسئلے پر ایس پی سربراہ اکھلیش یادو اور رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو کو بولنے کا اخلاقی حق نہیں ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سابقہ حکومتوں کے دور میں جرائم اور فسادات کے واقعات زیادہ ہوتے تھے، جبکہ موجودہ حکومت قانون و انتظام کو مضبوط کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی موجودہ وقت میں بھی عوام کے اعتماد کی پارٹی ہے اور مستقبل میں بھی ترقی اور گڈ گورننس کے ایجنڈے پر آگے بڑھتی رہے گی۔

بلند شہر میں بسوں کی ٹکر، ایک کی موت، 4 زخمی

بلند شہر: (یو این آئی) بلند شہر ضلع کے خرجہ نگر کوتوالی علاقے میں نیشنل ہائی وے 34- پر اگوال کٹ کے قریب ہفتہ کو دو روڈ ویز بسوں کے تصادم میں ایک شخص ہلاک اور چار دیگر شدید زخمی ہو گئے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ (دیہی) انترکشی کمار جین نے بتایا کہ آج صبح تیز رفتار اور بے قابو روڈ ویز بس نے آگے چل رہی دوسری روڈ ویز بس کو پیچھے سے ٹکر مار دی۔ حادثے میں ایک شخص کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ چار دیگر شدید زخمی ہو گئے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس فوری طور پر موقع پر پہنچی اور دونوں تباہ شدہ بسوں کو کرین کی مدد سے ہٹوا کر اپنی تحویل میں لے لیا۔ پولیس نے متوفی کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ زخمیوں کو علاج کے لیے ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ پولیس معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔

دہلی آتشزدگی سانحے کے بعد وارانسی فائر بریگیڈ الرٹ

وارانسی: (پی این ایس) دہلی میں لگی آگ نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ چنانچہ مقدس شہر کاشی میں حکام حفاظتی انتظامات کے حوالے سے ہائی الرٹ ہیں۔ کاشی میں سیاحوں کی زیادہ آمد کی وجہ سے فائر ڈپارٹمنٹ بھی سرگرم عمل ہے۔ فائر ڈپارٹمنٹ ہوٹلوں، ریستورانوں، لاجز، ہسپتالوں، اسکولوں اور بلند و بالا عمارتوں میں آگ بجھانے کے آلات لگانے کی ضرورت کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے مہم چلا رہا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف بھی کارروائی کی جا رہی ہے۔ کاشی میں سیاحوں کی ایک بڑی تعداد آتی ہے، اور ہوٹلوں، عمارتوں، لاجز اور ریستورانوں کی تعداد کافی زیادہ ہے۔ اس لیے وارانسی فائر ڈپارٹمنٹ ان کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ چیف فائر آفیسر آنند سنگھ راجپوت نے کہا، ہم پوری طرح سے تیار ہیں۔ ہمارے پاس پانچ فائر اسٹیشن ہیں۔ ہمارے پاس کافی افرادی قوت اور سامان موجود ہے۔ اس کے ساتھ، جب بھی آگ لگنے کا واقعہ ہوتا ہے، ہماری ٹیم پہنچ کر کم سے کم رسپانس ٹائم میں آگ بجھاتی ہے۔ جب اداروں کی بات آتی ہے، تو پہلا قدم ڈیولپمنٹ اتھارٹی سے عمارت کی اجازت کے لیے درخواست دینا ہے۔

محکمہ بجلی کی بڑی کارروائی، 15 انجینئرز کو سزا
ایم ڈی نے جاری کی چارج شیٹ

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ میں منعقدہ ایک جائزہ میٹنگ کے دوران مدھیانچل ودیوت وترن نگم لمیٹڈ (MVVNL) کی مینجنگ ڈائریکٹر ریا کیجریوال نے محکمہ بجلی کے افسران کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے سخت موقف اختیار کیا۔ میٹنگ میں بجلی کی فراہمی، محصولات کی وصولی، سوبھاگیہ اسکیم، نئے کنکشن، اور طوفان سے متاثر ہونے والے بجلی کے نیٹ ورک کی صورتحال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ افسران کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے دوران کئی شعبوں میں غفلت اور تاخیر کا انکشاف ہوا جس کے نتیجے میں پانچ انجینئرز کے خلاف چارج شیٹ جاری کی گئی۔ ایم ڈی نے واضح طور پر کہا کہ صارفین کو معیاری خدمات فراہم کرنا محکمہ کی بنیادی ذمہ داری ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ جائزہ کے دوران منکا پور، گورہ چوکی، نواب گنج، ترب گنج اور وزیر گنج علاقوں میں سب ڈویژن افسران کے کام میں لاپرواہی پائی گئی۔ چنانچہ متعلقہ افسران کے خلاف چارج شیٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ بزنس پلان کے تحت ٹرانسفارمر کی صلاحیت بڑھانے اور حفاظت سے متعلق کام میں تاخیر پر بھی عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ منکا پور اور نواب گنج کے ایگزیکٹو انجینئروں کو سخت وارننگ جاری کی گئی اور تمام زیر التوا کاموں کو 15 دنوں کے اندر مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی۔ میٹنگ میں دو سب ڈویژنل افسران کی غیر حاضری بھی موضوع بحث رہی۔ جانچ سے معلوم ہوا کہ دونوں افسران بغیر منظور شدہ چھٹی کے ہیڈ کوارٹر سے باہر تھے اور جائزہ میٹنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ جس پر ایم ڈی نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے خلاف محکمانہ کارروائی شروع کرنے کا حکم دیا۔

طلباء کا غصہ ہے 'کاکروچ جنتا پارٹی' کا مظاہرہ: سنجے سنگھ

پریاگ راج: (یو این آئی) عام آدمی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے دہلی کے جنتر منتر پر ہوئے ''کاکروچ جنتا پارٹی'' کے احتجاج کو ملک کے نوجوانوں کی ناراضگی اور مایوسی کی علامت قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تحریک بے روزگاری، پیپر لیک اور امتحان سے متعلق بے ضابطگیوں سے پریشان طلباء اور نوجوانوں کے غم و غصے کا نتیجہ ہے۔ پریاگ راج میں صحافیوں سے بات چیت کے دوران سنجے سنگھ نے کہا کہ بڑی تعداد میں نوجوان روزگار کے فقدان اور مسابقتی امتحانات میں مسلسل سامنے آ رہی خرابیوں سے پریشان ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ نیٹ سمیت مختلف امتحانات میں پیپر لیک اور دیگر بے ضابطگیوں نے لاکھوں طلباء کے مستقبل کو متاثر کیا ہے۔ ان

کے مطابق، ''کاکروچ جنتا پارٹی'' کے نام سے سامنے آیا احتجاج نوجوانوں کے اسی عدم اطمینان اور غصے کا اظہار ہے۔ سنجے سنگھ نے الزام لگایا کہ پیپر لیک ایک بڑی منظم بدعنوانی کی شکل اختیار کر چکا ہے اور اس سے طلباء کا تعلیمی نظام پر سے اعتماد کمزور ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امتحانی نظام میں شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ احتجاج صرف شروعات ہے اور اگر نوجوانوں کے مسائل کو سنجیدگی سے نہیں لیا گیا تو عدم اطمینان مزید بڑھ سکتا ہے۔ سنجے سنگھ نے کہا کہ عام آدمی پارٹی طلباء اور نوجوانوں کے مسائل کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے مفادات کے لیے آواز اٹھاتی رہے گی۔ انہوں نے مرکز اور متعلقہ ایجنسیوں سے امتحانی نظام میں اصلاحات اور نوجوانوں کو روزگار کے بہتر مواقع فراہم کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔

مظفر نگر میں سڑک حادثے میں بائیک سوار تین افراد کی موت

مظفر نگر: (یو این آئی) اتر پردیش کے مظفر نگر ضلع میں دہلی-ہریدوار قومی شاہراہ پر ہفتہ کی صبح ایک سڑک حادثے میں بائیک سوار دو افراد اور ایک بچے کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ حادثہ اتنا زبردست تھا کہ لاشوں کے ٹکڑے کافی دور تک سڑک پر بکھر گئے۔ پولیس کے مطابق، حادثہ چھپار تھانہ علاقہ میں سسونا کٹ کے پاس واقع ایک ہوٹل کے نزدیک ہوا۔ ابتدائی تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ بائیک پر سوار تین لوگ مظفر نگر سے ہریدوار کی طرف جا رہے تھے۔ اسی دوران پیچھے سے آنے والے ایک ٹرک کو اوورٹیک کرنے کی کوشش میں بائیک کے پیچھے بندھا بیگ ٹرک سے الجھ گیا، جس سے بائیک بے قابو ہو کر سڑک پر گر گئی۔ عینی شاہدین کے مطابق، بائیک سواروں کو سنبھلنے کا موقع نہیں ملا اور وہ ٹرک کے پچھلے پہیوں کی زد میں آ گئے۔ حادثے کے بعد دیگر گاڑیاں بھی وہاں سے گزرتی رہیں، جس سے حادثہ اور بھی بھیانک ہو گیا۔ تینوں کی جائے حادثہ پر ہی موت ہو گئی۔ اطلاع ملنے پر رام پور ترایا چوکی انچارج اور چھپار تھانہ انچارج موہت چودھری پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ پولیس نے ٹریفک کو کنٹرول کر کے سڑک پر بکھرے لاشوں کے ٹکڑوں کو اکٹھا کیا اور پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ حادثے کے سبب قومی شاہراہ پر تقریباً ڈیڑھ کلو میٹر لمبا جام لگ گیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر ٹریفک نظام کو بحال کرایا۔ تفتیش کے دوران جائے حادثہ سے ایک شناختی کارڈ برآمد ہوا، جس پر سندیپ ولد رام کشن نام درج ہے۔ اس کے علاوہ ایک بیگ میں ہیئر ڈریسنگ (نائی) کے کام میں استعمال ہونے والا سامان بھی ملا ہے۔ حادثے کا شکار بائیک ہریانہ کے سونی پت ضلع کے رام پور کنڈال گاؤں سے متعلق بتائی جا رہی ہے۔ سیکٹر آفیسر صدر روی شنکر مشرا نے بتایا کہ ابتدائی جانچ اور عینی شاہدین کے بیانات کے مطابق بائیک کے پیچھے بندھا بیگ ٹرک سے ٹکرانے کے باعث گاڑی بے قابو ہو گئی تھی۔ اس کے بعد ٹرک کے پہیوں کی زد میں آنے سے تینوں کی موت ہو گئی۔

لکھنؤ: سمپورن سمادھان دیوس کے موقع پر ضلع مجسٹریٹ وشاک جی تحصیل موہن لال گنج پہنچے اور عوامی سماعت کی۔

یوپی ٹیچر کیش لیس اسکیم: اساتذہ کے ہیلتھ کارڈ بننا شروع

لکھنؤ: (پی این ایس) یوپی ٹیچر کیش لیس اسکیم 2026: اتر پردیش حکومت سرکاری اساتذہ اور ملازمین کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے مسلسل اقدامات کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں شروع کی گئی یوپی ٹیچر کیش لیس اسکیم 2026 کے تحت، اساتذہ اب کیش لیس طبی دیکھ بھال کا فائدہ اٹھانے کے قابل ہیں۔ اسکیم کے تحت ہیلتھ کارڈ بنانے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے، جس سے اساتذہ اور ان کے زیر کفالت کنبہ کے افراد بغیر نقد ادائیگی کے لسٹڈ اسپتالوں میں علاج کروا سکیں گے۔ چیف منسٹر ٹیچر کیش لیس میڈیکل اسکیم ریاستی حکومت کی کلیدی اسکیموں میں سے ایک ہے جس کا مقصد اساتذہ کو طبی اخراجات کی پریشانی سے نجات دلانا ہے۔ اساتذہ طویل عرصے سے صحت کی بہتر سہولیات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اسی کو ذہن میں رکھتے ہوئے حکومت نے اس اسکیم کو نافذ کیا ہے۔ 5 جون 2026 کو اتر پردیش حکومت کے بنیادی اور ثانوی تعلیم کے محکمے کے جاری کردہ حکم کے بعد، یوپی ٹیچر کیش لیس اسکیم 2026 کے تحت کارڈ بنانے کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ یہ عمل SACHIS پورٹل کے ذریعے مکمل کیا جائے گا، اور محکمہ بنیادی اور ثانوی تعلیم کے اہل اساتذہ اس سے مستفید ہو سکیں گے۔ اسکیم کے لیے درخواست دینے سے پہلے کئی ضروری شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے۔ درخواست میں درج تمام معلومات آپ کے آدھار کارڈ سے مماثل ہونی چاہئیں۔ غلط نام، تاریخ پیدائش، اور پتہ نامنظوری کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ درخواست کا عمل OTP تصدیق کے بغیر مکمل نہیں ہوگا۔ یوپی ٹیچر کیش لیس اسکیم 2026 کے لیے آن لائن درخواست کیسے دیں۔ اساتذہ سرکاری پورٹل پر جا کر آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ اپنا آدھار سے منسلک موبائل نمبر درج کریں۔ OTP کی تصدیق مکمل کریں۔ اپنے محکمہ، اسکول اور ذاتی معلومات کو پُر کریں۔ اپنی تازہ ترین تصویر اپ لوڈ کریں۔ تمام تفصیلات چیک کریں اور اپنی درخواست جمع کروائیں۔ اس اسکیم کی خاص بات یہ ہے کہ نہ صرف اساتذہ بلکہ ان کے اہل خاندان بھی اس سے مستفید ہو سکیں گے۔ درخواست کے دوران فیملی ممبرز کو شامل کرنے کا آپشن فراہم کیا گیا ہے۔ اس سے پورے خاندان کو بغیر نقدی کے علاج کی سہولت ملے گی۔ درخواست جمع ہونے کے بعد، تصدیق پہلے BEO اور پھر BSA سطح پر کی جائے گی۔ حتمی منظوری کے بعد فائدہ اٹھانے والے کو ایک SMS بھیجا جائے گا۔ اس کے بعد KYC-E کا عمل مکمل ہو جائے گا۔ ای کے وائی سی کیلئے آیوشمان ایپ یا متعلقہ پورٹل کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ عمل آدھار OTP اور لائیو تصویر کی تصدیق کے بعد مکمل ہو جائے گا۔ کامیاب KYC-E کے بعد، یوپی ٹیچر کیش لیس یوجنا 2026 ہیلتھ کارڈ تیار کیا جائے گا۔ فائدہ اٹھانے والے کارڈ کو ڈاؤن لوڈ اور اسٹور کر سکتے ہیں۔ یہ کارڈ درج اسپتالوں میں کیش لیس علاج حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

دہلی آتشزدگی واقعے کے بعد ممبئی فائر بریگیڈ الرٹ

فائر قوانین کی خلاف ورزی پر اندھیری کے پانچ ریستورانوں کو مسمار کرنے کی کارروائی شروع

ممبئی: جنوبی دہلی میں ایک بیڈ اینڈ بریک فاسٹ (بی اینڈ بی) اسٹیبلشمنٹ میں مہلک آگ لگنے کے دو دن بعد، ممبئی فائر بریگیڈ (ایم ایف بی) نے ممبئی کے اندھیری ویسٹ میں پانچ ریستورانوں کو مسمار کرنے اور قبضے کی کارروائی کی۔ یہ اقدام دو ہفتے طویل فائر انسپکشن ڈرل کے ایک حصے کے طور پر سامنے آیا ہے جو جمعہ سے شروع ہوئی اور 20 جون تک جاری رہے گی۔ حکام کے مطابق مہم کے ایک حصے کے طور پر کئی کاروباری اداروں کا معائنہ کیا گیا تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ آیا آگ سے بچاؤ کے تمام اقدامات کام کر رہے ہیں، جن میں آگ بجھانے والے آلات، اسپرنکلر سسٹم، فائر الارم اور پتہ لگانے کے نظام، کچن ڈکٹنگ، ہائیڈرنٹ سسٹم اور ہنگامی طور پر باہر نکلنے کے راستے شامل ہیں۔

عہدیداروں نے بتایا کہ مہم کے دوران یہ بھی معائنہ کیا گیا کہ آیا اداروں نے فائر سیفٹی آڈٹ کیا ہے۔ ایک لازمی تشخیص سالانہ دو بار کرنے کی ضرورت ہے۔

عہدیداروں نے بتایا کہ مہم کے ایک حصے کے طور پر ڈرل کے دوران اندھیری کے پانچ ریستورانوں میں کئی غیر مجاز جگہرے پائے گئے۔ یہ پانچ ریستوران - واک مین بار، بورا بورا، چائنا گیٹ، کاروان سرائے اور ہوم ٹاؤن - عمارت کے پروپوزل کے اصولوں کی خلاف ورزی کے ساتھ غیر قانونی آتش گیر سامان کی ذخیرہ اندوزی کرتے پائے گئے۔ حکام نے بتایا کہ مہم کے ایک حصے کے طور پر 4 کوکنگ رینج، 1 گیس بینک، 1 نائٹروجن سلنڈر اور 1 تندور کے ساتھ 17 کمرشل ایل پی جی سلنڈر برآمد کیے گئے۔ عہدیداروں نے یہ بھی برقرار رکھا کہ جن عمارتوں میں ریستوراں واقع تھے انہوں نے آگ کی فراہمی کے اصولوں کی خلاف ورزی کی جس کے تحت عمارت کے احاطے کے اندر لازمی کھلی جگہ اور پناہ گاہ کا ہونا لازمی ہے۔

ایم ایف بی نے ایک بیان میں کہا کہ عمارتوں کے پناہ گاہوں پر تجاوزات کی گئی تھیں اور انہیں کچن اور سروس ایریاز میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اگر آگ لگ جاتی تو عام لوگوں کے لیے احاطے کے اندر سے نکلنے کے لیے جگہ دستیاب نہ ہوتی۔ یہ فائر سیفٹی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے۔

سرمایہ کو اخلاقیات سے جوڑنے والے معاشی نظام کی ضرورت

اسلامی چیمبر آف کامرس کے صدر عبداللہ صالح کامل کا عالمی اسلامی اقتصادی سربراہی اجلاس سے خطاب

استنبول: اسلامی چیمبر برائے تجارت و ترقی کے صدر اور سعودی چیمبرز فیڈریشن کے چیئرمین عبداللہ صالح کامل نے کہا ہے کہ دنیا کو ایسے معاشی نظام کی ضرورت ہے جو سرمایہ کو دوبارہ اخلاقیات کے ساتھ جوڑے، کیونکہ موجودہ عالمی اقتصادی ماڈل میں گہرے ساختیاتی عدم توازن پیدا ہو چکے ہیں۔

استنبول میں منعقدہ تیسرے عالمی اسلامی اقتصادی سربراہی اجلاس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عبداللہ صالح کامل نے کہا کہ موجودہ معاشی نظام کی بنیادی خرابی یہ ہے کہ سرمایہ ایک "منفی آلہ" بن چکا ہے جو صرف اپنے مالک اور ذاتی منافع کے مفادات کا خیال رکھتا ہے، جبکہ اس کے استعمال سے پیدا ہونے والے منفی اثرات، خصوصاً کمزور اور محروم طبقات پر پڑنے والے نتائج کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔

"اسلامی معیشت میں سرمایہ: پائیدار ترقی کے لیے دولت کی تشکیل" کے عنوان سے منعقدہ یہ سربراہی اجلاس 3 سے 6 جون تک استنبول میں جاری ہے۔ اجلاس رسیپ طیب اردگان کی سرپرستی اور موجودگی میں منعقد کیا جا رہا ہے، جبکہ اس میں صالح بن عبداللہ بن حمید سمیت متعدد عالمی شخصیات شریک ہیں۔

عبداللہ صالح کامل، جو AlBaraka Forum for Islamic Economy کے بورڈ آف ٹرسٹیز کے چیئرمین بھی ہیں، نے زور دیا کہ معیشت کو صرف منافع کے بجائے انصاف اور پیداواری اخراجات کی بنیاد پر استوار ہونا چاہیے۔ انہوں نے کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (CSR) کے موجودہ ماڈل پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کمپنیاں ماحول، انسانوں اور حیوانات کو پہنچنے والے نقصانات کے ازالے کے لیے انتہائی معمولی حصہ ادا کرتی ہیں، حالانکہ اسلامی تعلیمات نقصان سے بچاؤ پر زور دیتی ہیں۔

انہوں نے سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے منفی اثرات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ دنیا کے کئی ممالک بچوں کے تحفظ کے لیے سوشل میڈیا کے استعمال پر عمر کی قانونی پابندیاں متعارف کرانے پر غور کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق یہ صورتحال موجودہ معاشی ماڈل میں موجود اخلاقی بحران کی عکاسی کرتی ہے، جو پہلے نقصان دہ رجحانات کو جنم دیتا ہے اور بعد میں ان کے اثرات سے نمٹنے کی کوشش کرتا ہے۔

عبداللہ صالح کامل نے اسلامی معیشت میں سرمایہ کی تین بنیادی خصوصیات بیان کرتے ہوئے کہا کہ سرمایہ کو پیداواری ہونا چاہیے، دولت پیدا کرنی چاہیے اور معاشرے میں گردش میں رہنا چاہیے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ خود رقم کو تجارت کی شے نہ بنایا جائے، جو سود (ربا) کی ممانعت کی بنیاد ہے۔ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ دولت کو ذخیرہ یا اجارہ داری کی شکل میں جمع نہ کیا جائے بلکہ زکوٰۃ، صدقات اور اوقاف کے ذریعے معاشرے کی فلاح کے لیے استعمال کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ دولت کا چند ہاتھوں میں مرتکز ہونا اور ریاستی قرضوں میں مسلسل اضافہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے مسائل ہیں، جو موجودہ عالمی اقتصادی نظام کے عدم توازن کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے مطابق دنیا بھر میں دولت تیزی سے ایک فیصد امیر ترین طبقے کے ہاتھوں میں مرتکز ہو رہی ہے، جس کے نتیجے میں امیر مزید امیر اور غریب مزید غریب ہوتے جا رہے ہیں۔

انہوں نے خبردار کیا کہ بڑی کثیر القومی کمپنیوں، خصوصاً ٹیکنالوجی کے شعبے کی دیوہیکل کارپوریشنز، کا اثر و رسوخ مسلسل بڑھ رہا ہے، جبکہ حکومتیں اور معاشرے ان کے منفی اثرات کو محدود کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ریاستی قرضوں کے مسئلے پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج دنیا بھر کے وزرائے خزانہ کی سب سے بڑی ترجیح سالانہ قرضوں کے سود اور واجبات کی ادائیگی ہے، جبکہ اصل قرض کی واپسی اکثر عملی طور پر زیر غور ہی نہیں آتی۔ ان کے مطابق یہ صورتحال نہ صرف کمزور بلکہ مضبوط معیشتوں کے لیے بھی ایک بڑا بوجھ بن چکی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسلامی اقتصادی نظام سرمایہ کے لیے ایک متبادل اور متوازن ڈھانچہ پیش کرتا ہے، جو پیداواری صلاحیت، دولت کی تخلیق، سماجی فلاح، زکوٰۃ، صدقات اور اوقاف کے اصولوں پر مبنی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ نظام صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کی بھلائی کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔

اپنے خطاب کے اختتام پر عبداللہ صالح کامل نے امید ظاہر کی کہ تیسرا عالمی اسلامی اقتصادی سربراہی اجلاس انسانی خدمت، مالیاتی پائیداری اور مثبت سماجی اثرات کے حوالے سے مسلم سرمایہ کاری کا ایک مؤثر عالمی نمونہ ثابت ہوگا اور اسلامی معیشت کے مستقبل کی تشکیل میں قائدانہ کردار ادا کرے گا۔

اس سربراہی اجلاس میں دنیا بھر سے وزراء، مرکزی بینکوں کے گورنرز، مالیاتی اداروں کے سربراہان اور محققین شرکت کر رہے ہیں۔ اجلاس کا انعقاد AlBaraka Forum for Islamic Economy نے ترکیہ کے صدارتی سرمایہ کاری و مالیات دفتر، Turkish Wealth Fund، Istanbul Financial Center، Ibn Haldun University اور Islamic Cooperation Youth Forum کے اشتراک سے کیا۔

مہاراشٹر میں حجامت اور بال کٹوانے کی قیمتوں میں 20 فیصد اضافہ

ایک لاکھ سے زائد سیلونز کے صارفین متاثر

ممبئی (یو این آئی) مہاراشٹر میں بال کٹوانے، شیو اور دیگر گرومنگ خدمات حاصل کرنا اب صارفین کے لیے نسبتاً مہنگا ہو گیا ہے۔ ریاستی حجام برادری نے مختلف خدمات کی قیمتوں میں 20 فیصد اضافے کا اعلان کیا ہے، جس کا اطلاق آج، ہفتہ سے کر دیا گیا ہے۔ اس فیصلے سے ریاست بھر میں موجود ایک لاکھ سے زائد سیلونز کے صارفین متاثر ہوں گے۔ یہ اضافہ مہاراشٹر نابھک مہامنڈل کی جانب سے نافذ کیا گیا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ سیلون چلانے کے بڑھتے ہوئے اخراجات اور استعمالی اشیا کی مسلسل مہنگائی کے باعث نرخوں پر نظرثانی ناگزیر ہو گئی تھی۔ نئے نرخ نامے کے مطابق عام بال کٹوانے کی قیمت اب 180 روپے مقرر کی گئی ہے، جبکہ شیو کرانے کے لیے 120 روپے ادا کرنا ہوں گے۔ اسی طرح داڑھی تراشنے کی خدمت کے لیے 150 روپے مقرر کیے گئے ہیں۔ دیگر خدمات کی قیمتوں میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ سر کی مالش اب 180 روپے میں کی جائے گی جبکہ بال دھونے کے لیے 120 روپے وصول کیے جائیں گے۔ پریمیم خدمات میں نسبتاً زیادہ اضافہ ہوا ہے، جہاں فیشل کی ابتدائی قیمت 700 روپے اور ہیئر اسپا کی قیمت تقریباً 600 روپے مقرر کی گئی ہے۔ حجام برادری کے نمائندوں کے مطابق سیلونوں میں استعمال ہونے والی مختلف اشیا، گرومنگ مصنوعات اور دیگر ضروری سامان کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے باعث یہ فیصلہ کرنا پڑا۔ مہاراشٹر نابھک مہامنڈل کے عہدیدار شیام اسکر کر نے بتایا کہ عام طور پر نرخوں پر ہر دو سال بعد جنوری میں نظرثانی کی جاتی ہے، تاہم اس مرتبہ اخراجات میں غیر معمولی اضافے کے باعث مقررہ مدت سے قبل ہی نئی قیمتیں نافذ کرنا ضروری ہو گیا۔ شیام اسکر کر کے مطابق، "ہم عموماً دو سال کے وقفے کے بعد جنوری میں نرخوں پر نظرثانی کرتے ہیں، لیکن اس بار سیلونوں میں استعمال ہونے والے سامان اور دیگر اشیا کی قیمتوں میں تیز اضافے کے سبب درمیانی مدت میں ہی نرخ بڑھانے کا فیصلہ کرنا پڑا۔"

لیڈروں کے خرید و فروخت سے ناراض سپریا سولے نے اس پر روک کے لیے بل لانے کا کیا اعلان

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار گروپ) کی رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے ہفتہ (6 جون) کو کہا کہ وہ پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کریں گی، جس میں ان انتخابات میں مزید شفافیت لانے کا مطالبہ کیا جائے گا جہاں خرید و فروخت کے الزامات لگتے ہیں۔ ان کا یہ بیان مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے انتخابات سے قبل امیدواروں کو لالچ دینے اور دباؤ ڈالنے کے الزامات کے درمیان سامنے آیا ہے۔ سپریا سولے نے کہا کہ یا تو موجودہ شکل میں ایسے انتخابات بند کر دیے جانے چاہئیں یا پھر ان میں 'اوپن ووٹنگ' کا نظام نافذ کیا جانا چاہیے۔ ایک پروگرام کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "میں انتخابی عمل میں ڈھانچہ جاتی تبدیلیوں کے لیے پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کروں گی۔

وکولا - بی کے سی فلائی اوور کا 98 فیصد کام مکمل

جون کے آخر تک فلائی اوور پر ٹریفک دوبارہ شروع ہونے کی امید

ممبئی: وکولا - بی کے سی فلائی اوور جس کا طویل انتظار تھا اب تکمیل کے قریب ہے۔ ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ایم آر ڈی اے) کے مطابق تقریباً 98 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے، اور بقیہ کام اگلے 10 سے 12 دنوں میں مکمل ہونے کی امید ہے۔ اس کے نتیجے میں جون کے آخر تک فلائی اوور پر ٹریفک دوبارہ شروع ہونے کی امید ہے۔ ایک بار آپریشنل ہونے کے بعد، یہ فلائی اوور وکولا اور بی کے سی کے درمیان سفر میں کافی آسانی پیدا کرے گا۔ فی الحال اس راستے پر ٹریفک جام ہونے سے بہت وقت ضائع ہوتا ہے۔ تاہم نئے فلائی اوور سے فاصلہ صرف 5 سے 10 منٹ تک کم ہو جائے گا۔ سانتا کروز - چیمبور لنک روڈ ایکسٹینشن پروجیکٹ کے حصے کے طور پر تین فلائی اوور بنائے گئے تھے۔ ان میں سے دو کو پہلے ہی ٹریفک کے لیے کھول دیا گیا ہے، لیکن بی کے سی - وا کولا فلائی اوور مختلف وجوہات کی وجہ سے بار بار تاخیر کا شکار ہوتا رہا ہے۔ تکمیل کے لیے نئی ڈیڈ لائن کا کئی بار اعلان کیا گیا۔ ابتدائی طور پر یہ کام اپریل تک مکمل ہونے کی امید تھی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اب، زیادہ تر کام مکمل ہونے کے بعد، اس منصوبے کے حقیقت بننے کا راستہ صاف ہے۔ منصوبہ یہ تھا کہ کام مکمل ہوتے ہی فلائی اوور کو کھول دیا جائے۔ تاہم، قانون ساز کونسل کے انتخابات کی وجہ سے فی الحال ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ نافذ ہے۔ نتیجتاً افتتاح 25 جون سے پہلے نہیں ہو سکتا۔ ضابطہ اخلاق ختم ہونے کے بعد منصوبے کو گرین لائٹ ملنے کا امکان ہے۔ یہ دو لین فلائی اوور، تقریباً 2.1 کلومیٹر طویل، کی لاگت 645 کروڑ ہے۔ یہ پل وکولا جنکشن، امبیڈکر چوک، یونیورسٹی کیمپس اور بی کے سی کے درمیان ٹریفک کو آسان بنائے گا۔ ایم ایم آر ڈی اے کے مطابق، اس پل کے کھلنے سے ویسٹرن ایکسپریس ہائی وے، وکولا اور بی کے سی کے درمیان سفر کا وقت 20 سے 25 منٹ تک کم ہو جائے گا۔ اس سے مشرقی اور مغربی مضافاتی علاقوں کے درمیان رابطے کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

Anjuman-I-Islam's
M. H. SABOO SIDDIK POLYTECHNIC
D.T.E. CODE 3026
(Government of Maharashtra Aided Institution)
Approved by A.I.C.T.E. New Delhi, D.T.E. (M.S.) & Affiliated to M.S.B.T.E
8, Saboo Siddik Polytechnic Road, Byculla, Mumbai - 400008. Tel: (O) 2308 4881 / 82
Email: principal@mhssp.ac.in Website: www.mhssp.ac.in

ADMISSION NOTIFICATION 2026-27

POST SSC & DIRECT SECOND YEAR DIPLOMA COURSES IN ENGINEERING

Applications are invited for admission to First Year & Direct Second Year Diploma (Aided & Un-Aided) Courses **Against Vacant Seats for CAP & NON CAP** if any and for **20% Institute Level Quota** (for First Year Full Time Dilpoma Un-Aided Courses only).

Sr. No.	Courses	Aided / Un-Aided	Intake Capacity	Institute Level Quota 20%
1	CIVIL ENGINEERING (CE)	Aided	60	–
2	MECHANICAL ENGINEERING (ME)	Aided	60	–
3	ELECTRICAL ENGINEERING (EE)	Aided	60	–
4	COMPUTER ENGINEERING (CO)	Aided	60	–
5	MECHANICAL ENGINEERING (ME)	Un-Aided	60	12
6	ELECTRONICS & TELECOMM. ENGG. (EJ)	Un-Aided	60	12
7	INFORMATION TECHNOLOGY (IF)	Un-Aided	60	12
8	COMPUTER ENGINEERING (CO)	Un-Aided	60	12
9	ARTIFICIAL INTELLIGENCE & MACHINE LEARNING (AN)	Un-Aided	60	12
10	CIVIL ENGINEERING (WORKING PROFESSIONAL - DSD)*	Un-Aided	30	06
11	MECHANICAL ENGINEERING (WORKING PROFESSIONAL - DSD)*	Un-Aided	30	06
12	ELECTRICAL ENGINEERING (WORKING PROFESSIONAL - DSD)*	Un-Aided	30	06
13	INTERIOR DESIGNING & DECORATION (IDD)	Un-Aided	80	16

Note:-
1. Only those candidates who have filled, verified & confirmed documents at facilitation Centers shall be eligible for admission for all types of seats / quota (except IDD).
2. Candidates are required to fill Registration Form at our Institute for against CAP/ 20% Institute Level Quota. Last date for sale & acceptance of application form will be **10th July, 2026.**
3. Refer the admission schedule & notification for First Year and Direct Second Year on DTE / Institute Website **www.dte.maharashtra.gov.in / www.mhssp.ac.in**
4. Interior Designing & Decoration (IDD) Non-AICTE Course, admissions are OFFLINE and have to be applied at Institute only up to **15th July, 2026.**
5. All admission and eligibility will be as per the rules / norms of DTE.

Dr. Zahir I. Kazi
(Padma Awardee 2024) Hon. President Anjuman-I-Islam

بیسٹ ڈپو کی جدید کاری پی پی پی ماڈل پر کی جائے گی

احاطے کی ترقی دو مرحلوں میں اور مستقبل میں بسوں کی تعداد بڑھانے کا منصوبہ بنایا جائے گا: دیویندر فڑنویس

ممبئی: وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے جمعہ کو بیسٹ بس ڈپو کی جدید کاری اور از سر نو تعمیر کے سلسلے میں ایک اہم میٹنگ کی۔ انہوں نے ہدایت دی کہ بیسٹ کے مستقبل کو ترتیب دیتے ہوئے شہریوں کے مفاد، ملازمین کی فلاح و بہبود اور ممبئی کی طویل مدتی ترقی کو مرکز میں رکھا جائے۔ بیسٹ کا انتظام صرف ایک ادارے کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ممبئی میونسپل کارپوریشن، ریاستی حکومت اور شہر سے وابستہ تمام ایجنسیوں کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ اس لیے تمام متعلقہ محکموں کے درمیان رابطہ اور رابطہ ضروری ہے۔ بیسٹ ڈپو کے احاطے کی ترقی دو مرحلوں میں کی جائے گی اور مستقبل میں بسوں کی تعداد بڑھانے کا منصوبہ بنایا جائے گا۔ فڑنویس نے واضح کیا کہ کوئی بھی زمین کسی کو فروخت نہیں کی جائے گی۔ تمام منصوبے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) ماڈل کے تحت تیار کیے جائیں گے، جبکہ زمین اور جائیدادوں کی ملکیت بیسٹ کے پاس رہے گی۔ ترقیاتی کام طویل مدتی لیز ماڈل کے ذریعے کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ڈپو کی ری ڈیولپمنٹ صرف کمرشل پروجیکٹس تک محدود نہیں رہے گی۔ یہاں میوزیم، کھیلوں کی سہولیات، ثقافتی مرکز، آرٹ گیلری، پبلک پارکنگ اور دیگر سماجی سہولیات تیار کی جائیں گی۔ کچھ ڈپوؤں میں 300 سے 400 نشستوں کے ساتھ مراٹھی فلموں کے لیے وقف تھیٹر کے امکان پر بھی غور کیا جائے گا۔ ملازمین کے لیے جدید رہائشی احاطے بھی تعمیر کیے جائیں گے۔ میٹنگ میں بیسٹ انتظامیہ نے کہا کہ ممبئی کے 132 ایکڑ پر پھیلے ہوئے 22 بس ڈپوؤں کی از سر نو تعمیر ڈیزائن، بلڈ، فنانس، آپریٹ اینڈ ٹرانسفر (ڈی بی ایف اوٹی) ماڈل پر کی جائے گی۔ اس کے تحت 7000 نئی بسیں، اسمارٹ ای وی چارجنگ اسٹیشن، ملازمین کے لیے رہائش، کمرشل کمپلیکس، ریٹیل مالز، اربن پلازے اور پبلک پارکنگ کی سہولیات کا نظام تیار کیا جائے گا۔ اس منصوبے کو سنگاپور، پیرس، ہانگ کانگ اور لندن میں جدید بس ڈپو کی طرز پر بنایا جائے گا۔

ممبئی کی مضافاتی لوکل خدمات آج متاثر

ممبئی: ممبئی کی مضافاتی ریلوے خدمات استعمال کرنے والے مسافروں کو اتوار 7 جون کے روز مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، کیونکہ سنٹرل ریلوے اور ویسٹرن ریلوے کی جانب سے مختلف ریلوے روٹس پر ضروری انجینئرنگ اور دیکھ بھال کے کام انجام دیے جائیں گے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق سنٹرل لائن، ٹرانس ہاربر لائن اور ارن لائن پر دن کے اوقات میں معمول کی خدمات بڑی حد تک برقرار رہیں گی، تاہم سنٹرل ریلوے نے 6 اور 7 جون کی درمیانی شب سنٹرل لائن کے شمال مشرقی حصے میں میگا بلاک کا اعلان کیا ہے۔ اس دوران آسنگاؤں اور کسارا کے درمیان لوکل ٹرین خدمات عارضی طور پر معطل رہیں گی۔ بلاک کے باعث ہفتہ کی رات چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس (سی ایس ایم ٹی) سے روانہ ہونے والی متعدد مضافاتی ٹرینوں کو مختصر روٹ پر چلایا جائے گا اور انہیں کلیان، ٹٹوالا، کھڈاولی اور آسانگاؤں اسٹیشنوں تک ہی محدود رکھا جائے گا۔ ریلوے حکام نے اپنے سرکاری سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر بتایا ہے کہ مرمتی کام مکمل ہونے کے بعد اتوار کی صبح معمول کی خدمات بحال کر دی جائیں گی۔ شیڈول کے مطابق کسارا کے لیے پہلی ڈاؤن لوکل ٹرین سی ایس ایم ٹی سے صبح 4:19 بجے روانہ ہوگی، جبکہ پہلی اپ لوکل ٹرین کسارا سے صبح 3:51 بجے روانہ ہونے والی ہے۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ سفر سے قبل ٹرینوں کے اوقات اور تازہ ترین اپ ڈیٹس ضرور چیک کریں تاکہ کسی بھی قسم کی پریشانی سے بچا جا سکے۔

سی ایس آر فنڈ گھپلہ

ایم آئی ایم کارپوریٹر ضمیر قریشی کا اسٹینڈنگ کمیٹی میں دھماکہ خیز انکشاف

بغیر ٹینڈر ارنسٹ اینڈ ینگ کو 2.27 کروڑ کا کانٹریکٹ دینے پر شدید ناراضگی

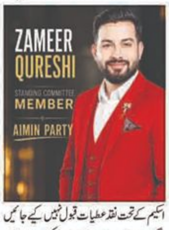

ممبئی: برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس میں "ممبئی میں حصہ لیں" پروجیکٹ کے لیے میسرز ارنسٹ اینڈ ینگ (ای اینڈ وائی) ایل ایل پی کو 2.27 کروڑ مالیت کا کنسلٹنسی کام دینے کی تجویز پر سنگین سوالات اٹھائے۔ اے آئی ایم آئی ایم کے اسٹینڈنگ کمیٹی کے رکن ضمیر قریشی نے تجویز، شفافیت اور انتخاب کے عمل سے متعلق کئی اہم مسائل اٹھائے۔ تجویز کے مطابق 'ممبئی میں حصہ لیں' ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہوگا جس کے ذریعے بی ایم سی، شہریوں، غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز)، رضاکاروں اور کارپوریٹ کمپنیوں کو آپس میں جوڑنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس پلیٹ فارم پر، بی ایم سی کے مختلف محکمے اپنی ضروریات سے متعلق پروجیکٹس اپ لوڈ کریں گے، جن میں اسکولوں کے لیے کمپیوٹر، اسپتالوں کے لیے طبی آلات، درخت لگانے، عوامی بیت الخلاء کی مرمت اور صفائی مہم جیسے کام شامل ہیں۔

اسکیم کے تحت، کمپنیاں اپنے سی ایس آر (کارپوریٹ سماجی ذمہ داری) فنڈز اور شہریوں اور رضاکاروں کے ذریعے اپنے وقت، مہارت اور مواد کے ذریعے ان منصوبوں میں حصہ ڈال سکیں گی۔ بی ایم سی نے واضح کیا ہے کہ اس اسکیم کے تحت نقد عطیات قبول نہیں کیے جائیں گے اور صرف سامان یا خدمات کی صورت میں مدد لی جائے گی۔ بی ایم سی نے پروجیکٹ کے آپریشن اور انتظام کے لیے ای اینڈ وائی ایل ایل پی کو تکنیکی مینجمنٹ کنسلٹنٹ کے طور پر مقرر کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ کمپنی کو سی ایس آر کمپنیوں اور این جی اوز کا ڈیٹا بیس تیار کرنے، بی ایم سی محکموں کی ضروریات کو منظم کرنے، ایس او پیز اور کے پی آئیز کو تیار کرنے، آن لائن ڈیش بورڈز اور ٹریکنگ سسٹم کو مربوط کرنے اور منصوبوں کی پیشرفت اور اثرات سے متعلق رپورٹس تیار کرنے کی ذمہ داری سونپی جائے گی۔ مجوزہ لاگت کے مطابق، سینئر کنسلٹنٹ کے لیے 92.40 لاکھ اور کنسلٹنٹ کے لیے 82.80 لاکھ روپے مقرر کیے گئے ہیں۔ جی ایس ٹی اور 10 فیصد نگرانی کی فیس سمیت کل معاہدہ کی رقم 2 کروڑ 27 لاکھ 40 ہزار 960 روپے مقرر کی گئی ہے۔

ملاقات کے دوران ضمیر قریشی نے عوامی ٹینڈر کے عمل کے بغیر ای اینڈ وائی ایل ایل پی کو اتنے بڑے کنسلٹنسی کانٹریکٹ دینے کی بنیاد پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ جب حکومتی پینل میں ڈیلوئٹ، کے پی ایم جی، پی ڈبلیو سی، گرانٹ تھورنٹن اور دیگر نامور کمپنیاں شامل ہیں تو تقابلی تشخیص اور انتخاب کے عمل کی معلومات کو قائمہ کمیٹی کے سامنے کیوں نہیں رکھا گیا۔

اس کے علاوہ پروجیکٹ میں سافٹ ویئر ڈیولپمنٹ کی ذمہ داری، ڈیٹا سیکورٹی، سائبر سیکورٹی، شہریوں اور کارپوریٹ کمپنیوں کے ڈیٹا کی ملکیت، احتساب اور ممکنہ تعزیری دفعات پر بھی تحفظات کا اظہار کیا گیا۔ اراکین نے کہا کہ واضح سی ایس آر اہداف کے بغیر، تعزیری شقوں کے بغیر اور مسابقتی عمل کے بغیر اتنے بڑے معاہدے کی منظوری مناسب نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ تجویز قائمہ کمیٹی میں بحث کا اہم موضوع بنی ہوئی ہے۔ ممبران نے تجویز کو حتمی منظوری دینے سے قبل تفصیلی وضاحت، انتخاب کے عمل سے متعلق دستاویزات اور منصوبے کے تمام پہلوؤں پر واضح معلومات کا مطالبہ کیا۔

عیدِ غدیر کے موقع پر تنظیمِ ولیِ عصر کا قدیمی جلوسِ مسرت پُرجوش انداز میں برآمد

ممبئی: عید غدیر کی مناسبت سے ہر سال کی طرح اس سال بھی تنظیمِ ولیِ عصر کے زیرِ اہتمام قدیمی جلوسِ مسرت نہایت عقیدت، جوش و خروش اور پُرامن ماحول میں برآمد کیا گیا۔ جلوس قیصر باغ ہال سے روانہ ہوا اور اپنے روایتی راستوں سے گزرتا ہوا مسجدِ ایرانیان میں اختتام پذیر ہوا۔ جلوس میں مومنین کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور حضرت علیؑ کی ولایت کے حق میں پُرجوش نعرے بلند کیے۔ جلوس کی قیادت بانیٔ جلوس مرحوم قاسم علی خان کے فرزند اور تنظیمِ ولیِ عصر کے روحِ رواں عباس خان نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دی۔ انہوں نے انتہائی منظم انداز میں جلوس کی رہنمائی کرتے ہوئے تمام شرکاء کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر تنظیمِ ولیِ عصر کی جانب سے جلوس کے پُرامن انعقاد اور بہترین ٹریفک انتظامات کے لیے ڈی سی پی زون-1، اے سی پی ڈونگری ڈویژن، ڈونگری پولیس اسٹیشن اور جے جے مارگ پولیس اسٹیشن کے افسران و اہلکاروں کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ منتظمین نے کہا کہ پولیس محکمہ کے بھرپور تعاون کی بدولت جلوس کامیابی اور نظم و ضبط کے ساتھ اپنی منزل تک پہنچا۔ جلوس جب زینبیہ امام بارگاہ پہنچا تو انجمنِ اصغریہ کی جانب سے شرکائے جلوس کا پُرتپاک استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر زینبیہ ٹرسٹ کے ٹرسٹی مولانا سید ظہیر عباس صاحب، جاوید رضوی اور منیجر مولانا غلام حیدر نے شرکاء کا خیر مقدم کیا اور ان کے لیے بہترین انتظامات فراہم کیے۔ علاوہ ازیں، وارڈ نمبر 220 کی کارپوریٹر سمیدا مانگیر نے بھی اپنے علاقے میں جلوس کا استقبال کیا اور منتظمین کو عیدِ غدیر کی مبارکباد پیش کی۔ جلوس میں حسینی فیڈریشن کے روحِ رواں سید علی عباس (عمار رضوی) اور سید محمد عباس (سلمان رضوی) سمیت متعدد سماجی و مذہبی شخصیات نے شرکت کی۔ مقررین اور شرکاء نے عیدِ غدیر کے پیغامِ ولایت، اتحاد، اخوت اور بھائی چارے کو عام کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ جلوس اپنے مقررہ قدیمی راستوں سے گزرتا ہوا مسجدِ ایرانیان پہنچا، جہاں دعا، مناجات اور امتِ مسلمہ کی سلامتی و سربلندی کی دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ منتظمین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عیدِ غدیر کا پیغامِ محبت، وحدت اور ولایت آئندہ بھی اسی جذبے کے ساتھ عام کیا جاتا رہے گا۔

غزہ کا بدترین محاصرہ، بیس ہزار سے زائد مریضوں کو موت کا شدید خطرہ

غزہ کی پٹی میں ہزاروں معصوم مریض اپنی زندگیوں کو لاحق ایک حقیقی اور ہولناک خطرے کا سامنا کر رہے ہیں جس کی وجہ غاصب صیہونی دشمن کے ظالمانہ محاصرے کے نتیجے میں ان کو بیرون ملک زندگی بچانے والے ضروری علاج کے لیے سفر کرنے کی سہولت سے یکسر محروم کرنا ہے، یہ محاصرہ ان مریضوں کو ایسے سنگین اور بدترین مادی و معاشی حالات میں دھکیل رہا ہے جو ان کی بقا کے لیے کھلا خطرہ ہیں، اور یہ عمل اس بدترین نسل کشی کا ایک بنیادی ستون ہے جو قابض اسرائیل گزشتہ ڈھائی سال سے زائد عرصے سے نہتے فلسطینی شہریوں کے خلاف وحشیانہ طور پر انجام دے رہا ہے۔ یہ المناک صورتحال ایک ایسے وقت میں سنگین رخ اختیار کر چکی ہے جب غزہ کا طبی نظام لگ بھگ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور پٹی کے اندر گنتی کے چند باقی رہ جانے والے ہسپتال ان مظلوم مریضوں کو کسی بھی قسم کی بنیادی نوعیت کی ماہرانہ طبی خدمات فراہم کرنے سے یکسر قاصر ہیں۔

نسل کشی کا ایک وسیع تر خونی تناظر

فلسطینی مرکز برائے انسانی حقوق نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہزاروں بسترِ مرگ پر پڑے مریضوں کو زندگی بچانے والے علاج تک رسائی سے محروم رکھنے کے اس صیہونی اقدام کو غزہ کی پٹی میں انسانی زندگی کی بقا کے بنیادی مقومات کو منظم طریقے سے نیست و نابود کرنے کے غاصبانہ صیہونی عزائم کے وسیع تر خونی تناظر سے الگ کر کے ہرگز نہیں دیکھا جا سکتا۔

انسانی حقوق کے مرکز نے اپنے ایک بیانیے میں صراحت کی کہ جب معصوم مریضوں کو ماہرانہ علاج سے محروم کر دیا جائے، ہسپتالوں کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا جائے، طبی سامان کی فراہمی پر سنگین پابندیاں لگا دی جائیں اور مریضوں کو ان کے ہولناک نتائج کے پیشگی علم کے باوجود سسک سسک کر ہلاکت کی آغوش میں جانے کے لیے بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائے، تو یہ فاشسٹ ہتھکنڈے اس صیہونی ارادے پر مہرِ تصدیق ثبت کرتے ہیں جس کا مقصد فلسطینی آبادی کو ایسے وحشیانہ حالات کا اسیر بنانا ہے جو ان کی مادی بقا کو جڑ سے ختم کر دیں، یہ وہ مجرمانہ افعال ہیں جن کی ممانعت نسل کشی کے جرائم کی روک تھام سے متعلق عالمی کنونشن کی دوسری شق میں واضح طور پر کی گئی ہے جس کے مطابق کسی بھی انسانی گروہ کو مکمل یا جزوی طور پر مادی طور پر مٹانے کے ارادے سے ایسے بدترین حالات کے تابع کرنا نسل کشی کے جرم کا سب سے بڑا ستون شمار ہوتا ہے۔

فلسطینی وزارتِ صحت کے شعبہ اطلاعات کے ڈائریکٹر انجینئر زاہر الوحیدی نے مروجہ حالات کی سنگینی سے پردہ اٹھاتے ہوئے بتایا کہ اس وقت شدید اور مہلک ترین بیماریوں میں مبتلا 863,20 مریض ایسے ہیں جو بیرون ملک علاج کے لیے تڑپ رہے ہیں اور جنہیں فوری سفر کی ضرورت ہے، ان تڑپتے ہوئے مریضوں میں اٹھارہ سال سے کم عمر کے 342,5 معصوم بچے بھی شامل ہیں۔

ان بے بس مریضوں میں سے 194,2 مریضوں کی حالتِ زار انتہائی نازک ہو چکی ہے جنہیں فوری طور پر علاج کے لیے فضائی یا زمینی راستے سے نکالنے کی ضرورت ہے، جبکہ 189 مریض اس وقت بسترِ مرگ پر آخری سانسیں لیتے ہوئے موت سے زندگی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ الوحیدی نے مزید دردناک انکشاف کیا کہ گزشتہ یکم فروری سے رفح کراسنگ کو دوبارہ کھولے جانے کے بعد سے اب تک جن مریضوں کو باہر جانے کی اجازت ملی ہے ان کی تعداد ان ہزاروں مریضوں کے مقابلے میں اونٹ کے منہ میں زیرے کے برابر ہے جو سفری اجازت کے منتظر ہیں، کیونکہ اس تمام عرصے میں محض 242,1 مریضوں کو باہر جانے کی اجازت مل سکی جبکہ اسی مدت کے دوران کرم ابو سالم کراسنگ کے ذریعے صرف 241 مریضوں کو روانگی کی اجازت دی گئی، یہ کل تعداد ان تڑپتے ہوئے مریضوں کا محض 1.7 فیصد بنتی ہے جو فوری طبی انخلا کی راہ تک رہے ہیں۔ انسانی حقوق کے مرکز کے مطابق ظالم قابض اسرائیل کی طرف سے ڈھائی سال سے زائد عرصے سے مسلسل طبی ڈھانچے کو براہِ راست نشانہ بنانے، صحت کے پورے نظام کو مفلوج کرنے اور طبی آلات، ادویات اور ایندھن کی سپلائی روکنے کی وجہ سے غزہ میں علاج معالجے کی خدمات مکمل طور پر معطل ہو چکی ہیں، جس میں کینسر کا علاج، دل کے پیچیدہ آپریشن، انتہائی نگہداشت کے شعبے، گردوں کی ڈائلائسز، فزیوتھراپی اور ہنگامی امداد کی خدمات شامل ہیں۔

ہسپتال کے مختلف شعبوں کے ماہر ڈاکٹروں نے تصدیق کی ہے کہ کینسر، امراضِ قلب، گردوں کے فیل ہونے، پیدائشی نقائص، خون کی بیماریوں میں مبتلا مریض اور بمباری سے شدید زخمی ہونے والے افراد اب مقامی سطح پر ادویات کی عدم دستیابی اور بیرون ملک سفر پر لگی صیہونی پابندی کی وجہ سے زندگی کی جنگ ہار رہے ہیں۔ اس دلسوز بیانیے کے مطابق اب تک طبی انخلا کے انتظار کی سولی پر لٹکے لٹکے دم توڑنے والے مظلوم مریضوں کی تعداد 628,1 تک پہنچ چکی ہے۔ یاد رہے کہ قابض اسرائیل کی مسلح افواج نے اکتوبر سنہ 2023ء میں غزہ کی پٹی پر اپنی وحشیانہ فوجی جارحیت کے آغاز کے بعد سے ہی غزہ کے مریضوں کے لیے طبی اجازت نامے (پرمٹ) جاری کرنے کا پورا نظام مستقل طور پر بند کر رکھا ہے اور انہیں مقبوضہ بیت المقدس اور مغربی کنارے کے ان ہسپتالوں تک پہنچنے سے روک دیا ہے جہاں سالانہ 000,10 سے 000,14 فلسطینی مریضوں کا علاج کیا جاتا تھا۔

بے مثال اور تاریخی تنزلی

دوسری جانب الشفاء ہسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد ابو سلمیہ نے غزہ کی پٹی میں صحت کے پورے نظام کی اس تاریخی اور بے مثال تباہی پر شدید خطرے کی گھنٹی بجاتے ہوئے کہا ہے کہ ہسپتالوں کو طبی سامان اور توانائی کے شدید ترین بحران کا سامنا ہے، جو ہزاروں مریضوں کی زندگیوں کے لیے موت کا پروانہ ثابت ہو رہا ہے اور ایک بہت بڑی انسانی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ ہسپتالوں کو اپنی خدمات جاری رکھنے کے لیے بجلی کی بہت بڑی مقدار درکار ہوتی ہے لیکن اس وقت موجودہ الیکٹرک جنریٹر پرزہ جات کی شدید قلت اور قابض اسرائیل کی طرف سے ان پرزوں کی غزہ میں انٹری پر عائد پابندی کی وجہ سے چوبیس گھنٹے چلنے کے قابل ہی نہیں رہے۔ ڈاکٹر ابو سلمیہ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ غزہ کی پٹی کے تمام طبی مراکز اس وقت ادویات اور طبی ضروریات کی ہولناک قلت کا شکار ہو چکے ہیں، جہاں 50 فیصد بنیادی نوعیت کی ادویات اور 70 فیصد طبی استعمال کا عام سامان بالکل ختم ہو چکا ہے، اور یہ شدید قلت ایک ایسے وقت میں پیدا ہوئی ہے جب جنگ کی وجہ سے ہسپتالوں میں مریضوں اور زخمیوں کی تعداد تاریخی اور ریکارڈ سطح تک بڑھ چکی ہے۔

قابض اسرائیل غزہ کے بیماروں کے سفر میں سہولت فراہم کرنے کے وعدے سے مکر گیا

غزہ: فلسطینی وزارتِ صحت نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ قابض اسرائیل رفح گزرگاہ کے راستے بیماروں اور شدید زخمیوں کی روانگی کو آسان بنانے سے متعلق اپنے تمام وعدوں اور ذمہ داریوں سے مکمل طور پر مکر گیا ہے، جس کی وجہ سے غزہ کی پٹی سے باہر علاج کے لیے سفر کرنے پر عائد مسلسل بڑھتی ہوئی پابندیوں اور رکاوٹوں کے سائے میں ان پسماندہ مریضوں کی صحت کی صورتحال انتہائی تشویشناک حد تک ابتر ہو چکی ہے۔ وزارتِ صحت نے اپنے ایک پریس بیان میں وضاحت کی کہ گزشتہ چھ اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے آغاز سے لے کر اب تک جن مریضوں کو سفر کرنے کی اجازت دی گئی ہے ان کی کل تعداد محض 840 ہے، جو کہ غزہ کی پٹی میں جمع ہو جانے والی طبی ضروریات کے بھاری حجم کے مقابلے میں ایک انتہائی معمولی اور ناکافی تعداد ہے۔ بیان میں مزید بتایا گیا کہ سابقہ مفاہمت کے مطابق جن مریضوں کو ہفتے میں تین دن کے حساب سے روزانہ 150 کی تعداد میں جانے کی اجازت ملنی تھی، اسے قابض دشمن نے حالیہ ہفتوں کے دوران کم کر کے ان کے ہمراہ جانے والے تیمارداروں سمیت صرف 90 مریضوں تک محدود کر دیا ہے، جس نے غزہ کی مقامی سسکتی ہوئی طبی منڈی اور پہلے سے تباہ حال نظامِ صحت پر بوجھ اور دباؤ کو مزید بڑھا دیا ہے۔ وزارتِ صحت نے اس تلخ حقیقت کی تصدیق کی کہ بیرون ملک علاج کے لیے بھیجے جانے والے مریضوں کی فہرست میں مزید 400 نئے نام داخل کیے گئے ہیں، جس کے بعد غزہ کی پٹی کے اندر ضروری طبی سہولیات کی سنگین قلت کے باعث بیرونِ ملک فوری علاج کے محتاج مریضوں کی کل تعداد اب 20 ہزار سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ وزارت نے اشارہ کیا کہ سفر کے لیے رجسٹرڈ بہت سے ستم رسیدہ مریضوں کو غاصب فوج کی جانب سے سکیورٹی کلیئرنس کے حصول میں دو ماہ سے زائد کی طویل تاخیر کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جو کہ ان کی زندگیوں کے لیے ایک سنگین خطرہ بن چکا ہے اور اس کی وجہ سے خاص طور پر نازک حالت کے مریض موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ وزارتِ صحت نے اس جانب بھی توجہ دلائی کہ رفح گزرگاہ کو مختصر وقفوں کے ساتھ بار بار بند کرنے کی غاصبانہ پالیسی سفر کے ضروری طریقہ کار کو بری طرح متاثر کرتی ہے اور اس کی وجہ سے معصوم مریضوں اور زخمیوں کی مقررہ وقت پر روانگی مکمل طور پر معطل ہو کر رہ جاتی ہے۔ وزارتِ صحت نے اس بات پر سخت زور دیا کہ بیرون ملک علاج کے لیے قائم خصوصی کمیٹی کے زیرِ انتظام تمام تر طبی و انتظامی امور عالمی ادارہ صحت کے تعاون سے ایک انتہائی واضح، شفاف اور الیکٹرانک مانیٹرنگ سسٹم کے تحت انجام دیے جاتے ہیں، جو مریضوں کی فائلوں کے انتظام میں مکمل شفافیت کی ضمانت دیتا ہے اور قابض دشمن کے تمام الزامات کو جھوٹا ثابت کرتا ہے۔

جنوبی لبنان میں شدید جھڑپوں کے دوران قابض اسرائیل کا ایک افسر اور سپاہی ہلاک

بیروت: جنوبی لبنان میں اسلامی مزاحمت کے مجاہدین کے ساتھ ہونے والی شدید جھڑپوں کے دوران قابض اسرائیل کا ایک فوجی افسر اور ایک سپاہی واصلِ جہنم ہو گیا جبکہ کئی دیگر غاصب فوجی شدید زخمی ہوئے ہیں۔ عبرانی ٹی وی چینل "12" نے اعتراف کیا ہے کہ جنوبی لبنان میں ایک دھماکہ خیز ڈرون طیارے کے حملے میں شدید زخمی ہونے والا قابض اسرائیلی فوج کی بدنام زمانہ "ایجوز" کمانڈو یونٹ کا ایک کپتان رینک کا افسر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ جنوبی لبنان میں ہی برپا ہونے والے مسلح معرکوں کے دوران ایک اور غاصب اسرائیلی فوجی ہلاک ہوا اور کئی دیگر غاصب فوجی زخمی ہوئے ہیں جن میں سے بعض کی حالت انتہائی تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ دوسری جانب لبنانی تنظیم "حزب اللہ" نے باضابطہ طور پر اعلان کیا ہے کہ اس کے سرفروش مجاہدین نے ہفتے کے روز جنوبی لبنان پر جارحیت کرنے والی قابض اسرائیل کی مکار افواج اور ان کی جنگی گاڑیوں کے خلاف یکے بعد دیگرے کئی کامیاب دفاعی کارروائیوں کو سرانجام دیا ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ دو مارچ سنہ 2026ء سے لے کر اب تک جنوبی لبنان پر مسلط کردہ سفاکانہ جارحیت کے منہ توڑ جواب میں حزب اللہ کی طرف سے کی جانے والی جرات مندانہ کارروائیوں کے نتیجے میں قابض اسرائیل کے تقریباً 29 فوجی افسر اور سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ غاصب فوج کے 1245 سے زائد افسران اور اہلکار شدید زخمی ہوئے ہیں جن میں سے 72 فوجی اہلکاروں کی حالت اب بھی انتہائی نازک ہے اور 139 فوجیوں کو درمیانے درجے کے زخم آئے ہیں۔

غزہ میں خیموں پر سفاکانہ بمباری جنگ بندی کے معاہدے کو سبوتاژ کرنے کا مجرمانہ اقدام ہے، حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے ترجمان حازم قاسم نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مجرم قابض اسرائیل نے غزہ شہر کے اندر بے گھر ہونے والے مظلوم فلسطینیوں کے خیموں پر ایک انتہائی ہولناک اور ولدوز بمباری کر کے معصوم بچوں اور بے بس خواتین کا قتلِ عام کیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ خونریزی نہتے شہریوں کے خلاف جاری غاصب صیہونی دشمن کی وحشیانہ نسل کشی کی اس جنگ کا تسلسل ہے جو اب تک تھم نہیں سکی ہے۔

حازم قاسم نے اپنے ایک پریس بیان میں اس بات پر سختی سے زور دیا کہ مجرم غاصب دشمن اپنی تمام تر یقین دہانیوں اور وعدوں کی سنگین خلاف ورزیوں پر بضد ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان ہولناک خونی مظالم کا ارتکاب ایک ایسے نازک وقت پر کیا گیا ہے جب جنگ بندی کے معاہدے پر عمل درآمد کے لیے قاہرہ میں اہم مذاکراتی ملاقاتوں کا آغاز ہو رہا ہے۔ یہ صورتحال اس اندوہناک حقیقت کی کھلی دلیل ہے کہ قابض اسرائیل اس اہم معاہدے کو یکسر سبوتاژ کرنے اور اسے مکمل طور پر تباہ کرنے کے درپے ہے، اور وہ عالمی ثالثوں کی مخلصانہ کوششوں اور نام نہاد "امن کونسل" کے تمام فیصلوں کو یکسر پسِ پشت ڈال رہا ہے۔

حماس کے ترجمان نے مذاکرات کار اور ضامن ممالک سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل کی ان پے در پے مجرمانہ خلاف ورزیوں پر اپنی مجرمانہ خاموشی کا چلو توڑ کر باہر نکلیں، ان غاصبانہ اقدامات کے خلاف ایک واضح اور دوٹوک موقف کا اعلان کریں۔ قابض اسرائیل پر ایک حقیقی اور مؤثر دباؤ ڈالیں کیونکہ یہی وہ بنیادی غاصب فریق ہے جو اس معاہدے کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے اور امن کی تمام کوششوں کو ناکام بنانے کا اصل ذمہ دار ہے۔

اسی مجرمانہ سلسلے کے دوران ہفتے کی شام وسطی غزہ شہر میں واقع الرمال کے علاقے پر قابض اسرائیل کی ایک اور وحشیانہ فضائی بمباری کے نتیجے میں کم از کم 6 فلسطینی شہری جام شہادت نوش کر گئے جبکہ متعدد دیگر شدید زخمی ہوئے ہیں۔ مقامی ذرائع نے افسوسناک تفصیلات بتاتے ہوئے رپورٹ کیا ہے کہ مغربی غزہ شہر میں الرمال کے علاقے میں الجوازات نامی مقام پر بے گھر فلسطینیوں کے ایک کمزور خیمے کو قابض اسرائیل کے ایک جاسوس ڈرون طیارے نے میزائل سے نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں دو خواتین سمیت 6 معصوم شہری موقع پر ہی شہید ہو گئے اور 15 سے زائد افراد شدید زخمی ہو گئے جنہیں قریبی طبی مراکز منتقل کیا گیا ہے۔

شیر خوار بچے ابو ہیکل کی شہادت کی شدید مذمت، قابض صیہونی دشمن کے جرائم روکنے کے لیے فوری اقدام کا مطالبہ

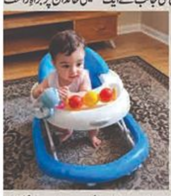

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت "حماس" نے مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوب میں واقع شہر الخلیل کے جنوبی علاقے میں قابض اسرائیل کی مسلح افواج کی جانب سے ایک فلسطینی خاندان پر براہِ راست اور اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں سات ماہ کے معصوم شیر خوار بچے سام فہد ابو ہیکل کی شہادت اور ان کے والدین کے شدید زخمی ہونے کے لرزہ خیز واقعے کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی ہے۔ حماس نے ایک صحافتی بیان میں اس بات پر زور دیا کہ ابو ہیکل خاندان کو وحشیانہ طور پر نشانہ بنانے کا یہ ہولناک جرم غاصب صیہونی دشمن کی اس باقاعدہ فاشسٹ پالیسی کی واضح عکاسی کرتا ہے جو کسی بھی تمیز کے بغیر فلسطینیوں کے خون کو مباح سمجھنے اور معصوم بچوں، خواتین اور بزرگوں کو دانستہ طور پر نشانہ بنانے پر قائم ہے۔ حماس نے ننھے شیر خوار سام ابو ہیکل کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی بلندی درجات کے لیے دعا کی اور کہا کہ اس معصوم بچے کی شہادت ان سنگین پامالیوں اور جنگی جرائم کا ایک اور زندہ ثبوت ہے جن کا سامنا مظلوم فلسطینیوں کو روزانہ کی بنیاد پر کرنا پڑ رہا ہے۔ جماعت نے معصوم بچے کے زخمی والدین کی جلد اور مکمل شفایابی کے لیے دعا کی اور اس غیور خاندان کی لازوال استقامت کو شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا جس نے قابض اسرائیل کی طرف سے گھر چھوڑنے کے عوض دی جانے والی خطیر مالی پیشکشوں کو یکسر ٹھکرا کر اپنی مٹی سے وفاداری کا ثبوت دیا۔ حماس نے اپنے بیانیے میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ معصوم شہدا کا پاکیزہ خون کبھی رائیگاں نہیں جائے گا اور یہ ہولناک جرم اس سفاکیت اور وحشیانہ رویے کو بے نقاب کرتا ہے جو قابض اسرائیل کی فوج اور ان کے غنڈہ گرد یہودی آبادکار فلسطینیوں کے خلاف اپنائے ہوئے ہیں جس کے تحت مسلسل نہتے شہریوں کو درندگی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ قابض دشمن کی طرف سے جاری یہ خونی جرائم، قتل و غارت گری اور انسانی حقوق کی سنگین پامالیاں نہتے فلسطینی عوام کے فولادی عزم کو توڑنے یا ان کی بے مثال پائیداری کو کمزور کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔

خان یونس میں برپا قیامت: شادی کی شہنائیوں میں دولہا شہید، ارمانوں کا جنازہ ملبے تلے دفن

غزہ کی پٹی کے ستم رسیدہ شہر خان یونس میں، تباہ حال مکانات کے سنگلاخ ملبے کے درمیان اور غاصب صیہونی دشمن کے بارود برساتے وحشی جنگی طیاروں کی مہیب گرج کے سائے تلے 25 بہاریں دیکھنے والا ایک کھلتا ہوا گلاب، مہند عثمان فروانہ زندگی کے ایک ایسے نئے اور دلنشین سفر کے آغاز کی تیاریوں میں مگن تھا جس کا اس نے عمر بھر بڑی بے تابی سے انتظار کیا تھا۔ مگر افسوس! اس سے پہلے کہ وہ ارمانوں کی سیج سجاتا اور زندگی کی نئی مسافت کا پہلا قدم اٹھاتا، قابض اسرائیل کی طرف سے جاری وحشیانہ نسل کشی کی آندھی نے اس کے سپنوں کی بستی کو تاراج کر دیا، اس کی عروسی راہوں کو مسدود کر دیا اور اس کی معصوم خوشیوں کو ایک لازوال اور کبھی نہ ختم ہونے والے ماتم میں تبدیل کر دیا۔ مہند کوئی جنگجو نہیں، محض ایک معصوم فلسطینی نوجوان تھا، جو اسرائیلی مظالم اور تباہی و بربادی کے مہیب سائے میں سسکتے ہوئے اس شہرِ مقتل سے زندگی کا ایک خوشگوار لمحہ چرانے کی تگ و دو میں مصروف تھا۔ اس نے اپنے جزوی طور پر شکستہ گھر کی چھت پر حسرتوں کا ایک خیمہ تانا اور گرد و پیش کے تمام تر کٹھن اور روح فرسا حالات کے باوجود اپنی شادی کی رات کا سامان تیار کیا۔ اس لرزہ خیز ماحول میں بھی اس کی آنکھوں میں امید کی ایک شمع روشن تھی کہ وہ اپنی زیست کے ایک خوبصورت باب کا آغاز کرنے جا رہا ہے۔

حنا کی مہکتی رات سے آخری سحر کے خونی منظر تک

اپنی دردناک شہادت سے ٹھیک ایک رات قبل مہند نے اپنے لٹے پٹے خاندان کے ساتھ مہندی کی رسم کی، وہ پُرکیف رات گزاری جہاں قابض دشمن کی وحشتوں کو پسِ پشت ڈال کر عزیز و اقارب اور یار دوست اس لیے جمع ہوئے تھے کہ غاصبوں کے ظلم کی اس تاریک رات میں خوشی کا ایک چھوٹا سا چراغ روشن کر سکیں۔ وہ رات قہقہوں اور دعاؤں سے گونج رہی تھی، مگر کسی کو کیا معلوم تھا کہ یہ مسکراہٹیں ابدی الوداع کا پیش خیمہ ہیں۔

ہفتے کی خونی سحر کے ابھی ابتدائی گھنٹے ہی تھے کہ موت کی سفاک دستک سنائی دی۔ خان یونس کے قلب میں واقع فروانہ خاندان کے اس پر امید گھروندے کو قابض اسرائیل نے اپنے ایک وحشیانہ اور بزدلانہ فضائی حملے کا نشانہ بنایا۔ بارود کا ایک طوفان اٹھا اور شادی کی شہنائیوں کی گونج بلند ہونے سے محض چند گھنٹے قبل ہی مہند کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر کے عرشِ بریں پر جامِ شہادت نوش کر گئی۔ وہ آنگن جو چند گھنٹوں بعد مبارکباد دینے والے مہمانوں کے استقبال کے لیے بے قرار تھا، چشمِ زدن میں ملبے کے ڈھیر اور روح کو پامال کر دینے والے صدمے کے ہولناک منظر میں تبدیل ہو گیا۔ پھولوں کی جگہ خون کی بوندیں بکھر گئیں اور سسکتے ہوئے خاندان نے اپنی کانپتی انگلیوں سے مٹی اور لوہے کے تپتے ہوئے ڈھیر تلے دبے زخمیوں اور لاشوں کو نکالنا شروع کر دیا۔

آگ اور خون کے مقتول آغوش میں برپا ہونے والی قیامت

اس قیامتِ صغریٰ کے لمحات کو یاد کرتے ہوئے شہید کی دکھیاری خالہ نے اشکبار آنکھوں سے بتایا کہ "میرا جگر گوشہ، میرا بھانجا دولہا تھا۔ کل رات ہی تو ہم نے اس کی مہندی رچائی تھی! وہ اوپر کی منزل پر اپنے ارمانوں کے خیمے میں گہری نیند سو رہا تھا جبکہ ہم نیچے زیریں منزل پر تھے۔ اچانک زمین لرز اٹھی اور ہماری آنکھ اس وقت کھلی جب قابض دشمن نے ہمارے آشیانے کو مقتل بنا دیا تھا اور ہر طرف لاشیں تڑپ رہی تھیں۔"

انہوں نے دلدوز آہ بھرتے ہوئے مزید کہا کہ "جب مجھے ہوش آیا تو میرا اپنا ہاتھ خون سے لہولہان تھا، پورے مکان میں آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے اور مجھے کچھ بجھائی نہیں دے رہا تھا کہ میرے بچوں پر کیا قیامت گزری۔ جب ایمبولینس آئی اور انہوں نے ملبے سے اس معصوم بچے کو نکالا تو میرا کلیجہ منہ کو آ گیا؛ وہ بری طرح جھلس چکا تھا، میرا پیارا مہند، میری بہن کا لاڈلا سر سے پاؤں تک بارود کی آگ میں کوئلہ بن چکا تھا۔ میں تو یہاں اس کے سر پر سہرا سجانے اور اس کی شادی کا جشن منانے آئی تھی، مجھے کیا معلوم تھا کہ مجھے اس کا کفن سنبھالنا پڑے گا!"

خوابوں کا مزار بنی دولہا کی بدقسمت شیروانی

گھر کی اس اجڑی چھت پر بکھرا ہوا عروسی سامان آج اس بات کی خاموش مگر چیختی ہوئی گواہی دے رہا تھا کہ یہ دن کتنا دلنشین اور مختلف ہونا چاہیے تھا۔ شادی کا وہ خوبصورت جوڑا، سفید کلف لگی قمیض، سرخ ٹائی اور وہ معصوم پھول جو دولہا کے خیمے کو دلہن کے استقبال کے لیے سجانے کو لائے گئے تھے، بمباری کے بعد ملبے کے ڈھیر سے مٹی، راکھ اور بارود میں لت پت حالت میں برآمد ہوئے۔ شادی کا یہ ساز و سامان اب کسی نئی زندگی کا آغاز نہیں رہا تھا، بلکہ یہ اس ٹوٹے ہوئے معصوم خواب کا ایک نوحہ بن چکا تھا جو تعبیر پانے سے پہلے ہی غاصبوں کی سفاکیت کی نذر ہو گیا۔

"میرا کلیجہ جل رہا ہے، میرا دل خاک ہو گیا"

اس دل کو چیر دینے والے منظر نے وہاں موجود ہر آنکھ کو لہو کر دیا جب شہید کی بدقسمت ماں اپنے لاڈلے بیٹے کی شادی کی شیروانی کو اپنے سینے سے چمٹائے، خون کے آنسو روتی ہوئی زمین پر گر پڑی۔ وہ اس قیامت خیز سچائی کو قبول کرنے سے بالکل قاصر تھی کہ اس کی زندگی کی کمائی، اس کے بڑھاپے کا سہارا اب اس دنیا میں نہیں رہا اور اب اس کے جگر کے ٹکڑے کی یادگار کے طور پر صرف یہ راکھ سے اٹی شیروانی ہی اس کے پاس بچی ہے۔ مہند کی مظلوم ماں نے ہچکیوں اور سسکیوں کے بیچ تڑپتے ہوئے کہا کہ "میرا بچہ چلا گیا، انشاء اللہ میرا لال اب اس عروسی لباس کو جنت کے باغوں میں پہنے گا۔ میرا کلیجہ جل کر خاک ہو گیا ہے، میں نے اپنی پوری زندگی، اپنی ایک ایک سانس اس کی خوشیوں کے دن اور اس کی شادی کی زرق برق بارات دیکھنے کے لیے تسبیح کی طرح گنی تھی، مگر غاصبوں نے میری کائنات ہی اجاڑ دی۔" مہند فروانہ کی یہ المناک داستان کوئی اکیلی کہانی نہیں، بلکہ یہ غزہ کی پٹی پر ڈھائے جانے والے ان گنت مظالم اور اس وسیع تر المیے کا ایک دردناک استعارہ ہے جہاں قابض صیہونی دشمن کی جنگ انسانی زندگی کے سب سے پاکیزہ اور خوبصورت جذبوں کو بھی نگل جاتی ہے۔ یہاں معصوم دلوں کی خوشیاں پل بھر میں سسکتے جنازوں میں ڈھل جاتی ہیں اور زندگی کے حسین وعدے قبل از وقت الوداع کے نوحوں میں بدل جاتے ہیں۔ مہند اپنی شادی کا جوڑا پہننے اور اپنی نئی نویلی زندگی کی دہلیز پار کرنے سے پہلے ہی منوں مٹی تلے جا سویا، اور اپنے پیچھے ایک جلا ہوا عروسی خیمہ اور وہ ویران گھر چھوڑ گیا جو خوشیوں کے گیتوں کا منتظر تھا مگر جہاں اب بین کرتے ہوئے پسماندگان کی سسکیاں گونج رہی ہیں۔ اس کی شادی کا وہ بن کھلا کارڈ اس ادھوری خوشی کا ابدی گواہ بن کر رہ گیا جو قابض دشمن کی بربریت کی وجہ سے کبھی مکمل نہ ہو سکی۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔